شرح
المدیح النبوی

مؤلف

علامہ یٰس اختر مصباحی

شارح

مولانا محمد عثمان شمسی

کریم الدین پور بگھی شریف، گھوسی، مئو

ناشر

کمال بکڈپو

شرح

اَلْمَدِیْحُ النَّبَوِی

﴿مولف﴾

علامہ یٰسٓ اختر مصباحی

﴿شارح﴾

مولانا محمد عثمان شمسی

کریم الدین پور بگھی شریف، گھوسی، مئو

﴿ناشر﴾

کمال بکڈپو

متصل مدرسہ شمس العلوم، گھوسی ضلع مئو (یوپی)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب:	**المدیح النبوی**
مولف:	علامہ یٰسٓ اختر مصباحی
شارح:	مولانا محمد عثمان شمسی
تصحیح:	حضرت مولانا رضوان احمد صاحب شریفی
	حضرت مولانا وصی احمد صاحب شمسی
کمپوزنگ:	دانش کمپیوٹر سینٹر بڑا گاؤں امجدی روڈ، گھوسی، مئو
ناشر:	**کمال بکڈپو**
	متصل مدرسہ شمس العلوم، گھوسی ضلع مئو (یوپی)
سن طباعت:	۲۰۰۹ء
صفحات:	۳۱۸
قیمت:	....

گزارش

قارئین حضرات سے گزارش ہے کہ بتقاضائے بشری کہیں غلطی نظر آئے تو برائے کرم مطلع کریں تا کہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے

شرف انتساب

شیخ المحدثین حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی (پیلی بھیت)
(وصال ۱۹۱۶ء)
صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت مولانا الشاہ مفتی محمد امجد علی اعظمی
(وصال ۱۹۴۸ء)
مجاہد ملت حضرت مولانا الشاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری اڑیسوی
(وصال ۱۹۸۱ء)
علیہم الرحمۃ والرضوان کے نام جن کے جذبۂ اخلاص کی والہانہ سرمستیوں نے عالم اسفل کے خاک زادوں کو بام عرش تک پہونچا دیا۔

عقیدت کیش

محمد عثمان شمسی

تقریظ

ادیب لبیب، خطیب شہیر، ذوالفضل والایقان، عالم معانی وبیان
حضرت علامہ **رضوان احمد** صاحب قبلہ نوری شریفی
دامت برکاتہم العالیہ
بانی ومہتمم الجامعۃ البرکاتیہ، برکات نگر گھوسی ضلع مئو
وشیخ التفسیر والادب دارالعلوم اہلسنت مدرسہ شمس العلوم، گھوسی ضلع مئو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین۔

امابعد! عزیز گرامی قدر مولانا محمد عثمان صاحب سلمہ وزید مجدہ دارالعلوم اہلسنت شمس العلوم کے باصلاحیت فارغین میں سے ہیں، انھوں نے از ابتدا تا انتہا دارالعلوم ہٰذا ہی میں تعلیم حاصل کی اور شروع ہی سے ذہانت وصلاحیت کی بنیاد پر انھیں تمام رفقائے درس پر فوقیت حاصل رہی اور پورے دارالعلوم میں اول پوزیشن حاصل کرتے رہے، مروجہ تمام علوم وفنون بالخصوص فقہ اور ادب سے خاصی دلچسپی ہے، اپنی صلاحیت اور دینداری کی بنیاد پر تمام اساتذہ کے محبوب نظر ہیں، کتب بینی ان کا محبوب مشغلہ ہے، تدریسی وتصنیفی دونوں صلاحیت کے حامل ہیں، کسی موضوع پر لکھنا

شروع کرتے ہیں تو تحقیقی انداز میں خوش اسلوبی سے اپنے مافی الضمیر کو ادا کرتے ہیں، اس سے پہلے الادب الجمیل کا ترجمہ کیا جو علمی حلقوں میں پسند کیا گیا اور اب المدیح النبوی کا ترجمہ الفاظ کی ضروری تشریح کے ساتھ آپ کے سامنے موجود ہے، میں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس کو از اول تا آخر دیکھا ہے۔

عزیزم موصوف نے پہلے مشکل الفاظ کی مختصر تشریح کی ہے پھر آسان اور سلیس انداز میں بامحاورہ ترجمہ کیا ہے، ترجمہ بامحاورہ ہے مگر اس میں الفاظ کی بھرپور رعایت ہے اور ترجمہ کا کمال بھی یہی ہے کہ الفاظ کی رعایت کے ساتھ اسی زبان کے اسلوب میں مافی الضمیر کو ادا کیا جائے، جس زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے اور یہ بات المدیح النبوی کا ترجمہ پڑھنے والا ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور محسوس کرے گا۔

دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں کہ مولا تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں اس ترجمہ کو مقبول انام بنائے اور عزیزم موصوف کے علم وعمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور مزید تصنیف وتالیف کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ حبیبک الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین۔

دعا گو

رضوان احمد نوری شریفی

(شیخ الادب شمس العلوم وبانی الجامعۃ البرکاتیہ، گھوسی)

۲۴ر جمادی الآخرہ ۱۴۳۰ھ

مطابق ۱۸ر جون ۲۰۰۹ء بروز جمعرات

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، بَدِيْعِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ، جَامِعِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَداً، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَا يَكُوْنُ اَبَداً، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَحَبِيْبَنَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَشْرَفُ الْخَلْقِ وَالْاَكْوَانِ، وَاِنْسَانُ عُيُوْنِ الْاِنْسَانِ، عَلَيْهِ كَرَائِمُ الصَّلَوَاتِ وَشَرَائِفُ التَّسْلِيْمَاتِ، وَعَلٰى آلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَبْرَارِ، الَّذِيْنَ هُمْ اَمَاثِلُ الْعَرَبِ وَاَفَاضِلُ الْاَدَبِ، السَّابِقُوْنَ فِی الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ، وَالْفَائِزُوْنَ بِالْمَرَاتِبِ الْعَلِيَّةِ

حل لغات: بَدِيْع اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، از بَدَعَ بَدْعاً (ف) بغیر نمونہ کے کوئی چیز بنانا، صَاحِبَة بیوی، اَلْكَوْن عالم وجود جمع اَكْوَان، اِنْسَان پُتلی، عَيْن آنکھ جمع عُيُوْن، كَرِيْمَة عمدہ جمع كَرَائِم، شَرَائِف، شَرِيْفَة کی جمع ہے، طَاهِر پاک جمع اَطْهَار، اَلْبَرُّ والْبَارُّ نیکوکار، بھلائی کرنے والا جمع اَبْرَار وَ بَرَرَة، اَلْاَمْثَل افضل جمع اَمَاثِل، اَلْاَفْضَل فضل میں بڑھا ہوا جمع اَفَاضِل، اَلسَّابِقُوْن اسم فاعل جمع مذکر از سَبَقَ سَبْقاً (ن،ض) آگے بڑھ جانا، اَلْمَدِيْح تعریف، نعت جمع مَدَائِح، اَلْفَائِزُوْن اسم فاعل جمع مذکر از فَازَ فَوْزاً (ن) کامیاب ہونا، ہمکنار ہونا۔

ترجمہ: ساری خوبیاں اس اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے، زمین و آسمان کو بغیر کسی نمونہ کے پیدا کرنے والا ہے، اولین و آخرین کو جمع فرمانے

والا ہے، (سب اگلے پچھلے کو جمع فرمانے والا ہے) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ بیوی بچے سے پاک ہے، حکومت وسلطنت میں اس کا کوئی شریک نہ ہوا ہے نہ کبھی ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جو مخلوقات وموجودات میں سب سے افضل اور نوع انسانی کی آنکھوں کی پتلی ہیں، آپ پر، آپ کی پاکیزہ آل پر اور آپ کے نیکوکار صحابہ پر کریم ترین درود اور بلند ترین سلام ہو، جو عرب کے برگزیدہ، ادب میں ممتاز، نعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سبقت کرنے والے اور بلند وبالا مراتب سے ہمکنار ہونے والے ہیں۔

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ هٰذَا النَّوْعَ الْبَشَرِیَّ كَانَ يَتِيهُ فِیْ مَتَائِهِ الضَّلَالَاتِ، وَتَتَخَبَّطُ خَبْطَ عَشْوَاءَ فِیْ مَجَاهِلِ الْعَمَايَاتِ، كَانَ النَّاسُ فِیْ الْقَرْنِ السَّادِسِ الْمَسِيْحِي مُنْغَمِسِيْنَ فِیْ رِقِّ الْمَادِّيَّةِ وَعُبُوْدِيَّةِ الشَّهْوَةِ وَسُلْطَانِ الْقُوَّةِ، وَكَانُوْا يُرْسَفُوْنَ فِیْ قُيُوْدِ التَّكَاثُرِ بِالْاَمْوَالِ، وَكَانَ الْاَمْرُ قَدِ اسْتَفْحَلَ، حَتّٰى ظَهَرَ الشَّرُّ عَلَى الْخَيْرِ وَغَلَبَتِ الرَّذِيْلَةُ عَلَى الْفَضِيْلَةِ، وَعَمَّ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ.

حل لغات: تَاهَ تَيْهاً (ض) سرگشتہ پھرنا بھٹکنا، مَتَائِه مَتِيْه کی جمع ہے چٹیل میدان جہاں آدمی بھٹک جاتا ہے، خَبَطَ خَبْطاً (ض) بے تکے پن سے چلتے رہنا، کہا جاتا ہے "اِنَّهٗ يَخْبِطُ خَبْطَ عَشْوَاءَ" وہ رتوندی والی اونٹنی کی طرح ٹیڑھا ٹیڑھا چلتا ہے یعنی امور میں بغیر بصیرت کے تصرف کرتا ہے، مَجَاهِل جَهْل کی جمع ہے، مُنْغَمِسِيْن اسم فاعل جمع مذکر از اِنْغَمَسَ اِنْغِمَاساً (انفعال) غوطہ لگانا، العَمَايَة گمراہی جمع عَمَايَات، الرِّق غلامی، المَادِّيَّة مادہ پرستی، کائنات کے خود بخود وجود پذیر ہونے کا نظریہ، الْعُبُوْدِيَّة غلامی، السُّلْطَان غلبہ واقتدار، يُرْسَفُوْنَ فعل مضارع مجہول جمع مذکر غائب از رَسَفَ رَسْفاً (ن،ض) مقید ہونا، الْقَيْد بیڑی جمع قُيُوْد، تَكَاثَرَ الْمَال مال کا زیادہ ہونا، اِسْتَفْحَلَ الْاَمْرُ معاملہ کا سخت اور سنگین ہونا، ظَهَرَ

ظُهُوْرًا (ف) علی غالب ہونا، الرَّذِیْلَة بری عادت وخصلت، کمینہ پن جمع رَذَائِل.

ترجمہ: بعد حمد وصلاۃ کے! یہ نوع انسانی ضلالت وگمراہی کی وادیوں میں حیران و سرگرداں تھی، مخبوط الحواس اونٹنی کی طرح گمراہی کی جہالتوں میں ہاتھ پاؤں مار رہی تھی، لوگ چھٹی صدی عیسوی میں مادیت کے غلام، خواہش نفس کے بندے اور طاقت وقوت کی برتری (کے احساس) میں غوطہ زن تھے، کثرت مال کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے، معاملہ سنگین ہو چکا تھا، کردار کی پستی اخلاق کی بلندی پر غالب آچکی تھی، اور خشکی وتری میں فساد عام ہو گیا تھا۔

كَانَتِ الْحَيَاةُ كُلُّهَا فَوْضىٰ بِغَيْرِ نِظَامٍ، لَمْ يَكُنْ لِلْاُسْرَةِ نِظَامٌ، وَلَا لِلْقَبِيْلَةِ قَانُوْنٌ، وَلَا لِلْاُمَّةِ دُسْتُوْرٌ، وَلَا لِلْعَقِيْدَةِ شَرِيْعَةٌ، اِنَّمَا هُوَ طُغْيَانٌ عَاصِفٌ يَتَحَكَّمُ فِي الْفَرْدِ وَيُسَيْطِرُ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَالنَّاسُ يَعِيْشُوْنَ فِيْ تِلْكَ الْبِيْئَةِ الْمُظْلِمَةِ عَيْشَ الْوَحْشِ، وَلَمْ يَكُنْ اِلَّا تَنَافُرٌ وَّتَنَاحُرٌ وَّاحْتِيَالٌ وَّاغْتِيَالٌ، كُلُّهُمْ سِبَاعٌ مُفْتَرِسَةٌ وَّذِئَابٌ ضَارِيَةٌ وَّحَشَرَاتٌ سَامَّةٌ، يَاْكُلُ الْكَبِيْرُ الصَّغِيْرَ، وَيَهْجُمُ الْقَوِيُّ عَلَى الضَّعِيْفِ هَجْمَةً فَارِكَةً عَنِيْفَةً.

حل لغات: اَلْفَوْضىٰ غیر منظم بے اصول، انتشار، لاقانونیت، اَلْاُسْرَة خاندان جمع اُسَر، اَلدُّسْتُوْر ضابطۂ عمل جمع دَسَاتِیْر، طُغْیَانٌ عَاصِفٌ طوفانی سرکشی، تَحَكَّمَ تَحَكُّمًا (تفعل) خود رائے ہونا، خواہش کے مطابق تصرف کرنا، سَيْطَرَ سَيْطَرَةً (رباعی مجرد) تسلط قائم کرنا، اَلْبِيْئَة ماحول، حالت جمع بِيْئَات، اَلْوَحْش جنگلی جانور، اَلتَّنَافُر نفرت و بیزاری، اَلتَّنَاحُر (تفاعل) خون خرابہ، الاِحْتِيَال (افتعال) دھوکہ دھڑی، اَلْاِغْتِيَال (افتعال) قتل وغارت گری، اَلسَّبُع درندہ جمع سِبَاع، مُفْتَرِسَة اسم فاعل واحد مونث از اِفْتَرَسَ اِفْتِرَاسًا (افتعال) پھاڑ ڈالنا، اَلذِّئْب بھیڑیا جمع ذِئَاب، ضَارِيَة اسم فاعل مونث از ضَرِيَ ضَرَاوَةً (س) خوگر ہونا، مع گوشت خون کے چٹ کر جانا، حَشَرَات کیڑے مکوڑے، سَامَّة اسم فاعل مونث از سَمَّ سَمًّا (ن) زہر دینا،

هَجَمَ هُجُوماً (ن) کسی پر دھاوا بولنا، چڑھائی کرنا، حملہ کرنا، فَتَکَ فَتْکاً (ن،ض) دھوکے سے مار ڈالنا، حملہ کرنا، گرفت میں لینا، عَنُفَ عَنفاً (ک) سختی کرنا۔

ترجمہ: پوری زندگی غیر منظّم اور منتشر تھی، (حیات انسانی کا ہر گوشہ انتشار و لاقانونیت سے دوچار تھا) خاندان کے لیے کوئی نظام نہیں تھا، قبیلہ کے لیے کوئی قانون نہیں تھا، امت کے لئے ضابطۂ عمل نہیں تھا، عقیدے کے لیے کوئی شریعت نہیں تھی، صرف طوفانی سرکشی تھی جو فرد پر ظلم و ستم کرتی اور جماعت پر حملہ آور ہوتی، لوگ اس تاریک ترین ماحول میں وحشیوں کی طرح زندگی گزار رہے تھے، نفرت و بیزاری، خون خرابہ، دھوکہ دھڑی اور قتل و غارت گری کے علاوہ کچھ نہیں تھا، سب کے سب خونخوار درندے، شکار چٹ کر جانے والے حریص بھیڑیے اور زہریلے کیڑے مکوڑے تھے، چھوٹا بڑے پر ظلم کرتا اور طاقتور کمزور پر بری طرح حملہ آور ہوتا۔

جَهِلَ النَّاسُ حُقُوقَ اللّٰهِ وَاتَّخَذُوا اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِهٖ، وَاجْتَالَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ عَنْ مَعْرِفَتِهٖ، وَاقْتَطَعَتْهُمْ عَنْ عِبَادَتِهٖ، فَخَرُّوْا سَاجِدِيْنَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَالْاَحْجَارِ وَالْاَشْجَارِ، وَالْحَيْوَانَاتِ وَالْاَنْهَارِ.

حل لغات: اَرْبَاب، رَبّ کی جمع ہے، اَلْاِجْتِیَال (افتعال) پھیر دینا، خَرَّ خُرُوْراً (ن،ض) گرنا۔

ترجمہ: لوگوں نے اللہ کے حقوق کو فراموش کر دیا تھا، اس کے علاوہ بہت سے رب تراش لیے تھے، شیاطین نے انہیں معرفت الٰہی سے منحرف اور اس کی عبادت سے الگ (بیزار) کر دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ سورج، چاند، پتھروں، درختوں، حیوانوں اور سمندروں کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے۔

قُصَارَى الْقَوْلِ، اَنَّ الْاَقْدَامَ كَانَتْ مُسْرِعَةً اِلَى الزَّلَّاتِ، وَالنُّفُوْسَ سَبَّاقَةً اِلَى الشَّهَوَاتِ، وَعَوَاطِفَ الْمُرُوْئَةِ مَغْلُوْبَةٌ، وَحُقُوْقَ الْاِنْسَانِيَّةِ مَسْلُوْبَةٌ، وَكَانَتِ الْبَرْبَرِيَّةُ وَالْهَمَجِيَّةُ قَدْ عَمَّتِ الْآفَاقَ، شَرْقاً كَانَ اَوْ غَرْباً، عَجَماً كَانَ اَوْ عَرَباً. كَانَ ذَالِكَ مِنْ قَبْلُ، لٰكِنَّهٗ، "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى

الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیَاتِهٖ وَ یُعَلِّمُهُمْ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ، وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ (القرآن)

حل لغات: قُصَارَی الْقَوْلِ خلاصۂ کلام، اَلْعَاطِفَةُ جذبہ جمع عَوَاطِف، اَلْمُرُوْئَةُ شرافت، اَلْبَرْبَرِیَّةُ وحشت، اَلْهَمَجِیَّةُ جہالت۔

ترجمہ: حاصل کلام یہ ہے کہ قدم لغزشوں کی طرف بڑھ رہے تھے، دل شہوتوں کی طرف سبقت کررہے تھے، شرافت ومروت کے جذبات مغلوب اور انسانی حقوق سلب ہوچکے تھے، مشرق ہو یا مغرب، عجم ہو یا عرب وحشت و جہالت عالم کے گوشے گوشے میں عام ہوچکی تھی، یہ صورت حال پہلے تھی لیکن اللہ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا کہ ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتوں کی تلاوت کرتا، انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا اگر چہ وہ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔

اَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَدَعَا النَّاسَ اِلٰی حَظِیْرَةِ الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ، وَشَنَّ الْغَارَةَ عَلَی الْجَاهِلِیَّةِ، وَرَسَمَ لِلْاِجْتِمَاعِ مَثَلاً اَعْلٰی یُخَالِفُ مَا اَلِفُوْهُ وَیُنَاقِضُ مَا عَرَفُوْهُ، وَكَابَدَ فِیْ هٰذَا السَّبِیْلِ اَنْوَاعَ الشَّدَائِدِ وَاَقْسَامَ الْآلَامِ، لٰكِنَّهٗ اسْتَمَرَّ فِیْ جِهَادِهٖ لَیْلاً وَّنَهَاراً، وَوَقَعَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّاسِ مَعَارِكُ شَدِیْدَةٌ وَّحُرُوْبٌ دَامِیَةٌ، وَانْتَهَتْ بِفَتْحِ الْاِسْلَامِ وَالْاِیْمَانِ وَتَحَطُّمِ الْكُفْرِ وَالطُّغْیَانِ هَزِیْمَةً نَّكْرَاءَ اَمَاتَتِ الْعَصَبِیَّةَ وَالْقَوْمِیَّةَ وَالْجِنْسِیَّةَ، تَاَلَّفَتْ بَعْدَهَا الْمِلَلُ الْمُتَفَرِّقَةُ، وَتَجَمَّعَتِ الطَّوَائِفُ الْمُتَشَتِّتَةُ، وَتَوَحَّدَتِ الْاَهْوَاءُ الْمُنْتَشِرَةُ، فَاَصْبَحَتِ السِّیَادَةُ لِلدِّیْنِ لَا لِلنَّسَبِ، وَلِلشَّرِیْعَةِ وَالرُّوْحِ لَا لِلْاَهْوَاءِ وَالنَّزَعَاتِ الْفَاسِدَةِ، وَانْبَلَجَ الْفَجْرُ الصَّادِقُ فِی اللَّیْلِ الْمُدْلَهِمِّ الْغَاسِقِ.

حل لغات: اَلْحَظِیْرَةُ احاطہ، باڑا، دائرہ جمع حَظَائِر، شَنَّ الْغَارَةَ عَلَی الْعَدُوِّ یورش کرنا، ہلہ بولنا، ہر طرف سے حملہ کرنا، رَسَمَ رَسْماً (ن) پیش کرنا، بیان کرنا، اَلِفَ اَلْفاً (س) مانوس ہونا، محبت کرنا، عادی ہونا، كَابَدَ مُكَابَدَةً

(مفاعلت) مشقت برداشت کرنا، الشَّدِیْدَۃ مصیبت جمع شَدَائِد، الْاَلَم رنج وغم جمع آلام، الْاِسْتِمْرَار (استفعال) ایک حالت پر باقی رہنا، الْمَعْرَکَة جنگ جمع مَعَارِک، الْحَرْب جنگ جمع حُرُوْب، دَامِیَة خونریز، التَّحَطُّم (تفعل) شکست کھانا، هَزِیْمَةٌ نَکْرَاء بری شکست، شکست فاش، الْمِلَّةُ دین جمع مِلَل، الطَّوَائِفُ الْمُتَشَتِّة متفرق ومنتشر گروہ، نَزْعَة رجحان، جذبہ، میلان جمع نَزْعَات، الْاِنْبِلَاج (انفعال) طلوع ہونا، روشن ہونا، الْمُدْلَهِمّ اسم فاعل، سیاہ ترین، تاریک ترین، الْغَاسِق تاریک رات۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا، آپ نے لوگوں کو حلقۂ اسلام اور دائرۂ ایمان کی طرف بلایا، جاہلیت پر یلغار کی، ان کی پسند کے خلاف اور ان کی عادت کے برعکس اجتماعیت کے لیے (اتحاد کے لیے) ایک اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا، اس راہ میں پیش آنے والی طرح طرح کی مصیبتوں اور قسم قسم کی تکلیفوں کو برداشت کیا، آپ اپنی کوشش میں شب و روز لگے رہے، آپ کے اور لوگوں کے درمیان شدید معرکے اور خونریز جنگیں ہوئیں، آخرکار اسلام وایمان کی فتح ہوئی اور کفر وطغیان کی شکست فاش ہوئی۔ فرقہ پرستی، قوم پرستی اور جنس پرستی کا خاتمہ ہوا جس کے بعد متفرق ادیان کے لوگ باہم شیر وشکر اور منتشر گروہ یکجا ہو گئے، مختلف مقاصد ایک ہو گئے (مختلف خیالات ایک نظریہ میں تبدیل ہو گئے) جس کی بناپر نسب کے برعکس دین کی سیادت، نفسانیت اور غلط میلانات کے برخلاف شریعت وروح کی قیادت قائم ہوئی اور گھٹاٹوپ اندھیرے میں صبح صادق کا اجالا پھیل گیا (شب دیجور میں صبح صادق نمودار ہوئی)

بَعَثَ رَسُوْلَهُ فِی الْاُمِّیِّیْنَ فَعَلَّمَهُمْ مِنْ آیَاتِ الْقُرْآنِ وَتَعَالِیْمِ الْاِسْلَامِ الَّتِیْ قَهَرَتِ الْاَلْبَابَ وَبَهَرَتِ الْاَبْصَارَ، وَغَرَسَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَسَقَاهَا بِمَنْبَعِهِ الْعَذْبِ وَمَنْهَلِهِ الصَّافِیْ، وَزَکّٰی نُفُوْسَهُمْ وَطَهَّرَ قُلُوْبَهُمْ، وَبَذَرَ حُبُوْبَ الْحُبِّ وَالْمَوَدَّةِ فِی الْحُقُوْلِ الْاِنْسَانِیَّةِ الذَّابِلَهِ، فَاَلَانَ الْقُلُوْبَ الْقَاسِیَةَ، وَاَرَقَّ الطِّبَاعَ الْجَافَّةَ وَاَلَّفَ الْفِرَقَ الْمُتَنَاحِرَةَ،

وَجَعَلَهَا فِیْ عِدَّةِ اَیَّامٍ نَابِتَةً خَضْرَاء، اَخَذَتْ تَتَمَتَّعُ بِهَا الْاَنْفُس وَالْاَنْظَارُ، وَهَدَاهُمْ اِلَى الْاَمْنِ وَالسَّلَامِ وَشَرَّفَهُمْ بِالْفَلَاحِ الدَّائِمِ فِیْ الْعَاجِلَةِ وَالآجِلَةِ، فَلَبَّوْا دَعْوَتَهُ وَقَضَوْا حَيَاتَهُمْ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً، مُتَنَافِسِيْنَ فِی الْخَيْرِ، مُتَعَاوِنِيْنَ عَلَى الْبِرِّ، مُتَفَاضِلِيْنَ بِالتَّقْوىٰ، كَانَ الدُّنْيَا امْتَلَأَتْ اَمْناً وَّسَلَاماً، وَاَشْرَقَ الْعَالَمُ نُوراً وَّضِيَاءً، وَاكْتَسَتِ الْاَرْضُ جَمَالاً وَّبَهَاءً.

وُلِدَ الْهُدىٰ فَالْكَائِنَاتُ ضِيَاءٌ
وَفَمُ الزَّمَانِ تَبَسُّمٌ وَّثَنَاءٌ

حل لغات: قَهَرَ قَهراً (ف) مغلوب کرنا، لُبٌّ عقل جمع اَلْبَاب، بَهَرَ بَهراً (ف) چکاچوند کرنا، خیرہ کرنا، غَرَسَ غَرساً (ض) پودہ لگانا، مَنْبَع چشمہ جمع مَنَابِعُ، عَذْب میٹھا، مَنْهَل گھاٹ جمع مَنَاهِل، بَذَرَ بَذراً (ن) بونا، الْحَقْل کھیتی، کھیت جمع حُقُوْل، الذَّابِلَة پژمردہ، مرجھایا ہوا، مضمحل، آلَانَ: اِلَانَةً (افعال) نرم کرنا، قَسَاقَسَاوَةً (ن) سخت ہونا، اَرَقَّ اِرْقَاقاً (افعال) نرم کرنا، طَبْع پیدائشی عادت جمع طِبَاع، الْجَافَّة خشک، اَلَّفَ تَالِيْفاً (تفعیل) محبت ڈالنا، الْفِرْقَة جماعت جمع فِرَق، مُتَنَاحِرَة اسم فاعل مونث از تَنَاحَرَ تَنَاحُراً (تفعل) باہم خونریزی کرنا، نَابِتَة خَضْرَاء سبزہ زار، التَّمَتُّع (تفعل) فائدہ حاصل کرنا، اَنْظَار نظر کی جمع ہے، الْعَاجِلَة دنیا، الآجِلَة آخرت، لَبّٰى تَلْبِيَةً (تفعیل) جواب دینا، لبیک کہنا، التَّنَافُس باہم ایک دوسرے کا رغبت کرنا، التَّفَاضُل فضل و کمال میں باہم مقابلہ کرنا، ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا، اِكْتَسىٰ اِكْتِسَاءً (افتعال) کپڑا پہننا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ناخواندہ افراد میں بھیجا تو اس رسول نے لوگوں کو قرآن کی آیات سکھائیں اور اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا جس نے عقلوں کو مقہور و مغلوب اور آنکھوں کو چکاچوند کردیا، اس رسول نے لوگوں کے دلوں میں ایمان کا پودہ لگایا، چشمۂ شیریں اور صاف و شفاف گھاٹ سے ان کی آبیاری کی، ان

کے دلوں کو پاک وصاف کیا، انسانیت کی پژمردہ کشت زاروں میں الفت ومحبت کے بیج بوئے نتیجۃً سخت دل نرم ہو گئے، خشک طبیعتیں پگھل گئیں (پتھر کی طرح سخت دل موم کی طرح نرم ہو گئے) باہم دست وگریباں گروہ شیر وشکر ہو گئے اور چند ہی دنوں میں انہیں سبزہ زار بنادیا جس سے دل ونگاہ لطف اندوز ہونے لگے، امن وسلامتی کی طرف ان کی رہنمائی کی اور دنیا وآخرت میں انہیں ابدی اور دائمی فوز وفلاح کا اعزاز بخشا تو ان لوگوں نے آپ کی پکار پر لبیک کہا اور رضا مندی وخوشنودی سے بھری ہوئی زندگی اس طرح گزاری کہ وہ لوگ خیر میں رغبت کرنے والے، بھلائی پر ایک دوسرے کی مدد کرنے والے اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے تھے، ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ دنیا امن وسلامتی سے بھر گئی ہے، عالم نور وضیا سے جگمگا اٹھا ہے اور زمین نے رعنائی وزیبائی کا لباس پہن لیا ہے۔

صاحب ہدایت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو کائنات روشن ومنور ہو گئی، اہل زمانہ مسکرا اٹھے اور ان کی زبان حمد وثنا سے معمور ہو گئی۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَظْھَرَ عَلیٰ یَدِ رَسُوْلِہٖ بَاھِرَ آیَاتِہٖ، وَحَبَاہُ مِنْ مُّعْجِزَاتٍ عَجِزَ عَنِ الْاِتْیَانِ بِمِثْلِھَا الْعَالَمُ کُلُّہٗ، وَجَعَلَہٗ شَاھِداً وَّ مُبَشِّراً وَّ نَذِیْراً، وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْراً، اسْتَضَاءَ بِہِ الْاَکْوَانُ وَاسْتَنَارَ بِنُوْرِہِ الثَّقَلَانِ، وَرَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ فَحَظِیَ بِھَا الْکُلُّ مُؤْمِناً کَانَ اَوْ کَافِراً، مُعْتَرِفاً بِنُبُوَّتِہٖ اَوْ جَاحِداً.

اِنَّ وُجُوْدَہٗ فِی الْکَوْنِ لَکُبْرَی النِّعَمِ عَلَی الْعَالَمِیْنَ، لَا تُقَارِبُھَا اَیَّۃُ نِعْمَۃٍ مَّھْمَا جَلَّتْ وَعَظُمَتْ فِیْ غَابِرِ الزَّمَانِ اَوْ مُسْتَقْبِلِہٖ، قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ کِتَابِہِ الْحَکِیْمِ "وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا" لَا یُمْکِنُ عَدُّ النِّعَمِ وَحَصْرُھَا، وَلَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اَنْ یُّحِیْطَ عِلْمُہٗ بِمَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مِنْ نَعْمَاءِ الدُّنْیَا مَعَ اَنَّ مَتَاعَ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ، فَمَنْ لِّلنِّعْمَۃِ الَّتِیْ ھِیَ اَفْضَلُ النِّعَمِ وَاَغْلَاھَا، اَلَا وَھِیَ الْحَقِیْقَۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ عَلیٰ صَاحِبِھَا

الصَّلوٰةُ وَالسَّلامُ ۔ وَهِیَ النِّعْمَةُ الَّتِیْ یَجِبُ عَلَیْنَا اَنْ نُحَدِّثَ بِهَا بُکْرَةً وَّاَصِیْلاً، کَمَا اَمَرَ اللّٰهُ فِیْ الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ" وَفِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ "قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا، هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ" (القرآن الکریم)

یَجِبُ عَلیٰ کُلِّ مَنْ یُقِرُّ بِکَلِمَةِ الْاِسْلَامِ اَنْ یُّطِیْعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ مَحَبَّتَهٗ مِنْ اَعْظَمِ وَاجِبَاتِ الدِّیْنِ وَاَهَمِّهَا، بَلْ هِیَ اَسَاسُ الدِّیْنِ وَبُنْیَانُهٗ، کَمَا رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" (رواہ البخاری)

خَصَّ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الْمُجْتَبیٰ بِالْفَضَائِلِ الْعَظِیْمَةِ وَاَثْنیٰ عَلَیْهِ ثَنَاءً کَثِیْراً، وَصَفَ قَلْبَهٗ فَقَالَ "مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی" وَمَدَحَ لِسَانَهٗ فَقَالَ "وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحیٰ" وَذَکَرَ نُوْرَ بَصَرِهٖ فَقَالَ "مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغیٰ" وَقَالَ عَنْ وَّجْهِهٖ "قَدْ نَریٰ تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَاءِ" وَعَنْ ظَهْرِهٖ وَصَدْرِهٖ" اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ".

اِخْتَصَّهٗ بِرَحْمَتِهٖ وَاصْطَفَاهُ مِنْ بَیْنِ الرُّسُلِ الْکِرَامِ وَالْاَنْبِیَاءِ الْعِظَامِ وَالْمَلَائِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ، وَجَعَلَهٗ سِرَّ الْحَیَاةِ وَرُوْحَ الْوُجُوْدِ، وَخُلَاصَةَ الدُّهُوْرِ وَزُبْدَةَ الْاَکْوَانِ، لِاَنَّهٗ اَوَّلُ نُوْرٍ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ، وَلَوْ لَاهُ لَمَا خُلِقَتِ الْاَفْلَاکُ وَالْاَرْضُوْنَ.

لَیْسَ بِمَقْدُوْرِ الْاَقْلَامِ اَنْ تَصِفَهٗ، وَلَا یُمْکِنُ الْلِّسَانُ اَنْ یَّحْوِیَ فَضَائِلَهٗ وَخَصَائِصَهٗ وَکَفیٰ بِاللّٰهِ وَاصِفاً لِّنَبِیِّهٖ، اِنَّهٗ قَدْ وَصَفَهٗ فِیْ کِتَابِهِ الْکَرِیْمِ فَاَحْسَنَ وَاَجَادَ وَاَتَمَّ وَاَکْمَلَ وَمَنْ یَّصِفُ مِثْلَ خَبِیْرٍ، یَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ الْفَارِضِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ:

اَرٰی کُلَّ مَدْحٍ فِیْ النَّبِیِّ مُقَصِّراً وَاِنْ بَالَغَ الْمُثْنِی عَلَیْهِ وَاَکْثَرَا
اِذِ اللّٰهُ اَثْنیٰ بِالَّذِیْ هُوَ اَهْلُهٗ عَلَیْهِ فَمَا مِقْدَارُ مَا تَمْدَحُ الْوَرٰی

وَلَمْ یَزَلْ یَمْدَحُهُ الْاَنْبِیَاءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْعُلَمَاءُ الْاَوَّلُوْنَ فِیْ مَنْثُوْرِهِمْ وَمَنْظُوْمِهِمْ عَلیٰ کَرِّ الْاَیَّامِ وَمَرِّ الدُّهُوْرِ.

حل لغات: حَبَا حَبْواً (ن) دینا، حَظِیَ حُظْوَةً (س) حصہ پانا، مَهْمَا جَلَّتْ وَعَظُمَتْ چاہے جتنی بڑی ہو، الغَابِر گزرا ہوا، بُکْرَةً وَّاَصِیْلاً صبح وشام، سِرّ اصل، الدَّهْر زمانہ جمع دُهُوْر، زُبْدَة خلاصہ، اَجَادَ اِجَادَةً (افعال) عمدہ طریقہ سے بیان کرنا، مُقَصِّر کوتاہ، کم کیا ہوا، کَرُّ الْاَیَّام وَمَرُّ الدُّهُور زمانے سے، عرصے سے۔

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول کے دست مبارک پر واضح نشانیاں ظاہر فرمائیں اور آپ کو ایسے معجزات عطا فرمائے کہ پورا عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر و عاجز ہے، آپ کو حاضر و ناظر، خوشخبری دینے والا، ڈر سنانے والا، اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا جس سے کائنات جگمگا اٹھی اور جن وانس آپ کے نور سے مستفیض ومستنیر ہوئے، آپ کو اہل عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا تو خواہ مومن ہو کافر آپ کی نبوت کا معترف ہو یا منکر سب کے سب آپ کی رحمت سے بہرہ مند ہوئے۔

بلاشبہہ آپ کا وجود مسعود کائنات میں اہل عالم پر سب سے بڑی نعمت ہے چاہے جتنی بھی بڑی نعمت ہو اس کے قریب بھی نہیں ہوسکتی نہ زمانہ گزشتہ میں ہوئی نہ زمانہ آئندہ میں ہوگی، اللہ رب العزت نے اپنی کتاب حکیم میں ارشاد فرمایا ''اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے'' اور جب انسان کا علم خدا کی دی ہوئی دنیاوی نعمتوں کو نہیں شمار کرسکتا باوجود یکہ دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے تو جو سب سے افضل واشرف اور بلند و بالا نعمت ہے اسے کون شمار کرسکتا ہے، سنو! وہ نعمت حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم ہے، یہی وہ نعمت ہے جس کا اظہار ہمارے اوپر صبح وشام ضروری ہے جیسا کہ اللہ رب العزت نے قرآن عظیم میں حکم دیا ''اپنے رب کی

نعمتوں کا خوب خوب چرچا کرو" اور دوسرے مقام پر ارشاد ہوا "تم فرماؤ! اللہ کے فضل اور اس کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں، وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے"

جو بھی کلمہ اسلام کا اقرار کرتا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے اس لیے کہ آپ کی محبت دین کا عظیم ترین اور اہم فریضہ ہے بلکہ یہ دین کی اساس و بنیاد ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم میں کا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ، اس کی اولاد اور سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسول کو عظیم فضائل وکمالات سے نوازا اور آپ کی خوب خوب ثنا فرمائی، آپ کے قلب مبارک کا وصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "ما کذب الفواد ما رای" (دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا) زبان مبارک کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی" (وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے وہ تو نہیں ہے مگر وحی ہے جو انہیں کی جاتی ہے) آپ کی آنکھ کے نور کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے "ما زاغ البصر و ماطغی" (آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ ہی حد سے بڑھی) آپ کے رخ زیبا کے بارے میں ارشاد فرمایا "قد نری تقلب وجھک فی السماء" (ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ اپنے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھا رہے ہیں) آپ کی پشت انور اور سینہ مبارک کے بارے میں ارشاد ہوا "الم نشرح لک صدرک" (کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی) آپ کو اپنی رحمت کے ساتھ خاص کیا، رسولان کرام، انبیائے عظام اور ملائکہ مقربین کے درمیان آپ کو چن لیا، آپ کو زندگی کی اصل، موجودات کی جان زمانہ کا جوہر اور کائنات کا خلاصہ بنایا اس لیے کہ آپ اللہ کے پہلے نور ہیں، اگر آپ نہ

ہوتے تو زمین وآسمان پیدا نہیں ہوتے۔

قلم میں طاقت نہیں کہ آپ کے اوصاف بیان کرے، زبان کو یارا نہیں کہ آپ کے فضائل وخصائص کا احاطہ کرے اور اللہ ہی اپنے نبی کی مدح سرائی کے لیے کافی ہے، بلاشبہ اس نے اپنی کتاب کریم یں عمدہ وبہتر اور اکمل واتم اوصاف بیان فرمائے اور کون ہے جو علیم وخبیر رب کی طرح وصف بیان کرے۔

عمر بن فارض رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی بھی مدح کی جائے میں اسے کم سمجھتا ہوں اگر چہ نعت گو مبالغہ اور کثرت سے آپ کی تعریف کرے، کیونکہ اللہ ہی نے آپ کی وہ تعریف کی جس کے آپ اہل تھے، تو پھر مخلوق کی تعریف وتوصیف کی قدر وقیمت ہی کیا ہے۔ انبیاء ومرسلین اور علمائے سابقین عرصہ دراز سے نثر ونظم میں آپ کی مدح سرائی کرتے آئے ہیں۔

وَبَعْدَ اَنْ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْعَالَمِ اَخذَ اَصْحَابُهُ يَتَسَابَقُوْنَ فِي مَدْحِهِ وَ وَصْفِهِ وَجَعَلُوْا مَدْحَهُ حَدِيْثَ النَّادِىْ وَلَذَّةَ الرُّوْحِ وَمُتْعَةَ الْاِيْمَانِ. اَحْرَزَ قَصَبَ السَّبْقِ وَتَفَرَّدَ فِىْ هٰذَا الْمِضْمَارِ ثَلَاثَةُ شُعَرَاءَ مِنْ اَصْحَابِهِ، وَهُمْ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ، اِنَّهُمْ مَا زَالُوْ يَمْدَحُوْنَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَصِفُوْنَهُ وَيَذُبُّوْنَ عَنْهُ وَيَدْفَعُوْنَ عَنْ دِيْنِهِ. وَيَهْجُوْنَ الْكُفَّارَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَيَثْلِبُوْنَهُمْ طِيْلَةَ حَيَاتِهِمْ. وَهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ هُمْ فِى طَلِيْعَةِ الشُّعَرَاءِ الْمَادِحِيْنَ.

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ "اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ" فَرُوِىَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيَّدَهُ بِسَبْعِيْنَ بَيْتاً. وَكَانَ يَنْصِبُ لَهُ مِنْبَراً فِىْ مَسْجِدِهِ فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ مُنْشِداً، وَيُفَاخِرُ عَنْهُ. فَكَانَ وَجْهُهُ يَتَهَلَّلُ فَرَحاً وَّيَبْتَهِجُ اَصْحَابُهُ طَرَباً.

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اهْجُوْا

الْمُشْرِكِيْنَ بِالشِّعْرِ" وَعَنْ عُرْوَةَ لَمَّا نَزَلَتْ "وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ" قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَدْ عَلِمَ اللّٰهُ اَنِّیْ مِنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ "اِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ".

فَكَانَ حَسَّانُ وَكَعْبٌ يُعَارِضَانِ الْكُفَّارَ بِمِثْلِ قَوْلِهِمْ فِیْ الْوَقَائِعِ وَالْاَيَّامِ وَالْمَآثِرِ وَالْمُنْجَزَاتِ. وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ كَانَ يُعَيِّرُهُمْ بِالْكُفْرِ وَعِبَادَةِ مَالَا يَسْمَعُ وَلَا يَنْفَعُ.

وَكَانَ كَثِيْرٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَقْرِضُوْنَ الشِّعْرَ فِیْ فَضَائِلِهٖ وَمَحَامِدِهٖ وَيُنْشِدُوْنَهٗ فِیْ اَنْدِيَتِهِمْ وَمَجَالِسِهِمْ، قَدْ نَقَلَهٗ اَصْحَابُ السِّيَرِ وَالتَّارِيْخِ وَرِجَالُ الشِّعْرِ وَالْاَدَبِ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَبَاهَوْنَ الْاَقْوَامَ وَالْمِلَلَ وَيَتَفَاضَلُوْنَ الشُّعُوْبَ وَالْقَبَائِلَ. وَمَدَائِحُهُمْ نَمَاذِجُ كَامِلَةٌ لِحُبِّهِمِ الْعَمِيْقِ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمْثِيْلٌ كَامِلٌ لِشَغْفِهِمْ بِهٖ وَتَعْبِيْرٌ صَادِقٌ لَا يَشُوْبُهٗ شَيْئٌ مِنَ الصَّنْعَةِ الْكَاذِبَةِ وَالتَّكَلُّفِ الزَّائِدِ الَّذِیْ لَا قِيْمَةَ لَهٗ فِیْ سُوْقِ الْمُحِبِّيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ الصَّادِقِيْنَ.

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحْسِنُ الشِّعْرَ النَّزِيْهَ الْجَمِيْلَ، وَيُحِبُّهٗ وَيَمِيْلُ اِلَيْهِ، كَمَا قَالَ اَبُوْ عَمْرٍو: اِنَّ الْخَنْسَاءَ بِنْتَ عَمْرٍو قَدِمَتْ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ مَعَ قَوْمِهَا فَاَسْلَمَتْ مَعَهُمْ. فَذُكِرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَنْشِدُهَا وَيُعْجِبُهٗ شِعْرُهَا.

حل لغات: حَدِيْثُ النَّادِی مجلس کا کلام، الْمُتْعَةُ سامان دلچسپی، توشہ، اَحْرَزَ قَصَبَ السَّبْقِ کسی پر سبقت حاصل کرنا، بازی لے جانا، الْمِضْمَار گھوڑ دوڑ کا میدان، ذَبَّ عَنْهُ (ن) دفاع کرنا، ثَلَبَ ثَلْباً (ض) مذمت کرنا، طِيْلَةَ مُدَّةٍ كذا اس پورے عرصے میں، طَلِيْعَة ہراول، مقدمۃ الجیش، پیش پیش رہنے والی جماعت جمع طَلَائِع، نَصَبَ نَصْباً (ن، ض) بلند کرنا، گاڑنا، اَنْشَدَ اِنْشَاداً (افعال) شعر پڑھنا، هَجَا هَجْواً (ن) ہجو کرنا، مذمت کرنا، تَهَلَّلَ تَهَلُّلاً (تفعل) چمکنا،

الْاِبْتِهَاج (افتعال) خوش ہونا، الْوَقَائِع حوادث، الْمَأْثُرَة قابل تحسین عمل، موروثی خوبی، شاندار کارنامہ جمع مَآثِر، الْمُنْجَزَات کامیابیاں، حصولیابیاں، قَرَضَ قَرْضاً (ض) شعر کہنا، نَادِی مجلس جمع اَنْدِیَة، الشَّعْب بڑا قبیلہ، قوم جمع شُعُوْب، قَبَائِل، قَبِیْلَة کی جمع ہے، التَّبَاهِي ایک دوسرے پر فخر کرنا، النَّمُوْذَج نمونہ جمع نَمَاذِج، النَّزِیْه سقم شرعی سے پاک، اِسْتَنْشَدَ اِسْتِنْشَاداً (استفعال) کسی سے شعر سنانے کو کہنا، شعر پڑھوانا۔

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں آپ کو مبعوث فرمایا تو آپ کے اصحاب آپ کی مدح و ثنا میں سبقت کرنے لگے اور آپ کی تعریف و توصیف کو اپنی مجلس کا کلام، روح کی لذت اور ایمان کا توشہ بنایا، صحابۂ کرام میں تین شعرا اس میدان میں بازی لے گئے اور (دوسروں میں) ممتاز و منفرد ہوئے، وہ کعب بن مالک، عبداللہ بن رواحہ اور حسان بن ثابت ہیں (رضی اللہ عنہم وارضاہم عنا) وہ ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا میں رطب اللسان رہے آپ کا اور آپ کے دین کا دفاع کرتے رہے اور تاحین حیات کفار و مشرکین کی ہجو اور ان کی مذمت کرتے رہے اور یہی تینوں حضرات نعت گو شعرا کے ہراول ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت کے لیے یوں دعا فرمائی ''اے اللہ! تو جبریل امین کے ذریعہ حسان کی مدد فرما'' چنانچہ مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے ستر اشعار کے ذریعے آپ کی تائید فرمائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں آپ کے لیے منبر بچھاتے تو وہ اس پر کھڑے ہو کر نعت نبوی کے اشعار پڑھتے اور آپ کے مفاخر بیان کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور مارے خوشی کے چمک اٹھتا اور آپ کے اصحاب بھی مسرت و شادمانی کے عالم میں جھوم اٹھتے۔

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا ''شعر کے ذریعہ مشرکین کی ہجو کرو''۔

حضرت عروہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''شاعروں کی

پیروی گمراہ کرتے ہیں'' تو عبداللہ بن رواحہ نے کہا اللہ جانتا ہے کہ میں بھی انہیں میں سے ہوں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات'' (مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے)

تو حسان وکعب رضی اللہ عنہما حوادث ونوازل، ایام جنگ، مآثر ومفاخر اور فوز وفلاح میں کافروں کا مقابلہ انہیں جیسا کرتے اور عبداللہ بن رواحہ ان (کفار و مشرکین) کو عار دلاتے تھے ان کے کفر پر اور ان (بتوں) کی عبادت پر جو نہ تو سن سکتے تھے اور نہ ہی نفع پہنچا سکتے تھے۔

بہت سارے صحابۂ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومحامد میں اشعار کہا کرتے تھے اور انہیں اپنی مجالس ومحافل میں پڑھا کرتے تھے، اصحاب تاریخ وسیر اور ارباب شعر وادب نے نقل کیا ہے کہ وہ دوسری اقوام وملل پر فخر کیا کرتے تھے اور دیگر گروہ وقبائل پر برتری کا اظہار کیا کرتے تھے اور ان کی نعتوں کے اشعار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری عقیدت ومحبت کا کامل ترین نمونہ، آپ کے ساتھ شغف کی مکمل مثال اور ایسی سچی تعبیرات ہیں جن میں صفت کاذبہ اور تکلف زائد کا شائبہ تک نہیں ہے (تکلف) جس کی مخلص وصادق محبین کے بازار میں کوئی قدر وقیمت نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سقم شرعی سے پاک خوبصورت اشعار کو اچھا سمجھا کرتے تھے، انہیں پسند کرتے اور ان کی طرف مائل ہوتے جیسا کہ ابوعمرو نے کہا کہ خنسا بنت عمرو نبی اکرم صلی اللہ علہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئیں اور ان کے ساتھ مسلمان ہوئیں تو ان کے متعلق منقول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اشعار کہنے کے لیے کہا کرتے اور ان کے اشعار آپ کو پسند آتے۔

إِنَّ الْعَرَبَ الْعَرْبَاءَ قَدْ شَهِدُوْا وَ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ اُوْتِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَدَائِعَ الْحِكَمِ. وَالْحَقُّ اَنَّهُ اَفْصَحُ الْعَالَمِيْنَ لِسَاناً، وَاَجْمَلُهُمْ بَيَاناً وَاَعْذَبُهُمْ كَلَاماً. وَقَدْ عَجَزَ الْعَرَبُ الْاَقْحَاحُ فُصَحَاءَ هُمْ وَبُلَغَاءَ هُمْ اَنْ يَّاتُوْا بِمِثْلِ مَا تَكَلَّمَ بِهٖ سَيِّدُ الْعَرَبِ

وَالْعَجَمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اِنَّهٗ لَمْ يَقْرِضْ شِعْراً قَطُّ كَمَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ "وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ" لٰكِنَّهٗ كَانَ قَدْ يُنْشِدُ اَبْيَاتاً حِسَاناً. كَمَا وَرَدَ اَنَّهٗ كَانَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ مَعَ اَصْحَابِهٖ فِيْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ الشَّرِيْفِ بَعْدَ هِجْرَتِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ وَيَقُوْلُ:

هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالُ خَيْبَرَ ... هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْآخِرَهْ ... فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ كَانَ يَبْنِي الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَقُوْلُ: اَفْلَحَ مَنْ يُّعَالِجُ الْمَسَاجِدَا - فَيَقُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَيَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: يَتْلُوْا الْقُرْآنَ قَائِماً وَّقَاعِداً - فَيَقُوْلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَرُوِيَ عَنْهُ هٰكَذَا فِيْ مَوَاضِعَ اُخْرٰى اَيْضاً اَنَّهٗ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِالشِّعْرِ فِي النَّصَائِحِ وَالْحِكَمِ.

الشُّعَرَاءُ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَاَخِّرُوْنَ اَيْضاً مَّا زَالُوْا يَقْرِضُوْنَ الْاَشْعَارَ وَالْمَدَائِحَ يُنْشِدُوْنَهَا وَيَسْتَنْشِدُوْنَهَا، تَبْلِيْغاً لِّاَدَاءِ الرِّسَالَاتِ وَوَفَاءً بِالْوَاجِبَاتِ، وَ تَقْدِيْراً لِّلْحَقِّ وَتَنْكِيْلاً لِّلْبَاطِلِ، اِثْبَاتاً لِّحَقَائِقِ التَّارِيْخِ وَتَرْوِيْحاً لِّلْاَنْفُسِ وَالْاَرْوَاحِ.

الشِّعْرُ الَّذِيْ يُمْدَحُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمّٰى فِي اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ بِالْمَدِيْحِ، وَشُعَرَاءُ الْفَارِسِيَّةِ وَالْاُرْدُوِيَّةِ يُسَمُّوْنَهٗ بِالنَّعْتِ. وَالْمَدِيْحُ يَعُمُّ النَّثْرَ وَالشِّعْرَ سَوَاءٌ يَصْدُرُ ذَالِكَ عَنْ اِنْسَانٍ اَوْ مَلَكٍ اَوْ جِنٍّ فِيْ حَيَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَعْدَ وَفَاتِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ، وَالْاَبْيَاتُ الَّتِيْ رَثٰى بِهَا اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّصِلاً بِوَفَاتِهٖ فَهِيَ تُسَمّٰى بِالرِّثَاءِ. وَتَنَوَّرَتْ وَتَبَجَّلَتْ بِهَا جِبَاهُ الْمُحِبِّيْنَ وَخَطَّهَا بِيَمِيْنِهِمُ الْمَادِحُوْنَ كُلُّهَا مِنَ الْمَدِيْحِ.

اِنَّ الشَّاعِرَ الْهَائِمَ الْمُحِبَّ لِلنَّبِیِّ یَرَی الْمَدِیْحَ النَّبَوِیَّ اَفْضَلَ اَنْوَاعِ الشِّعْرِ وَاَجْمَلَهَا لِاَنَّهٗ شِعْرٌ وَّاَدَبٌ فِیْ جَانِبٍ، وَنَغْمَةُ الرُّوْحِ وَالْحَیَاةِ فِیْ جَانِبٍ آخَرَ وَسَیَبْقیٰ اَثَرُ غِنَاءِ هِمُ الرَّنَّانِ مَا دَامَ الْحُبُّ وَالْاِیْمَانُ.

حل لغات: عَرَبٌ عَرْبَاءُ خالص اور اصلی عرب، کَلِمَةٌ جَامِعَةٌ مطلب خیز اور جامع بات، الْقُحّ خالص جمع اَقْحَاح، حِسَان، حَسَن یَا حَسْنَاء کی جمع ہے، لَبِنَة مٹی کی کچی اینٹ جمع لَبِن، حِمَال بوجھ حِمْل کی جمع ہے، عَالَجَ مُعَالَجَةً (مفاعلت) انجام دینا، لگتے رہنا، التَّمَثُّل (تفعل) کسی چیز کو مثال میں پیش کرنا، بطور نمونہ پیش کرنا، التَّقْدِیْر اکرام و تعظیم، خراج عقیدت، خراج تحسین، التَّنْکِیْل عبرتناک سزا، عذاب دہی، ایذارسانی، التَّرْوِیْح آرام پہنچانا، رَثٰی رِثَاءً (ض) مردہ پر رونا اور اس کے محاسن بیان کرنا تَدَفَّقَ تَدَفُّقًا (تفعل) اُبلنا، قَرِیْحَة طبیعت، عقل جمع قَرَائِح، التَّبَلُّج (تفعل) روشن ہونا، الْجَبْهَة پیشانی جمع جِبَاه، خَطَّ خَطًّا (ن) لکھنا، الْهَائِم دیوانۂ عشق، پیاسا، سرگرداں، النَّغْمَة سریلی آواز، گانے کا سر، ترنم جمع نَغَمَات، الرَّنَّان گونج دار، بجتا ہوا، الْغِنَاء گانا، گیت، نغمہ۔

ترجمہ: خالص اہل عرب اس بات پر شاہد و متفق ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع کلمات اور گوناگوں عجیب و غریب حکمتوں سے نوازا گیا اور سچی بات تو یہ ہے کہ آپ اہل عالم میں سب سے فصیح اللسان، آپ کا بیان سب سے خوبصورت اور آپ کا کلام سب سے شیریں ہے۔ بلا ریب آپ نے خالص عرب کے فصحا و بلغا کو عاجز کر دیا کہ وہ سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے کلام کا مثل پیش کریں۔

یہ صحیح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی شعر نہیں کہا جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہوا ''وما علمنٰه الشعر و ما ینبغی له'' (ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے) لیکن کبھی کبھار آپ اچھے اشعار پڑھا کرتے تھے جیسا کہ منقول ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت اپنے اصحاب کے ساتھ اینٹ ڈھور ہے

تھے اور یہ اشعار گنگنا رہے تھے۔

یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں یہ ہمارے رب کی بارگاہ میں زیادہ نیک اور پاکیزہ کام ہے، اے اللہ! بے شک اجر آخرت کا اجر ہے، انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔

اور ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپ مسجد تعمیر فرما رہے تھے اور عبد اللہ بن رواحہ کہہ رہے تھے، کامیاب ہے وہ شخص جو مساجد کی خدمت کو انجام دیتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کو پڑھتے پھر عبداللہ بن رواحہ کہتے، جو قرآن کی کھڑے کھڑے اور بیٹھے بیٹھے تلاوت کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کو پڑھتے دوسرے مقامات میں بھی اسی طرح کی روایتیں آپ سے منقول ہیں کہ آپ پند و نصائح اور مواعظ وحکم پر مشتمل اشعار پڑھا کرتے تھے۔

مسلم شعرا خواہ متقدمین ہوں خواہ متاخرین ہمیشہ اشعار ومدائح کہتے رہے وہ ان اشعار کو پیغامات کی ادائیگی، فرائض کی تکمیل، حق کے اعزاز واکرام، باطل کی ایذا رسانی، تاریخی حقائق کے اثبات اور دل وروح کو سکون پہنچانے کے لیے خود بھی پڑھتے اور دوسروں سے بھی پڑھواتے۔

جس شعر کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی جاتی ہے، عربی زبان میں اسے مدیح کہتے ہیں، فارسی اور اردو کے شعرا اسے نعت سے موسوم کرتے ہیں، مدیح نثر ونظم دونوں کو عام ہے خواہ اس کا صدور کسی انسان سے ہو یا فرشتہ سے یا جن سے، آپ کی حیات میں ہو یا آپ کی وفات کے بعد اور وہ اشعار جن کے ذریعہ صحابۂ کرام نے آپ کی وفات کے معاً بعد آپ کی مدح سرائی اور آپ کے محاسن و کمالات بیان کیے انہیں رثا (مرثیہ) سے موسوم کیا جاتا ہے اور وہ قصیدے جو قدیم و جدید مسلم شعرا کے افکار کے رہین منت ہیں، جن کے ذریعہ محبین صادقین کی پیشانیاں روشن وتاباں ہیں اور جنہیں مدح سرائی کرنے والوں نے اپنے ہاتھوں سے تحریر کیا یہ سب مدیح کہلاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبّ ومشتاق اور عاشق وشیدائی شاعر نعت نبوی

کوصنف سخن کی سب سے افضل اور خوبصورت ترین قسم قرار دیتا ہے کیونکہ ایک طرف اس کا تعلق شعروادب سے ہے تو دوسری طرف روح وحیات کے لیے نغمۂ جاودانی ہے اور جب تک محبت وایمان کی رمق باقی رہے گی ان کے گونج دار نغمات کا سلسلہ بھی باقی رہے گا۔

جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ الْمُؤْمِنَةُ السَّلِيْمَةُ عَلَى الشَّغَفِ بِمَدْحِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاِفْتِخَارِ بِكُلِّ مَا يُنْتَسَبُ اِلَيْهِ. كَمَا هُوَ دَأْبُ كُلِّ مُحِبٍّ مُغْرَمٍ وَالِهٍ. وَلَعَمْرِى اِنَّ الْاِعْتِنَاءَ بِذَالِكَ وَضَبْطَهٗ مِنْ مُهِمَّاتِ الدِّيْنِ وَالنَّظَرَ فِيْهِ مِمَّا يُقَوِّى الْاِيْمَانَ وَالْيَقِيْنَ.

فَاسْتَمَرَّ الْمَادِحُوْنَ بِشِعْرِهِمْ فِىْ مُخْتَلِفِ طَبَقَاتِ الْاَرْضِ مَعَ اخْتِلَافِ الْقُرُوْنِ وَالْاَيَّامِ، وَالْاَلْوَانِ وَالْاَجْنَاسِ، وَالْبِيْئَاتِ وَاللُّغَاتِ. وَسَيَدُوْمُوْنَ فِىْ اِنْشَادِ مَدَائِحِهِمِ الْمُطْرِبَةِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ.

لٰكِنَّ مَدْحَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا هُوَ حَقُّهٗ يَتَقَاصَرُ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ. وَيَتَقَاعَسُ عَنْهُ الْاَذْهَانُ وَالْاَفْكَارُ، وَكَمَا اَنَّ مَعَانِى الْقُرْآنِ لَا تُعَدُّ وَ لَا تُحْصٰى اَبَداً، فَكَذٰلِكَ اَوْصَافُهُ الْجَمِيْلَةُ الدَّالَّةُ عَلٰى خُلُقِهٖ وَقَدْرِهٖ وَمَنْزِلَتِهِ الْعَظِيْمَةِ لَا تَنْتَهِى حِيْناً مِنَ الْاَحْيَانِ، اِذْفِى كُلِّ حَالَةٍ مِنْ اَحْوَالِهٖ تَتَجَدَّدُلَهٗ مَكَارِمُ الْاَخْلَاقِ وَمَحَاسِنُ الشِّيَمِ وَفَضَائِلُ الْخَلَائِقِ وَالسَّجَايَا.

اِنَّ الْمَادِحِيْنَ قَدِ ابْتَكَرُوْا مَعَانِىَ جَدِيْدَةً وَاَخِيلَةً دَقِيْقَةً، وَجَاؤُا بِتَعْبِيْرَاتٍ جَمِيْلَةٍ لَمْ يُسْبَقُوْا اِلَيْهَا. وَاللُّغَةُ الْفَارِسِيَّةُ هِىَ تَلَألَأُ بِجَوَاهِرِهَا الْغَالِيَةِ، وَتَفُوْقُ اللُّغَاتَ الْاُخْرٰى فِىْ هٰذَا الْمَجَالِ الْوَاسِعِ الْاَقْدَسِ. وَهٰكَذَا تَمْتَازُ لُغَةُ الْهِنْدِ الْاُرْدَوِيَّةُ اَيْضاً وَتَسْعَدُ بِهٰذِهِ النَّاحِيَةِ الَّتِىْ هِىَ اَجْدٰى وَاَنْفَعُ مِنْ جَمِيْعِ اَنْوَاعِ الْاَدَبِ الْجَمِيْلِ نَثْراً كَانَ اَوْ نَظْماً.

اِسْتَلْفَتَ هٰذَا الْمَوْضُوْعُ نَظَرَ رِجَالِ الشِّعْرِ فَخَاضُوْا فِيْهِ

وَبَحَثُوْا عَنِ الْاَسْبَابِ الَّتِیْ فَاقَتْ بِهَا هَاتَانِ اللُّغَتَانِ صَوَاحِبَهَا وَاَخَوَاتِهَا. وَجَدُّوْا فِیْهِ کَثِیْراً وَّاجْتَهَدُوْا فَرَأَوْا اَنَّ الْفُرْسَ وَالْهُنُوْدَ یَمِیْلُوْنَ اِلَی الْحُبِّ وَالْغَرَامِ وَهٰذَا الْعُنْصُرُ یُوْدِعُ عَاطِفَةَ التَّقْدِیْرِ وَالْاِجْلَالِ وَلَوْعَةَ الْقَلْبِ وَالضَّمِیْرِ فِیْ صَاحِبِهٖ. وَعَلَّلَ بَعْضُهُمْ اَنَّ بُعْدَهُمْ مِنْ مَهْدِ الرَّسُوْلِ وَمَهْبَطِ الْوَحْیِ وَمَرْکَزِ الْاِسْلَامِ وَالْاِیْمَانِ قَدْ فَجَّرَ مَنَابِعَ الْقَلْبِ وَاَشْعَلَ جَمَرَاتِ الْحُبِّ فِی الْاَکْبَادِ، فَتَاقَتْ نُفُوْسُهُمْ وَاشْتَاقَتْ اِلَی اللِّقَاءِ بِالْحَبِیْبِ وَزِیَارَةِ بَلَدِهِ الطَّیِّبِ. لٰکِنَّهَا لَمْ تَجِدْ اِلَیْهَا سَبِیْلاً. فَاسْتَعَاضَتِ الشِّعْرَ الرَّقِیْقَ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّحْلَةِ الطَّوِیْلَةِ الْمَمْلُوْئَةِ بِمَشَقَّاتِ السَّفَرِ وَاَهْوَالِهٖ. وَفَاضَتْ قَرَائِحُهُمْ شَوْقاً وَّلَهْفاً. فَعَبَّرُوْا عَنْ حَنِیْنِهِمْ وَوَلُوْعِهِمْ بِاللِّقَاءِ وَالْوِصَالِ، وَذَکَرُوْا فِیْهِ مَا یُعَانُوْنَ مِنَ الْآلَامِ. وَتَحَدَّثُوْا اِلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاُمَّةِ وَالْمُجْتَمَعِ وَالْآمَالِ وَالْاَحْلَامِ.

حل لغات: جَبَلَ جَبْلاً (ن) پیدا کرنا، ڈھالنا، کہا جاتا ہے ''جَبَلَهٗ عَلیٰ کَذَا'' وہ چیز اس کی خلقت میں داخل کردی، اَلْمُغْرَمُ بِشَیْئٍ کسی چیز پر عاشق وفریفتہ جس سے چھٹکارا ممکن نہ ہو، وَالِہ گرویدہ، محبّ، مُطْرِب خوش کن، تَقَاعَسَ تَقَاعُساً (تفاعل) عاجز ہونا، اَلشِّیْمَة عادت وخصلت جمع شِیَم، سَجِیَّة طبیعت جمع سَجَایَا، اِبْتَکَرَ اِبْتِکَاراً (افتعال) موجود کرنا، اَخْیِلَة خَیَال کی جمع ہے، اَلْغَالِیَة قیمتی، مَجَال میدان، دائرۂ کار، اَجْدیٰ (اسم تفضیل) زیادہ نفع بخش، اِسْتَلْفَتَ التفات وتوجہ طلب کی، بَحَثَ بَحْثاً (ن) تلاش وجستجو کرنا، جَدَّ جِداً (ض،ن) کوشش کرنا، اَللَّوْعَة سوزش عشق، فَجَّرَ تَفْجِیْراً (تفعیل) جاری کرنا، اَلْجَمْرَة چنگاری جمع جَمَرَات، اَلْکَبِد جگر جمع اَکْبَاد، تَاقَ تَوْقاً (ن) مشتاق ہونا، هَوْل خوف جمع اَهْوَال، اِسْتَعَاضَ (استفعال) عوض طلب کیا، اَللَّهْف حسرت وافسوس، حَنِیْن شوق کا ولولہ، اَلْمُجْتَمَع معاشرہ، اَمَل امید جمع آمَال، حُلْم خواب جمع اَحْلَام.

ترجمہ: نعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے شغف اور آپ کی طرف منسوب چیزوں پر فخر کرنا صحیح العقیدہ مومن دلوں کی فطرت میں داخل ہے، جیسا کہ ہر محبّ و مشتاق اور شیدائی وفدائی کا شیوہ ہوتا ہے، میری زندگی کی قسم کہ اسے لائق اعتنا سمجھنا اور اسے ضبط کرنا دین کا اہم ترین جز ہے، اور اس میں غور وفکر کرنا ایمان ویقین کی تقویت کا باعث ہے۔

قرون وایام، الوان واجناس اور حالات ولغات کے اختلاف کے باوجود روئے زمین کے مختلف طبقات میں آپ کی مدح سرائی کرنے والے ہمیشہ رہے اور قیامت تک نعت نبی کے خوش کن اشعار کہتے رہیں گے۔

کماحقہٗ آپ کی تعریف وتوصیف سے لوگوں کی عقلیں قاصر ہیں اور آپ کی مدح سرائی سے افکار واذہان عاجز ہیں، جس طرح قرآن کے معانی نہ کبھی شمار کیے جا سکے اور نہ کبھی شمار کیے جاسکیں گے، یہی حال آپ کے ان حسین وجمیل اوصاف کا ہے جو آپ کی عادات وخصائل اور عظیم ترین قدر ومنزلت پر غماز ہیں (دلالت کرتے ہیں) وہ کسی بھی وقت ختم نہیں ہو سکتے اس لیے کہ ہر حالت میں آپ کے مکارم اخلاق، محاسن عادات اور خصلت وطبیعت کے فضائل میں تجدد (نیاپن) ہو رہا ہے۔

مدح سرائی کرنے والوں نے جدید معانی اور دقیق خیالات کی فیاضی کی اور خوبصورت تعبیرات پیش کیں جو انہیں کا حصہ ہیں (ان سے پہلے کسی نے بیان نہیں کیں) فارسی زبان ان افکار وخیالات کے قیمتی موتیوں سے جگمگا رہی ہے اور اس وسیع ومقدس میدان میں دوسری زبانوں سے فائق وبرتر ہے، اسی طرح ہندوستان کی اردو زبان بھی (اس خصوص میں) ممتاز ہے اور اس (نعت گوئی) جہت سے خوش نصیب ہے جو خوبصورت ادب کی تمام قسموں میں خواہ نثر ہو یا نظم سب سے زیادہ مفید اور نفع بخش ہے۔

یہ موضوع ارباب شعر کی نظر التفات کا خواہاں ہے چنانچہ انھوں نے اس میں غور خوض کیا اور ان اسباب کی تحقیق وتفتیش کی جن کی بنا پر یہ دونوں زبانیں اپنے

ہم مثل دوسری زبانوں پر فوقیت رکھتی ہیں اور اس سلسلے میں بے انتہا کوشش ومحنت کی تو انہیں معلوم ہوا کہ اہل فارس اور اہل ہند عشق ومحبت کی ظرف مائل ہوتے ہیں اور یہ عنصر اعزاز واکرام کے جذبے کو بھڑکاتا ہے، سوزش قلب کا باعث ہوتا ہے اور اہل دل کے ضمیر کو برانگیختہ کرتا ہے اور بعض لوگوں نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ دیار رسول، مہبط وحی اور مرکز اسلام وایمان سے ان کی دوری نے دل کے چشموں کو جاری کر دیا اور قلب وجگر میں عشق ومحبت کی چنگاریوں کو شعلہ زن کر دیا جس کی وجہ سے ان کے دل وصال محبوب اور اس کے پاکیزہ شہر کی زیارت کے مشتاق ہوئے اور جب انہیں کوئی راہ نہیں ملی تو انھوں نے مشقتوں اور خوفناکیوں سے بھرے ہوئے سفر کے بدلے رقیق وبلیغ اشعار کہے، ان کی طبیعتوں نے شوق اور حسرت وافسوس کی وجہ سے (اشعار کا) فیضان کیا تو انھوں نے اپنے ولولے اور سوزش عشق کو لقائے یار اور وصال محبوب سے تعبیر کیا، اس میں پیش آنے والے مصائب وآلام کا ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں امت، معاشرہ اور اپنی خواہش وآرزو کے بارے میں بیان کیا۔

لٰكِنِّیْ اَقُوْلُ اِنَّ الْهِنْدَ يَمْتَازُ مُسْلِمُوْهَا بِرُسُوْخِ الْاِيْمَانِ وَالْعُمْقِ فِیْ الدِّيْنِ وَالْعَمَلِ بِمُقْتَضَيَاتِهٖ، وَيَسْعَدُوْنَ اَكْثَرَ مِنْ غَيْرِهِمْ بِاَصْلِ الْاِيْمَانِ وَحُبِّ نَبِيِّهِمْ وَرَسُوْلِ رَبِّهِمْ. وَمَنْ اَحَبَّ شَيْئاً اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ، فَاِكْثَارُهُمْ مَدِيْحَ نَبِيِّهِمْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ اِنَّمَا هُوَ مِنْ عَاطِفَةِ حُبِّهِمِ الصَّادِقِ وَوُدِّهِمِ الْخَالِصِ. وَلِذَا تَجَلّٰى فِیْ مَدِيْحِهِمْ حُبُّ مَوْطِنِ رَسُوْلِهِمْ وَعَوَاطِفُ الْوُصُوْلِ اِلَيْهِ. وَاَشْوَاقُ زِيَارَةِ قَبْرِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَمَدِيْحُهُمْ جَمِيْعُهٗ وَاَشْوَاقُهُمْ كُلُّهَا اِنَّمَا هُوَ تَبَعٌ لِّحُبِّهِمْ وَوِدَادِهِمِ الْخَالِصِ.

اَللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ الَّتِیْ هِیَ اَغْنَى الْاٰدَابِ وَاَوْسَعُهَا فِی الْعَالَمِ كُلِّهٖ. وَشَاهَدَ النَّاطِقُوْنَ بِهَا جَمَالَ وَجْهِهٖ وَكَمَالَ خَلْقِهٖ وَرِفْعَةَ مَكَانَتِهٖ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ. كَيْفَ يُمْكِنُ لَهَا اَنْ تَخْلُوَ مِنْ دُرَرِ الْمَدَائِحِ وَغُرَرِهَا. اِنَّ

شُعَراءَ ھا لَقَدْ اَحْسَنُوْا وَاَجادُوْا فِیْھَا. وَاَعْرَبُوْا عَنْ مَوَاھِبِھِمْ وَمُؤَھِّلاتِھِمْ فِیْ مَیادِیْنِھا الْفَسِیْحَۃِ الْوَاسِعَۃِ. وَفِیْ ھٰذَا النَّوْعِ اَیْضاً قَدْ اَتَوْا بِمَا فِیْ الصُّنُوْفِ الْاُخْریٰ مِنْ رَشَاقَۃِ اللُّغَۃِ وَرِقَّۃِ الْاُسْلُوْبِ وَحَلاوَۃِ اللَّفْظِ وَجُوْدَۃِ الْمَعْنیٰ.

یَنْشَأُ ھٰھُنَا سُؤَالٌ ھَامٌّ، وَھُوَ اَنَّ الشُّعَرَاءَ الَّذِیْنَ یَمْلِکُوْنَ اَزِمَّۃَ الشِّعْرِ وَالْبَیانِ مَا عَاقَھُمْ عَنْ قَرْضِ الْمَدِیْحِ النَّبَوِیِّ الشَّرِیْفِ الَّذِیْ ھُوَ اَقْدَسُ اَنْوَاعِ الشِّعْرِ وَاَکْرَمُھَا فَاَریٰ اَنَّ لَہٗ اَسْبَاباً وَّعِلَلاً.

السَّبَبُ الْاَوَّلُ: اَنَّ الْاِسْلامَ قَدْ مَنَعَ النَّاسَ عَنِ الْکِذْبِ وَالْاِفْرَاطِ وَالْغُلُوِّ وَالْاِغْرَاقِ. اِنَّہٗ لَمْ یَتْرُکْ شَاعِراً مُطْلَقَ الْعِنَانِ، وَلَمْ یَسْمَحْ لَہٗ اَنْ یَکُوْنَ مُرْسَلَ الْعِنَانِ لا یَعُوْقُہٗ قَیْدٌ وَّلا تَکْبَحُہٗ شَکِیْمَۃٌ.

السَّبَبُ الثَّانِیْ: اَنَّ الْمَدِیْحَ النَّبَوِیَّ مِنْ اَصْعَبِ مَا یُحَاوِلُوْنَہٗ، لِاَنَّ الْمَعَانِیْ دُوْنَ مَرْتَبَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاَوْصَافَ دُوْنَ وَصْفِہٖ. فَیَضِیْقُ عَلیَ الشَّاعِرِ الْبَلِیْغِ مَجَالُ النَّظْمِ وَیَتَحَیَّرُ فِیْہِ.

السَّبَبُ الثَّالِثُ: اَنَّہٗ مِنْ اَخْطَرِ اَنْوَاعِ الشِّعْرِ وَاَشَدِّھَا عَلیَ الشَّاعِرِ فِیْ اِیْمَانِہٖ وَاِسْلامِہٖ وَاِنْ کَانَ مُحَنَّکاً بَارِعاً قَادِراً عَلیَ اللُّغَۃِ وَالْبَیَانِ. کَمَا یَقُوْلُ اَکْبَرُ شُعَرَاءِ الْمَدِیْحِ فِیْ اللُّغَۃِ الْاُرْدُوِیَّۃِ وَعَبْقَرِیُّ الْھِنْدِ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَحْمَد رَضَا الْقَادِرِی الْمُتَوَفّٰی سَنَۃَ ۱۳۴۰ھـ/ ۱۹۲۱م، اِنَّ الْمَادِحَ یَکُوْنُ بَیْنَ حَدَّیْنِ فَیَتَرَدَّدُ تَرَدُّداً شَدِیْداً. حَدٌّ یُطَالِبُہٗ وَیُصِرُّ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَنْتَقِصَ شَیْءٌ مِنْ فَضَائِلِ الْمَمْدُوْحِ الْمَحْمُوْدِ. وَحَدٌّ یُوْقِفُہٗ وَیَسُدُّہٗ اَنْ لَّا یَغْلُوَ وَیُبَالِغَ فِیْ حَقِّہٖ فَیُشْرِکَ بِاللّٰہِ فَاِنَّ الشِّرْکَ ھُوَ ظُلْمٌ عَظِیْمٌ.

السَّبَبُ الرَّابِعُ: اَنَّ الشَّاعِرَ یَعْتَقِدُ اَنَّہٗ مُتَلَطِّخٌ بِالذُّنُوْبِ وَالْآثَامِ، مُتَلَوِّثٌ بِالْکِذْبِ وَالْفَحْشَاءِ، مُحِبٌّ لِزَخَارِفِ الدُّنْیَا وَشَھَوَاتِھَا.

فَیَسْتَصْغِرُ نَفْسَهٗ اَنْ یَّمْدَحَ الرَّسُوْلَ الَّذِیْ هُوَ اَفْضَلُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ. وَلَا یَاذَنُ لَهٗ قَلْبُهٗ اَنْ یَّصْدُرَ الْمَدِیْحُ مِنْ لِّسَانِهِ الْعَاصِیْ وَقَلَمِهِ الْمُخْطِیْ.

حل لغات: اَلْوُدّ والوِدَاد محبت، الدُّرَّة موتی جمع دُرَر، اَعْرَبَ اِعْرَاباً (افعال) ظاہر کرنا، الْغُرَّة ہر چیز کا عمدہ حصہ جمع غُرَر، مَوْهِبَة و مَوْهِلَة لیاقت و صلاحیت جمع مَوَاهِب و مَوْهِلَات، مَیَادِیْن میدان کی جمع ہے، الرَّشَاقَة لطافت و خوبصورتی، زِمَام لگام جمع اَزِمَّة، مَاعَاق، مَا بمعنی ایّ شَیٔ ہے کس چیز نے انہیں منع کیا، مُطْلَقُ العِنَان بے لگام، سَمَحَ سَمْحاً (ف) اجازت دینا، کَبَحَ کَبْحاً (ف) لگام کھینچنا، روکنا، شَکِیْمَة مہار، نکیل جمع شَکَائِم، مُحَنَّک تجربہ کار، بَارِع ماہر، مُتَلَطِّخ آلودہ، لت پت، الزُّخْرُف ملمع کی ہوئی چیز، زینت و سجاوٹ جمع زَخَارِف، الِاسْتِصْغَار (استفعال) چھوٹا اور حقیر سمجھنا۔

ترجمہ: لیکن میں کہتا ہوں کہ ہندوستانی مسلمان ایمان کی پختگی، دین میں تصلب اور اس کے مقتضیات پر عمل کرنے کی وجہ سے ممتاز ہیں، اصل ایمان، اپنے نبی اور اپنے رب کے رسول کی محبت کی وجہ سے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ خوش نصیب ہیں اور جو کسی سے محبت کرتا ہے خوب خوب اس کا تذکرہ کرتا ہے (کثرت کے ساتھ اسے یاد کرتا ہے) تو زیادہ سے زیادہ نعت نبی کہنا یہ ان کی سچی محبت اور خالص مودت کا نتیجہ ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار میں دیار رسول کی محبت، اس تک پہنچنے کے جذبات اور زیارت قبر نبی کا شوق جلوہ گر ہوتا ہے تو ان کی ساری نعتیں اور ان کی ساری دلچسپیاں ان کی خالص الفت و محبت کے تابع ہیں۔

عربی زبان جو پورے عالم میں ادب کے اعتبار سے سب سے زیادہ غنی اور وسیع ہے اس کے بولنے والوں نے اس کے رخ تاباں کے جمال، اس کی خلقت کے کمال اور خالق و مخلوق کے نزدیک اس کی قدر و منزلت کی رفعت و بلندی کا مشاہدہ کیا، پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ زبان نعت نبوی کے موتیوں اور اس کی جودت و عمدگی سے خالی

ہو، بلاشبہہ عربی شعرا نے اچھے اور عمدہ اشعار کہے ہیں، اس کے وسیع اور کشادہ میدانوں میں اپنی لیاقت و صلاحیت اور مہارت و پختگی کا اظہار کیا ہے، دوسری اصناف سخن کی طرح اس صنف میں بھی انھوں نے حسن لغت، رقت اسلوب، حلاوت لفظ اور جودت معنی کی خوب داد دی ہے۔

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ شعرا جن کے ہاتھوں میں شعروادب کی لگامیں ہیں (جو شعروادب کے امام ہیں، جن کا شمار صف اول میں ہوتا ہے) انہیں نعت نبوی لکھنے سے کون سی چیز مانع تھی جبکہ یہ سب سے مقدس ومکرم صنف سخن ہے، تو میرے نزدیک اس کے متعدد اسباب وعلل ہیں۔

(۱) اسلام نے لوگوں کو کذب وافراط اور غلو واغراق سے منع فرمایا ہے، اس نے کسی شاعر کو بے لگام نہیں چھوڑا، اس نے اس طرح بے لگام رہنے کی اجازت نہیں دی کہ وہ قید وبند سے آزاد اور مہار ونکیل اس کے لیے مانع نہ ہوں۔

(۲) نعت نبوی طبع آزمائی کی جانے والی اصناف میں سب سے مشکل صنف سخن ہے اس لیے کہ اوصاف وکمالات آپ کی قدر ومنزلت اور آپ کی تعریف و توصیف کے سامنے ہیچ ہیں جس کی وجہ سے ایک ماہر و بلیغ شاعر پر نظم کا دائرہ تنگ ہوجاتا ہے اور وہ اس میں متحیر وسرگرداں پھرنے لگتا ہے۔

(۳) نعت نبوی شاعر کے لیے اس کے ایمان و اسلام کے حوالے سے ساری اصناف سخن میں پُرخطر اور سخت ترین صنف ہے اگر چہ شاعر ماہر، باکمال اور نعت و بیان پر قادر ہو، چنانچہ اردو کے سب سے بڑے نعتیہ شاعر، نابغۂ ہند شیخ امام احمد رضا قادری متوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء فرماتے ہیں ''نعت نبی کہنے والا دو حدوں کے درمیان سخت حیران اور متردد رہتا ہے، ایک حد اصرار کے ساتھ اس سے مطالبہ کرتی ہے کہ ممدوح کے فضائل میں کوئی کمی نہ ہو اور دوسری حد اس کے لیے اس بات سے سدراہ ہوتی ہے کہ وہ ممدوح کے حق میں غلو ومبالغہ کرکے شرک باللہ کا مرتکب ہو کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

(۴) شاعر خود کو گناہوں سے آلودہ، کذب وفحش میں ملوث، دنیا کی رنگینیوں اور اس کی شہوتوں کا دلدادہ خیال کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو اس لائق نہیں سمجھتا کہ وہ اس رسول کی مدح سرائی کرے جو انبیا ومرسلین میں سب سے افضل اور اولین و آخرین میں سب سے مکرم ومعزز ہے، اس کا دل اسے اجازت نہیں دیتا کہ اس کی گنہگار وخطا کار زبان وقلم سے نعت نبی صادر ہو۔

اِنّنِی قَدْ طَالَعْتُ آلافاً مِّنْ صَفحَاتِ الْکُتُبِ وَالدَّوَاوِیْنِ، وَاَخَذْتُ مِنهَا اَحْسَنَ الْمَدَائِحِ وَاَجْوَدَهَا. وَاجْتَنَیْتُ مِنهَا مَا هُوَ اَلْطَفُ مَعْنیً وَّ اَسْهَلُ لَفْظاً وَّ اَقَلُّ تَکَلُّفاً وَّ اَکْثَرُ تَاثِیْراً وَّاَجْمَلُ تَصْوِیْراً فِیْ صِدْقٍ وَبَسَاطَةٍ، مَعَ خِفَّةِ الرُّوْحِ وَسُرُوْرِ الْقَلْبِ وَرِقَّةِ الشِّعْرِ وَصَفَاءِ النَّفْسِ وَجَمَالِ النَّغْمَةِوَانْتَخَبْتُ مِنهَا مَا یَهُزُّ قُلُوْبَ الدَّارِسِیْنَ مِثْلَ هَزِّ الْاَغْصَانِ. وَیَنْسَاقُ مَعَ الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ وَالْغَرَائِزِ وَالْعَوَاطِفِ. وَیُفَجِّرُ الْقَرَائِحَ الْجَامِدَةَ. وَیُثِیْرُ الْمَشَاعِرَ وَالْاَحَاسِیْسَ الْخَامِدَةَ. وَیُشْعِلُ الْجَمرَاتِ الْاِیْمَانِیَّةَ، وَیُضْرِمُ اَشْوَاقَ الْحَنِیْنِ وَالْحُبِّ الْکَامِنِ لِلرَّسُوْلِ الْاَعْظَمِ عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْرَمُ التَّسْلِیْمَاتِ، لِاَنَّ الْحُبَّ هُوَ مَحْصُوْلُ الْحَیَاةِ وَلُبُّ الْاَلْبَابِ. وَهُوَ الَّذِیْ امْتَازَ وَفَازَ بِهِ السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ.

لٰکِنَّ الْاَسَفَ کُلَّ الْاَسَفِ اَنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَدْ حُرِمَتْ فِیْ الْعَهْدِ الْاَخِیْرِ مِنْ لَّذَّةِ الْحُبِّ وَقُطِعَتْ صِلَتُهَا عَنِ الْقَلْبِ وَجَرَتْ خَلْفَ الْمَادَّةِ وَالْعَقْلِ الْعَاجِزِ التَّائِهِ. وَاَفْلَسَتْ فِیْ "اِکْسِیْرِ الْحَیَاةِ" فَتَحَوَّلَتْ جُثَّةً بَارِدَةً هَامِدَةً لَا رُوْحَ فِیْهَا وَلَا حَیَاةَ. وَاِنْ بَقِیَ شَیْءٌ مِّنَ الرُّوْحِ فَهِیَ کَدْرَاءُ جَوْفَاءُ لَا قِیْمَةَ لَهَا وَلَا عِدَادَ.

حَاوَلْتُ اَنْ اُعِیْدَ دُرَّةَ الْحُبِّ الْمَفْقُوْدَةَ اِلٰی تَاجِهَا الثَّمِیْنِ. وَیَتَغَرَّدُ الْعَنْدَلِیْبُ فِیْ حَدِیْقَتِهِ الْغَنَّاءِ، فَاِنَّکَ تَریٰ فِیْ هٰذِهِ الْمَجْمُوْعَةِ الْکَرِیْمَةِ اَنَّ الْمَادِحَ یَرْتَحِلُ مَرَّةً اِلَی الْحِجَازِ عَلیٰ جَنَاحِ الشَّوْقِ،

وَيُحلِّقُ فِیْ اَجْوَاءِ بِلَادِ الْحَبِيْبِ كَطَائِرٍ حَائِمٍ عَطْشَانَ، وَيَسِيْرُ فِیْ نَفْسِ الْوَقْتِ بِعَالَمِ الْخَيَالِ عَلٰى رِمَالٍ وَّعُسَاءَ وَيَتَخَيَّلُ بِشِدَّةِ شَوْقِهٖ وَهُيَامِهٖ وَغَرَامِهٖ اَنَّهَا اَنْعَمُ مِنَ الْحَرِيْرِ، وَاَنَّ كُلَّ ذَرَّةٍ مِّنْ ذَرَّاتِهَا قَلْبٌ يَخْفِقُ، وَيَتَحَدَّثُ فِیْ ذَالِكَ الْحِيْنِ اِلٰى رَسُوْلِهٖ وَنَبِيِّهِ الْاَمِيْنِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ فِیْ عَالَمٍ تَهُبُّ فِيْهِ النَّفَحَاتُ الْقُدْسِيَّةُ، وَهُوَ يَذْكُرُ حَدِيْثَ الْحُبِّ وَالْحَنِيْنِ وَالشَّوْقِ وَالْهِجْرَانِ، بِخَفَقَانِ الْقَلْبِ وَتَهْطَالِ الدُّمُوْعِ.

اِنِّیْ اُقَدِّمُ هٰذَا "الْمَدِيْحَ النَّبَوِیَّ" اِلٰى اَصْحَابِ الشِّعْرِ وَقَارِئِيْهِ الْكِرَامِ وَاَسَاتِذَةِ الْمَدَارِسِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَطُلَّابِهَا. وَاَرْجُوْ مِنْهُمْ اَنْ يُطَالِعُوْهُ وَيَتَذَوَّقُوْا بِهِ الْحُبَّ وَالْاِيْمَانَ وَالشِّعْرَ وَالْاَدَبَ مَعاً. وَلَا اَقُوْلُ اِنِّیْ جِئْتُ بِشَیْءٍ عَظِيْمٍ وَرَتَّبْتُ مَجْمُوْعَةً عَدِيْمَةَ النَّظِيْرِ، لِاَنَّ الْاِنْسَانَ لَا يَكْتُبُ كِتَاباً فِیْ يَوْمٍ اِلَّا وَقَالَ فِیْ غَدٍ: لَوْ غُيِّرَ هٰذَا لَكَانَ اَحْسَنَ، وَلَوْ زِيْدَ هٰذَا لَكَانَ يُسْتَحْسَنُ، وَلَوْ قُدِّمَ هٰذَا لَكَانَ اَجْمَلَ، وَلَوْ تُرِكَ هٰذَا لَكَانَ اَفْضَلَ.

لَسَاعَدَنِیْ فِیْ هٰذَا الْعَمَلِ النَّافِعِ الْمُثْمِرِ اَعْضَاءُ الْمَجْمَعِ الْاِسْلَامِیْ كَالْاُسْتَاذِ اِفْتِخَار اَحْمَد الْقَادِرِی اُسْتَاذ قِسْمِ الْاَدَبِ الْعَرَبِیْ فِی الْجَامِعَةِ الْاَشْرَفِيَّةِ بِمُبَارَكْ فُوْر. وَالْاُسْتَاذ مُحَمَّد اَحْمَد الاَعْظَمِی الْمِصْبَاحِی رَئِيْسُ هَيْئَةِ التَّدْرِيْسِ بِمَدْرَسَةِ فَيْضِ الْعُلُوْم مُحَمَّد آباد اَعْظَم كره. وَالْاُسْتَاذ مُحَمَّد عَبْدُ الْمُبِيْن النُّعْمَانِی رَئِيْسُ هَيْئَةِ التَّدْرِيْسِ بِدَارِ الْعُلُوْمِ الْغَوْثِيَّةِ بِجَمْشِيْد فُوْر فِیْ بِهَار. وَهُمْ اَصْدِقَائِیْ الْخُلَّصُ وَزُمَلَائِیْ الْكِرَامُ فَاَشْكُرُ لَهُمْ جَزِيْلَ الشُّكْرِ.

اَدْعُو اللّٰهَ لِیْ وَلَهُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يُّوَفِّقَنَا خَيْرَ قِيَامٍ بِوَاجِبَاتِ الدِّيْنِ وَخِدْمَةِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ. وَيَرْزُقَنَا حَسَنَاتِ الدُّنْيَا وَالدِّيْن. آمين

بجاہ حبیبک سید المرسلین و صل وسلم علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین.

حل لغات: اِجْتَنیٰ اِجْتِنَاءً (افتعال) چننا، اَلطَف عمدہ، بَسَاطَة بے تکلفی، خِفَّةُ الرُّوح خوش مزاجی، ملنساری، هَزَّ هَزًّا (ن) ہلانا، جھنجھوڑنا، الِانْسِيَاق (انفعال) چلنا، الْغَرِيْزَة طبیعت جمع غَرَائِز، اَثَارَ اِثَارَةً (افعال) بھڑکانا، جوش دلانا، مشتعل کرنا، الْمَشَاعِر وَالْاَحَاسِيْس جذبات واحساسات، اَضْرَمَ وَضَرَّمَ (افعال و تفعیل) بھڑکانا، شعلہ زن کرنا، الْكَامِن چھپا ہوا، لُبّ ہر چیز کا خالص ومنتخب حصہ جمع اَلْبَاب، التَّائِه حیران، اِكْثِيْرُ الْحَيَاة روح حیات، جُثَّةٌ بَارِدَةٌ هَامِدَةٌ بے حس و حرکت جسم، كَدْرَاء مٹیالا، گدلا، جَوْفَاء کھوکھلا، الْغَنَّاء گھنا، گنجان، جَنَاح بازو، حَلَّقَ تَحْلِيْقاً (تفعیل) منڈلانا، الْجَوّ فضا جمع اَجْوَاء. حَائِم پیاسا، الرَّمْل ریت جمع رِمَال، الْوَعْسَاء وہ نرم ریتیلی زمین جس میں پاؤں دھنستے ہوں، الْهَيَام سخت ترین پیاس، جنون عشق، الْغَرَام عشق، شیفتگی، خَفَقَ خَفْقاً وَخَفَقَاناً (ن، ض) دھڑکن، النَّفْحَة ہوا کا جھونکا جمع نَفَحَات، هَبَّ هُبُوْباً (ن) ہوا کا چلنا، تَهْطَال مصدر (ض) بہنا، تَذَوَّقَ (تفعل) بار بار چکھنا، مزے لینا، خُلَّص خَالِص کی جمع ہے، الزَّمِيْل ساتھی جمع زُمَلَاء.

ترجمہ: میں نے کتب و دواوین کے ہزاروں صفحات کا مطالعہ کیا، ان سے نعت نبوی کے بہترین اور عمدہ اشعار اخذ کیے اور ان میں سے ایسے اشعار کا انتخاب کیا جن کے معانی بہتر، الفاظ آسان، تکلف سے خالی، بہت موثر، خوبصورت، پختہ اور سادہ وعمدہ ہیں، ساتھ ہی ساتھ ان اشعار میں روح کی آسودگی دل کا سرور، نظم کی حلاوت، قلب کی صفائی، نغمے کا جمال اور وزن کی درستگی بھی ہے، اور ایسے اشعار کا انتخاب کیا جن سے قارئین کے دل (مارے خوشی کے) شاخوں کی طرح جھوم اٹھیں، جو قلب و روح، طبیعت اور جذبات کے ساتھ چلیں (کے ترجمان ہوں) جامد اور خشک طبیعتوں میں اضطراب پیدا کردیں، سرد جذبات واحساسات کو برانگیختہ کردیں، ایمان کی چنگاریوں

کو شعلہ زن کر دیں اور (نہاں خانۂ دل میں) چھپی ہوئی محبت رسول کے شوق اور عشق نبی کی تڑپ کو بھڑکا دیں اس لیے کہ محبت رسول ہی خلاصۂ حیات اور سب سے عمدہ و بہتر چیز ہے، یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے سابقین اولین ممتاز اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

مگر انتہائی افسوس کی بات ہے کہ یہ امت عہد آخر میں لذت محبت سے محروم ہوگئی اس کا دلی رشتہ اور قلبی لگاؤ ختم ہوگیا، مادیت اور عاجز و حیران عقل کے پیچھے دوڑ پڑی جو ہر حیات میں مفلس ہوگئی جس کی وجہ سے وہ بے حس و حرکت جسم میں تبدیل ہوگئی جو روح و حیات سے خالی ہو اور اگر کوئی حس زندہ بھی رہی تو یہ گدلی اور کھوکھلی تھی جس کی کوئی قیمت نہیں اور جس کا کوئی شمار نہیں۔

میں نے چاہا کہ محبت کے مفقود موتی کو پھر اس کے قیمتی تاج کی زینت بناؤں اور گھنے باغ میں بلبل پھر زمزمہ سنج ہو، چنانچہ اس بہترین مجموعے میں تم دیکھو گے کہ مدح سرائی کرنے والا کبھی شوق کے بازو پر حجاز کی پرواز کرتا ہے اور دیار حبیب کی فضاؤں میں پیاسے پرندے کی طرح منڈلاتا ہے، کبھی عالم خیال میں نرم ریتیلی زمین میں چلتا ہے اور شدت شوق، جنون عشق، شیفتگی و فریفتگی کی وجہ سے ریت کو نرم اور ملائم ریشم خیال کرتا ہے اور یہ کہ اس کا ہر ذرہ دھڑکتا ہوا دل ہے اور اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے عالم میں محو کلام ہوتا ہے جس میں قدسی ہواؤں کے جھونکے چلتے رہتے ہیں اور وہ عشق و محبت اور شوق و جدائی کی باتوں کو دھڑکتے دل اور بہتے آنسوؤں کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

میں اپنی یہ کتاب ''المدیح النبوی'' ارباب شعر و سخن، قارئین کرام، مدارس اسلامیہ کے اساتذہ اور طلبہ کی بارگاہ میں پیش کر رہا ہوں، مجھے امید ہے کہ وہ اس کا مطالعہ کریں گے اور اس کے ذریعہ محبت و ایمان اور ساتھ ہی ساتھ شعر و ادب کا مزہ چکھیں گے، میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ میں نے بہت بڑی چیز پیش کی ہے اور عدیم النظیر مجموعے کو ترتیب دیا ہے اس لیے کہ انسان آج کوئی کتاب لکھتا ہے اور کل کہتا ہے کہ

اگر اسے بدل دیا جاتا تو اچھا ہوتا، اگر یہ چیز بڑھا دی جاتی تو بہتر ہوتا، اگر یہ پہلے ہوتا تو زیادہ مناسب ہوتا، اگر اسے ترک کر دیا جاتا تو موزوں ہوتا۔

اس نفع بخش اور بار آور کام میں ''المجمع الاسلامی'' کے ارکان نے میری مدد کی مثلاً مولانا افتخار احمد صاحب قادری استاذ شعبۂ عربی ادب جامعہ اشرفیہ مبارکپور، مولانا محمد احمد مصباحی صدر المدرسین مدرسہ فیض العلوم محمد آباد اعظم گڑھ، مولانا عبد المبین نعمانی صدر المدرسین دار العلوم غوثیہ جمشید پور بہار، یہ حضرات میرے مخلص دوست اور مکرم و معظم ساتھی ہیں، میں ان کا بہت بہت شکر گزار ہوں۔

خدا کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ مجھے، ان کو اور سارے مسلمانوں کو بہتر طریقے سے فرائض دین کی ادائیگی اور اسلام و مسلمین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین
بجاہ حبیبک سید المرسلین وصل وسلم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلتَحۡمِیۡد

عَنِ الۡبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَنۡقُلُ التُّرَابَ یَوۡمَ الخَنۡدَقِ حَتّٰی اَغۡمَرَ بَطۡنَہٗ اَوِ اغۡبَرَّ بَطۡنُہٗ یَقُوۡلُ:.

حل لغات: نَقَلَ یَنۡقُلُ نَقۡلًا (ن) ایک جگہ سے دودوسری جگہ منتقل کرنا، مراد ڈھونا ہے۔ اَغۡمَرَ اِغۡمَارًا (افعال) ڈھانپنا، چھپانا۔ اَلۡبَطۡنُ شکم، پیٹ۔ اِغۡبَرَّ اِغۡبِرَارًا (افعلال) گردآلود ہونا۔

ترجمہ: حضرت براابن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خندق کے دن مٹی ڈھورہے تھے یہاں تک کہ (مٹی نے) آپ کے شکم مبارک (کی تابانیوں) کو ڈھانپ لیا یا آپ کا بطن اقدس گردآلود ہوگیا (راوی کا شک ہے) اورآپ کی زبان مبارک پر یہ رجزیہ اشعار جاری تھے۔

وَاللّٰہِ لَوۡ لَا اللّٰہُ مَا اھۡتَدَیۡنَا
وَلَا تَصَدَّقۡنَا وَلَا صَلَّیۡنَا (۱)

حل لغات: واؤقسم کے لیے ہے۔ لَوۡ لَا اللّٰہُ یہاں مجاز بالحذف ہے، اصل عبارت یوں ہے "لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰہِ وَرَحۡمَتُہٗ" یعنی اگر اللہ کا فضل اوراس کی رحمت نہ ہوتی۔ اِھۡتَدیٰ یَھۡتَدِیۡ اِھۡتِدَاءً (افتعال) ہدایت پانا، راہ پانا، اِھۡتَدَیۡنَا فعل ماضی جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ تَصَدَّقۡنَا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، از تَصَدَّقَ

یَتَصَدَّقُ تَصَدُّقًا (تفعل) صدقہ کرنا۔ صَلَّیْنَا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، از صَلّٰی یُصَلِّی صَلَاۃً (تفعیل) نماز پڑھنا۔

ترجمہ: اگر اللہ (کا فضل) نہ ہوتا تو نہ ہم ہدایت پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔

(۲)
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا

حل لغات: اَنْزِلَنْ فعل امر با نون خفیفہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، از اَنْزَلَ اِنْزَالًا (افعال) اتارنا، نازل کرنا۔ السَّکِیْنَۃ اطمینان، سکون۔ ثَبِّتْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از ثَبَّتَ تَثْبِیْتًا (تفعیل) ثابت وقائم رکھنا۔ لَاقَیْنَا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، از لَاقٰی یُلَاقِی مُلَاقَاۃً (مفاعلت) ملاقات کرنا، مراد مڈبھیڑ ہونا ہے۔

ترجمہ: (اے پروردگار) تو ہم پر سکینہ نازل فرما (ہمیں سکون قلب عطا فرما) اور اگر (دشمنوں سے) ہماری مڈبھیڑ (جنگ) ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔

(۳)
اِنَّ الْاُلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا
وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ: اَبَیْنَا اَبَیْنَا

حل لغات: اَلْاُلٰی بالقصر، اسم اشارہ، جمع قریب کے لیے اس کا استعمال ہوتا ہے، جس میں مونث اور مذکر دونوں یکساں ہیں اور حاشیہ بخاری میں لکھا ہوا ہے کہ یہ اسم اشارہ نہیں بلکہ اسم موصول ہے اور ذو کی جمع بغیر لفظہ ہے، گویا یہ اَلَّذِیْنَ کے معنی میں ہے۔ بَغَوْا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب از بَغَا بَغْوًا (ن) علی صلہ کے ساتھ زیادتی کرنا۔ اَلْفِتْنَۃ آزمائش، مراد شرک اور قتل ہے۔ اَبَیْنَا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، از اَبٰی یَابٰی اِبَاءً وَاِبَاءَۃً (ف) انکار کرنا۔ رَفَعَ یَرْفَعُ رَفْعًا (ف) بلند کرنا۔ صَوْت آواز، جمع اَصْوَات۔

ترجمہ: یقیناً ان لوگوں نے ہم پر زیادتی کی اور جب بھی انھوں نے ہمیں فتنہ میں ڈالنا چاہا ہم نے انکار کر دیا (جب بھی وہ ہمیں فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہیں ہم انکار

کر دیتے ہیں)اور آپ نے زور زور سے اَبُنَا اَبُنَا کہا۔

وَرَقَةُ بْنُ نَوْفِلِ بْنِ اَسَدٍ وَهُوَ اَحَدُ مَنْ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْبَعْثِ وَكَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ شِعْرِهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُسَبِّحُهٗ وَهُوَ الَّذِيْ يَقُوْلُ:.

حل لغات: آمَنَ يُوْمِنُ اِيْمَانًا (افعال) ایمان لانا۔ يُسَبِّحُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب از سَبَّحَ تَسْبِيْحًا (تفعیل) پاکی بیان کرنا۔

ترجمہ: ورقہ بن نوفل بن اسد ان لوگوں میں سے ہیں جو بعثت سے قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، آپ زمانہ جاہلیت میں اپنے اشعار کے اندر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور اس کی تسبیح بیان کرتے تھے، آپ ہی نے یہ اشعار کہے (اس وقت جبکہ کفار مکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ایمان لانے کی وجہ سے عذاب دے رہے تھے)

(۱) لَقَدْ نَصَحْتُ لِاَقْوَامٍ وَقُلْتُ لَهُمْ
اَنَا النَّذِيْرُ فَلَا يَغْرُرْكُمْ اَحَدٌ

حل لغات: نَصَحْتُ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم از نَصَحَ يَنْصَحُ نَصْحًا وَنُصْحًا (ف) نصیحت کرنا، خیر خواہی کرنا۔ النَّذِيْرُ ڈرانے والا، جمع نُذُر۔ لَا يَغْرُرْ فعل نہی، واحد مذکر غائب، وہ دھوکا نہ دے، از غَرَّ يَغُرُّ غُرُوْرًا (ن) دھوکا دینا۔

ترجمہ: میں نے لوگوں کو نصیحت کی اور ان سے کہا کہ میں ڈرانے والا ہوں لہذا تمہیں کوئی دھوکا نہ دے۔

(۲) لَا تَعْبُدُنَّ اِلٰهًا غَيْرَ خَالِقِكُمْ
فَاِنْ دَعَوْكُمْ فَقُوْلُوْا بَيْنَنَا حَدَدٌ

حل لغات: لَا تَعْبُدُنَّ فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر با نون ثقیلہ، تم ہرگز عبادت نہ کرو۔ دَعَوْ فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، از دَعَا يَدْعُوْا دُعَاءً (ن) بلانا۔ حَدَدٌ ممنوع۔

ترجمہ: تم لوگ اپنے خالق کے علاوہ ہرگز کسی معبود کی پرستش نہ کرو، تو اگر لوگ

تمہیں (بتوں کی پرستش کی طرف) بلائیں تو کہہ دو کہ ہمارے لیے ممنوع ہے۔

سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ سُبْحَانًا یَدُوْمُ لَهٗ
(۳)
وَقَبْلَنَا سَبَّحَ الْجُوْدِیُّ وَالْجُمُدُ

حل لغات: سُبْحَانَ مصدر، اصل عبارت یہ ہے "اُسَبِّحُ ذَا الْعَرْشِ سُبْحَانًا" میں مالک عرش کی پاکی بیان کرتا ہوں، فعل کو حذف کر کے مصدر کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا اور مفعول کی طرف اس کی اضافت کر دی گئی۔ الْجُوْدِیّ اس پہاڑ کا نام ہے جس پر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان کے بعد ٹھہری تھی۔ الْجُمُد سرزمین نجد میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔

ترجمہ: میں عرش والے کی خوب خوب پاکی بیان کرتا ہوں جس کے لیے دوام ہے (اسی کے لیے پاکی کا دوام ہے) اور ہم سے پہلے جودی وجمد پہاڑوں نے بھی (اللہ کی) پاکی بیان کی۔

مُسَخَّرٌ کُلُّ مَنْ تَحْتَ السَّمَاءِ لَهٗ
(۴)
لَا یَنْبَغِی اَنْ یُّنَاوِیْ مُلْکَهٗ اَحَدُ

حل لغات: مُسَخَّر اسم مفعول تابع، فرمانبردار از سَخَّرَ یُسَخِّرُ تَسْخِیْرًا (تفعیل) مطیع و فرمانبردار بنانا، یہ ترکیب میں خبر مقدم ہے اور کُلُّ مَنْ الخ. مبتدا موخر ہے۔ یُنَاوِی فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب از نَاوٰی یُنَاوِی مُنَاوَاۃً (مفاعلت) دشمنی کرنا، مقابلہ کرنا، یہاں پر یہی معنی مراد ہے۔ لَا یَنْبَغِی (انفعال) جائز نہیں ہے، زیب نہیں دیتا، اس کا ماضی مستعمل نہیں ہے، اس لفظ کے اندر بڑی وسعت ہے، عام طور سے اس کا استعمال خلاف اولیٰ کے لیے ہوتا ہے مگر کبھی کبھی جواز کی نفی ہوتی ہے جیسا کہ اس حدیث میں ہے "لا ینبغی لبشر ان یسجد لبشر" کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کا سجدہ کرے۔

ترجمہ: جو بھی آسمان کے نیچے ہے اس کا فرمانبردار ہے، کسی کے لیے جائز نہیں کہ اس کی سلطنت کا مقابلہ کرے۔

(۵)
لَا شَيْئَ مِمَّا تَرىٰ تَبْقىٰ بَشَاشَته
يَبْقَى الاِلٰهُ وَيُوْدِي المَالُ وَالوَلَدُ

حل لغات: تَبْقىٰ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مونث غائب از بَقِيَ يَبْقىٰ بَقَاءً (س) باقی رہنا۔ اَلْبَشَاشَة تروتازگی، رونق۔ يُوْدِي فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، وہ ہلاک ہوتا ہے یا ہلاک ہوگا، از اَوْدىٰ اِيْدَاءً (افعال) ہلاک ہونا۔

ترجمہ: جن چیزوں کو تم دیکھتے ہو ان میں سے کسی چیز کی رونق باقی نہیں رہے گی (صرف) معبود باقی رہے گا اور مال و اولاد ہلاک ہو جائیں گے۔

(۶)
وَلَا سُلَيْمَانَ اِذْ تَجْرِي الرِّيَاحُ بِهٖ
وَالاِنْسُ وَالجِنُّ فِيْمَا بَيْنَهُمْ بُرُدُ

حل لغات: تَجْرِي فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مونث غائب از جَرىٰ جَرْيًا وَجَرَيَانًا (ض) جاری ہونا، چلنا۔ اَلرِّيْح ہوا جمع رِيَاح. بَرِيْد قاصد جمع بُرُد۔

ترجمہ: اور سلیمان علیہ السلام نہیں رہے جبکہ ہوائیں انھیں لے کر چلتیں اور (جن کے دور میں) جن و انس کے درمیان نامہ و پیام چلتے تھے (ان کے باہمی تعلقات بڑے خوشگوار تھے)

(۷)
اَيْنَ المُلُوْكُ الَّتِيْ كَانَتْ لِعَزْمَتِهَا
مِنْ كُلِّ اَوْبٍ اِلَيْهَا وَافِدٌ يَفِدُ

حل لغات: مَلِک بادشاہ جمع مُلُوْک۔ اَلْعَزْمَةُ صبر و استقلال، پختگی رائے اور زیادہ مناسب اس مقام پر "عِزَّة" ہے۔ اَوْب کنارہ، جہت، جانب۔ وَافِد اسم فاعل قاصد، آدمیوں کی جماعت جو مشترکہ کام کے لیے بھیجی جائے۔ يَفِدُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، از وَفَدَ يَفِدُ وَفْدًا وَوُفُوْدًا (ض) قاصد بن کر آنا۔

ترجمہ: کہاں ہیں وہ بادشاہ جن کی عزت و جلال (صبر و استقلال) کی بنا پر ہر چہار جانب سے ان کے پاس وفد آتے رہتے تھے۔

(۸) حَوْضٌ هُنَالِکَ مَوْرُوْدٌ بِلَا کَذِبٍ
لَا بُدَّ مِنْ وِرْدِہٖ یَوْمًا کَمَا وَرَدُوْا

حل لغات: الحَوْض پانی جمع ہونے کی جگہ، جمع اَحْوَاض وَ حِیَاض، ترکیب میں مبتدا محذوف ''المَمَات'' کی خبر ہے۔ هُنَالِکَ وہاں۔ مَوْرُوْد اترنے کی جگہ، از وَرَدَ یَرِدُ وُرُوْدًا (ض) آنا، اترنا۔

ترجمہ: موت ایک ایسا حوض ہے جہاں ہر ایک کو یقیناً اترنا ہے، کسی نہ کسی دن اس پر اترنا ہے جیسا کہ بہت سارے لوگ اترے۔

قَالَ خُبَیْبُ بْنُ عَدِیٍّ حِیْنَ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَوْمَ قَدِ اجْتَمَعُوْا لِصَلْبِہٖ

حل لغات: بَلَغَ بُلُوْغًا (ن) پہونچنا۔ اِجْتَمَعُوْا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، از اِجْتَمَعَ اِجْتِمَاعًا (افتعال) جمع ہونا۔ صَلَبَ صَلْبًا (ن) سولی دینا۔

ترجمہ: حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہونچی کہ قوم ان کو سولی دینے کے لیے اکٹھا ہو چکی ہے تو آپ نے یہ اشعار کہے۔

(۱) اِلَی اللّٰہِ اَشْکُوْ غُرْبَتِیْ ثُمَّ کُرْبَتِیْ
وَمَا اَرْصَدَ الْاَحْزَابُ لِیْ عِنْدَ مَصْرَعِیْ

حل لغات: اِلَی اللّٰہ ظرف کو افادۂ حصر کے لیے مقدم کیا۔ اَشْکُوْ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، میں شکایت کرتا ہوں، از شَکَا یَشْکُوْ شِکَایَةً (ن) شکایت کرنا، مراد استغاثہ کرنا ہے۔ غَرُبَ غُرْبَةً (ن) پردیسی ہونا، وطن سے علاحدہ ہونا۔ الکُرْبَة مصیبت، غم جو جان کو ہلکان کر دے جمع کُرَب. اَرْصَدَ اِرْصَادًا (افعال) تیار کرنا۔ الحِزْب جماعت جمع اَحْزَاب. مَصْرَع اسم ظرف ہے یا مصدر میمی، بر تقدیر اول موضع قتل کے معنی میں اور بر تقدیر ثانی قتل (موت) کے معنی میں ہوگا۔

ترجمہ: میں اللہ ہی کی بارگاہ میں اپنی غریب الوطنی، پھر جانکاہ مصیبت اور ان چیزوں کی فریاد کرتا ہوں جو گروہوں نے میرے لیے پھانسی کے وقت تیار کر رکھا ہے۔

(۲)
فَذَا العَرُشِ صَبّرُنِیُ عَلیٰ مَا یُرَادُبِی
فَقَدُ بَضَّعُوا لَحمِیُ وَقَدُ یَاسَ مَطُمَعِی

حل لغات: ذَا العَرُش حالت نصب میں ہے کیونکہ اس سے پہلے یا حرف ندا محذوف ہے اور منادیٰ مضاف، منصوب ہوتا ہے۔ صَبِّرُ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر (تفعیل) صبر دلا، مراد صبر کی توفیق دینا ہے۔ یُرَادُ فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب از اَرَادَ اِرَادَۃً (افعال) چاہنا، ارادہ کرنا۔ بَضَّعُوا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، از بَضَّعَ تَبُضِیُعًا (تفعیل) ٹکڑے ٹکڑے کرنا، ماضی سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا ثبوت متیقن اور وقوع متحقق ہے یا اصل عبارت ''اَرَادُوا اَنُ بَضَّعُوا'' ہے، ایسی صورت میں اَن مصدر یہ ہوگا۔ اللَّحُم گوشت۔ یَاسَ، یَئِسَ میں ایک لغت ہے، مایوس ہونا، ناامید ہونا۔ مَطُمَع امید، مقصد، جس کی خواہش کی جائے جمع مَطَامِع از طَمِعَ طَمُعًا (س) لالچ کرنا۔

ترجمہ: تو اے مالک عرش جن چیزوں کا مجھ سے ارادہ کیا جارہا ہے (جو میرے لیے سازشوں کے خاکے تیار کیے گئے ہیں) ان پر مجھے صبر عطا فرما، اس لیے کہ انھوں نے میرے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا ارادہ کرلیا ہے اور میری امید ناامیدی میں بدل چکی ہے۔

(۳)
وَذَالِکَ فِیُ ذَاتِ الالٰہِ وَاِنُ یَّشَا
یُبَارِکُ عَلیٰ اَوُصَالِ شِلُوٍ مُمَزَّعٍ

حل لغات: ذَالِکَ سے اشارہ قتل یا سولی دینے کی طرف ہے۔ فِی ذَاتِ الالٰہِ راہ خداوندی میں۔ یَشَا وہ چاہے، اِن حرف شرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔ یُبَارِکُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، از بَارَکَ یُبَارِکُ مُبَارَکَۃً (مفاعلت) برکت نازل فرمانا، یہ بربنائے جزا مجزوم ہے۔ وُصُل عضو، جمع اَوُصَال. شِلُو اس کا معنی بھی عضو ہے جمع اَشُلاء. مُمَزَّع اسم مفعول (تفعیل) ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا۔

ترجمہ: یہ (پھانسی) راہ خدا پر چلنے کی وجہ سے ہو رہی ہے، اگر وہ چاہے تو جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے اعضا پر بھی برکتوں کا نزول فرمائے۔

وَقَدْ خَيَّرُوْنِی الْكُفْرَ وَالْمَوْتَ دُوْنَهٗ
(۴)
وَقَدْ هَمَلَتْ عَيْنَایَ مِنْ غَيْرِ مَجْزَعِ

حل لغات: خَيَّرُوْا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، از خَيَّرَ تَخْيِيْرًا (تفعیل) اختیار دینا، دُون علاوہ، سوا، مراد یہ ہے کہ عدم کفر کی صورت میں پھانسی کے لیے تیار ہو جاؤ، ادنیٰ اور اَقل کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے کیونکہ موت کفر کی بہ نسبت ادنیٰ ہے۔ هَمَلَتْ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از هَمَلَ هَمْلًا (ن، ض) آنسو بہانا۔ عَيْنَا، عَيْن کا تثنیہ ہے، اصل میں عَيْنَان تھا، یائے متکلم کی جانب اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون گر گیا۔ مَجْزَع (س) مصدر میمی، جزع وفزع۔

ترجمہ: انھوں نے مجھے کفر یا بصورت دیگر موت اختیار کرنے کا موقع دیا ہے اور حال یہ ہے کہ میری آنکھیں اشکبار ہیں لیکن یہ جزع وفزع کی وجہ سے نہیں (بلکہ خشیت الٰہی کے آنسو ہیں)

وَمَا لِی حِذَارُ الْمَوْتِ اِنِّیْ لَمَيِّتٌ
(۵)
وَلٰكِنْ حِذَارِیْ جَحْمُ نَارٍ مُلَفَّعِ

حل لغات: حَاذَرَ مُحَاذَرَةً وَحِذَارًا (مفاعلت) ڈرنا، اَلْمَيِّت مردہ۔ جَحَمَ جَحْمًا (ف) بھڑکانا، یہاں مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے جس کو بھڑکایا جائے۔ نَارٌ مُلَفَّع لپیٹ میں لینے والی آگ۔

ترجمہ: مجھے موت کا کوئی خوف نہیں، موت تو مجھے آنی ہی ہے، مجھے ڈر تو صرف لپیٹ میں لینے والی بھڑکتی ہوئی آگ کا ہے۔

فَوَاللّٰهِ مَا اَرْجُوْ اِذَا مُتُّ مُسْلِمًا
(۶)
عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ كَانَ فِی اللّٰهِ مَصْرَعِی

حل لغات: اَرْجُوْ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، از رَجَا يَرْجُوْا

رَجَــاءً (ن) امید کرنا، ڈرنا یہاں اسی معنی میں مستعمل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول "مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا" میں خوف کے معنی میں استعمال ہوا ہے (تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی عظمت وجلال سے نہیں ڈرتے) اس معنی میں اکثر منفی استعمال ہوتا ہے۔ مُتُّ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، از مَاتَ يَمُوْتُ مَوْتًا (ن) مرنا، الْجَنْب پہلو، مَصْرَع مصدر میمی مجہول، میرا پچھاڑا جانا۔

ترجمہ: خدا کی قسم جب میں مسلمان مروں گا تو مجھے کوئی خوف نہیں ہوگا کہ کس پہلو پر مجھے پچھاڑا جائے گا۔

(۷)
فَلَسْتُ بِمُبْدٍ لِلْعَدُوِّ تَخَشُّعًا
وَلَا جَزَعًا اِنِّيْ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعِيْ

حل لغات: مُبْدٍ اسم فاعل، اصل میں مُبْدِوٌ تھا، واو کسرہ کے بعد طرف میں واقع ہوا لہٰذا اسے یا سے بدل دیا، اب یا پر ضمہ کسرہ کے بعد دشوار رکھ کر اسے ساکن کر دیا، پھر یا اور تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا گر گئی، از اَبْـــدیٰ اِبْدَاءً (افعال) ظاہر کرنا، تَخَشَّعَ تَخَشُّعًا (تفعل) جھکنا۔ الْجَزَع گھبراہٹ۔ مَرْجِع واپسی۔

ترجمہ: میں دشمنوں کے روبرو کسی طرح کی ذلت اور خوف کو ظاہر کرنے والا نہیں ہوں بلاشبہہ میں اللہ کی طرف لوٹنے والا ہوں۔

قَالَ اَبُو الْعَتَاهِيَةِ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ الْقَاسِمِ
ابوالعتاہیہ اسمٰعیل بن قاسم نے کہا۔

(۱)
تَعَالَى الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْجَلِيْلُ
وَحَاشٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ عَدِيْلُ

حل لغات: تَعَالٰى (تفاعل) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، بلند ہونا۔ الْوَاحِد ایک۔ الصَّمَد بے نیاز۔ الْجَلِيْل بزرگ۔ حَاشٰى مُحَاشَاةً (مفاعلت) دور ہونا، پاک ہونا۔ الْعَدِيْل مماثل، ہم رتبہ جمع اَعْدَال و عُدَلَاء۔

ترجمہ: یکتا، بے نیاز اور بزرگ خدا بلند و بالا ہے، اور وہ اس سے پاک ہے کہ کوئی اس کا مماثل اور ہم رتبہ ہو۔

(۲)
هُوَ الْمَلِکُ الْعَزِیْزُ وَ کُلُّ شَیْئٍ
سِوَاهُ فَهُوَ مُنْتَقِصٌ ذَلِیْلُ

حل لغات: اَلْمَلِک بادشاہ۔ اَلْعَزِیْز غالب، دونوں اللہ تعالیٰ کی صفتیں ہیں۔ مُنْتَقِص اسم فاعل، از اِنْتَقَصَ اِنْتِقَاصًا (افتعال) کم ہونا۔ ذَلِیْل تابع۔

ترجمہ: وہی غالب بادشاہ ہے اور اس کے علاوہ ساری چیزیں ناقص اور (اس کے حکم کی) تابع ہیں۔

(۳)
وَاِنَّ لَهُ لَمَنًّا لَیْسَ یُحْصٰی
وَاِنَّ عَطَاءَهُ لَهُوَ الْجَزِیْلُ

حل لغات: اَلْمَنّ، احسان، اس میں لام تاکید کے لیے ہے اور اِنَّ کا اسم ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔ یُحْصٰی فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، از اَحْصٰی اِحْصَاءً (افعال) شمار کرنا۔ اَلْعَطَا عطیہ۔ اَلْجَزِیْل کثیر۔

ترجمہ: بلاشبہ اس کے احسانات حد شمار سے باہر ہیں اور اس کے عطیات کثیر ہیں۔

(۴)
وَ کُلُّ قَضَائِهِ عَدْلٌ عَلَیْنَا
وَ کُلُّ بَلَائِهِ حَسَنٌ جَمِیْلُ

حل لغات: قَضٰی یَقْضِی قَضَاءً (ض) فیصلہ کرنا۔ عَدَلَ یَعْدِلُ عَدْلًا (ض) انصاف کرنا۔ بَلَا یَبْلُوْ بَلَاءً (ض) آزمانا، گرفتار مصیبت کرنا۔ اَلْحَسَن عمدہ۔ اَلْجَمِیْل خوبصورت، بہترین، دونوں صفت مشبہ کے صیغے ہیں۔

ترجمہ: ہمارے حق میں اس کے سارے فیصلے عدل پر مبنی ہیں اور اس کی ساری آزمائشیں ہمارے لیے بہترین اور عمدہ ہیں۔

قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ السُّهَیْلِی الْاَنْدُلُسِی الْمُتَوَفّٰی سَنَة ۵۸۱ھ /۱۱۸۵م.

ترجمہ: ابوالقاسم عبدالرحمٰن سہیلی اندلسی نے کہا، جن کا انتقال ۵۸۱ھ مطابق ۱۱۸۵ء میں ہوا۔

(۱)
یَا مَنْ یَّرٰی مَا فِی الضَّمِیْرِ وَیَسْمَعُ
اَنْتَ الْمُعِدُّ لِکُلِّ مَا یُتَوَقَّعُ

حل لغات: یَرٰی وہ دیکھتا ہے۔ یَسْمَعُ وہ سنتا ہے، دونوں فعل مضارع کے صیغے ہیں۔ الضَّمِیْر دل۔ الْمُعِدّ اسم فاعل، تیار کرنے والا، مراد پورا کرنے والا، از اَعَدَّ اِعْدَادًا (افعال) تیار کرنا، مہیا کرنا۔ التَّوَقُّع (تفعل) امید لگانا۔

ترجمہ:۔ اے وہ جو دل کی باتوں کو دیکھتا اور سنتا ہے، تو ہی ساری امیدوں کو پورا فرمانے والا ہے۔

(۲)
یَا مَنْ یُّرَجّٰی لِلشَّدَائِدِ کُلِّهَا
یَا مَنْ اِلَیْهِ الْمُشْتَکٰی وَالْمَفْزَعُ

حل لغات: یُرَجّٰی فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، امید کی جاتی ہے۔ الشَّدِیْدَة مصیبت جمع شَدَائِد. الْمُشْتَکٰی اِلَیْهِ (افتعال) اسم ظرف، جائے فریاد۔ مَفْزَع اسم ظرف، پناہ گاہ، از فَزِعَ فَزَعًا (س) پناہ لینا۔

ترجمہ: اے وہ ذات جس سے تمام مصیبتوں کے وقت (دفع کی) امید کی جاتی ہے، اے وہ ذات جو جائے فریاد اور پناہ گاہ ہے (جس سے فریاد کی جاتی ہے اور جس کی بارگاہ میں پناہ لی جاتی ہے)

(۳)
یَامَنْ خَزَائِنُ رِزْقِهٖ فِیْ قَوْلِ کُنْ
اُمْنُنْ فَاِنَّ الْخَیْرَ عِنْدَکَ اَجْمَعُ

حل لغات: اَلْخَزِیْنَة ذخیرہ رکھنے کی جگہ جمع خَزَائِن۔ اُمْنُنْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، احسان فرما، از مَنَّ مَنًّا (ن) احسان کرنا۔ الْخَیْر بھلائی۔ اَجْمَع تمام۔

ترجمہ: اے وہ ذات جس کے رزق کے خزانے لفظ کُنْ میں ہیں (ہم پر) احسان فرما کیونکہ تو ہی ساری بھلائیوں کا عطا فرمانے والا ہے۔

مَالِیْ سِویٰ قَرْعِی لِبَابِکَ حِیْلَةٌ
(۴)
فَلَئِنْ رُدِدْتُ فَاَیَّ بَابٍ اَقْرَعُ

حل لغات: قَرَعَ یَقْرَعُ قَرْعًا (ف) کھٹکھٹانا۔ اَلْبَاب دروازہ۔ اَلْحِیْلَة تدبیر، چارہ، جمع حِیَل. رُدِدْتُ فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد متکلم، از رَدَّ رَدًّا (ن) لوٹانا، واپس کرنا۔ اَقْرَعُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم میں کھٹکھٹاؤں گا۔

ترجمہ: تیرے در پر دستک دینے کے سوا میرے لیے کوئی چارہ نہیں ہے تو اگر میں (تیرے ہی در سے نامراد) لوٹا دیا گیا تو میں کس دروازہ پر دستک دوں گا۔

مَالِیْ سِویٰ فَقْرِیْ اِلَیْکَ وَسِیْلَةٌ
(۵)
بِالْاِفْتِقَارِ اِلَیْکَ فَقْرِیْ اَدْفَعُ

حل لغات: فَقُرَ فَقَارَةً (ک) محتاج ہونا۔ اَلْاِفْتِقَار (افتعال) محتاج ہونا۔ اَدْفَعُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، از دَفَعَ یَدْفَعُ دَفْعًا (ف) دور کرنا۔

ترجمہ: تیری طرف محتاج ہونے کے علاوہ میرے لیے کوئی وسیلہ نہیں ہے، تیری طرف محتاج ہو کر ہی میں اپنی محتاجگی کو دور کرسکتا ہوں۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ اَدْعُوْ وَاَهْتِفُ بِاسْمِهٖ
(۶)
اِنْ کَانَ فَضْلُکَ عَنْ فَقِیْرِکَ یُمْنَعُ

حل لغات: اَهْتِفُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، از هَتَفَ یَهْتِفُ هَتْفًا (ض) ندا دینا۔ اَلْفَقِیْر محتاج۔ یُمْنَعُ فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، از مَنَعَ مَنْعًا (ف) روکنا۔

ترجمہ: کون ہے جس کا نام لے کر میں پکاروں اور ندا دوں اگر تیرا فضل تیرے محتاج سے روک دیا جائے۔

حَاشَا لِمَجْدِکَ اَنْ تُقَنِّطَ عَاصِیًا
(۷)
اَلْفَضْلُ اَجْزَلُ وَالْمَوَاهِبُ اَوْسَعُ

حل لغات: اَلْمَجْد بزرگی۔ تُقَنِّطُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر،

از قَنَّطَ تَقْنِیْطًا (تفعیل) ناامید کرنا، اَلْعَاصِی (اسم فاعل) گنہگار۔ اَلْمَوْهِبَة عطیہ جمع مَوَاهِب۔ اَجْزَل بہت زیادہ۔ اَوْسَع بہت وسیع، دونوں اسم تفضیل کے صیغے ہیں۔

ترجمہ: تیری بزرگی سے بعید ہے کہ تو کسی گنہگار کو محروم کرے کیونکہ تیرا فضل کثیر اور عطیات وسیع تر ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَزَبُ رَحِمَهُ اللّٰهُ

محمد بن محمد بن محمد عزب رحمہ اللہ نے یہ اشعار کہے۔

(۱)
نَدْعُوْکَ یَا غَوْثَ الْعِبَادِ بِجَاهِهٖ
کُنْ فِی الْخُطُوْبِ لَنَا مُعِیْنًا مُنْجِدًا

حل لغات: نَدْعُوْ فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، ہم پکارتے ہیں۔ اَلْغَوْث فریادرس، مددگار، جمع اَغْوَاث. اَلْعِبَاد، عَبْد کی جمع ہے بندے۔ اَلْجَاه مرتبہ، عزت۔ کُنْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، ہوجا۔ اَلْخَطْب مصیبت، جمع خُطُوْب. مُعِیْن (اسم فاعل) مدد کرنے والا، از اَعَان اِعَانَةً (افعال) مدد کرنا۔ مُنْجِد (اسم فاعل) مدد کرنے والا، از اَنْجَدَ اِنْجَادًا (افعال) مدد کرنا۔

ترجمہ: اے بندوں کے فریادرس ہم تجھے عزت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر پکارتے ہیں، مصیبتوں میں تو ہمارا حامی و مددگار ہوجا۔

(۲)
وَامْنُنْ بِصَرْفِ النَّفْسِ عَنْ شَهَوَاتِهَا
وَافْکُکْ فُؤَادًا فِی هَوَاهُ تَقَیَّدَا

حل لغات: اُمْنُنْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، تو احسان فرما، از مَنَّ مَنًّا (ن) احسان فرمانا۔ صَرَفَ صَرْفًا (ض) پھیرنا۔ اَلشَّهْوَة خواہش، جمع شَهَوَات. اُفْکُکْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از فَکَّ فَکًّا (ن) جدا کرنا، دور کرنا۔ اَلْفُؤَاد دل، جمع اَفْئِدَة. اَلْهَوٰی خواہش نفس۔ تَقَیَّدَ فعل ماضی معروف، واحد مذکر غائب (تفعل) وہ گرفتار رہا، آخر کی الف اشباع کے لیے ہے۔

ترجمہ: نفس کو اس کی شہوتوں سے محفوظ رکھ کر (ہمارے اوپر) احسان فرما، اور

خواہش نفس میں گرفتار دل کو رہائی عطا فرما۔

وَمِنَ الْجَرَائِمِ تُبْ عَلَيْنَا وَاهْدِنَا
(۳)
وَاغْفِرْ لِكُلِّ مَاجَنٰى وَتَعَمَّدَا

حل لغات: مِنْ سببیہ۔ الجَرِيْمَة جرم، گناہ، جمع جَرَائِم. تُبْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از تَابَ تَوْبَةً (ن) علیٰ صلہ کے ساتھ، توبہ قبول کرنا۔ اِهْدِ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از هَدیٰ هِدَايَةً (ض) راہ دکھانا، ہدایت دینا۔ اِغْفِرْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از غَفَرَ غُفْرَانًا (ض) معاف کرنا۔ جَنیٰ جِنَايَةً (ض) گناہ کا ارتکاب کرنا۔ تَعَمَّدَ تَعَمُّدًا (تفعل) قصد کرنا، الف اشباع کے لیے ہے۔

ترجمہ: گناہوں کی وجہ سے تو ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرما (ہماری توبہ قبول فرما) (چونکہ ہم گنہگار ہیں اس لیے ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرما) ہمیں ہدایت دے اور گناہ اور قصد گناہ کو معاف فرما۔

وَامْنُنْ بِعَافِيَةٍ لِمَرْضَانَا وَجُدْ
(۴)
بِاللُّطْفِ يَا مَنْ بِالْمَكَارِمِ عَوَّدَا

حل لغات: اَلْمَرِيْض بیمار، جمع مَرْضیٰ. جُدْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، بخشش فرما، اصل میں اُجْوُدْ تھا، واو متحرک ما قبل اس کے حرف صحیح ساکن واو کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیا، اب اجتماع ساکنین ہوا، واو اور دال کے درمیان واو گر گیا اور شروع کے ہمزہ کی چونکہ ضرورت نہیں رہی اس لیے اس کو گرا دیا از جَادَ جُوْدًا (ن) بخشش کرنا، فیاضی کرنا۔ اَلْمَكْرُمَة سخاوت و بھلائی، جمع مَكَارِم۔ عَوَّدَ، اِعْتَادَ کے معنی میں ہے، عادی ہونا، خوگر ہونا، یہاں بھی الف اشباع کے لیے ہے۔

ترجمہ: ہمارے مریضوں کو عافیت دے کر ہم پر احسان فرما اور اے جود و نوال کے خوگر (منبع) ہم پر لطف و کرم کی فیاضی فرما۔

وَبِحِلْيَةِ الْإِيْمَانِ حَلِّ قُلُوْبَنَا
(۵)
وَلَهَا بِأَنْوَارِ الْمَعَارِفِ اَسْعِدَا

حل لغات: اَلْحِلْيَةُ زیور، جمع حُلِیٰ۔ حَلِّ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از حَلّٰی تَحْلِيَةً (تفعیل) مزین کرنا، سنوارنا۔ اَسْعِدْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از اَسْعَدَ اِسْعَادًا (افعال) نیک بخت بنانا، یہاں بھی الف اشباع کے لیے ہے اور ضرورت شعری کی بنا پر دال کو فتحہ دیا گیا ہے۔

ترجمہ: زیور ایمان سے ہمارے دلوں کو آراستہ کر دے اور انوار علوم سے (معمور فرما کر) نیک بخت بنا دے۔

(۶)
وَاِلیٰ سِوَاکَ فَلَا تَکِلْنَا وَاسْقِنَا
غَیْثًا مُغِیْثًا لِلْبَرِیَّۃِ جَیِّدَا

حل لغات: لَا تَکِلْ فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، سپرد نہ کر، از وَکَلَ یَکِلُ وَکْلًا (ض) اِلیٰ صلہ کے ساتھ، سپرد کرنا، سونپنا۔ اِسْقِ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از سَقیٰ سِقَایَۃً (ض) سیراب کرنا۔ غَیْثًا مُغِیْثًا بارش عام۔ اَلْبَرِیَّۃ مخلوق، جمع بَرَایَا۔ اَلْجَیِّدُ عمدہ، ترکیب میں غَیْث کی صفت واقع ہے۔

ترجمہ: ہمیں غیر کے حوالے نہ کر اور ہمیں ایسی عمدہ بارش سے سیراب فرما جو مخلوق کے لیے عام ہو۔

(۷)
وَاحْرُسْ حِمیٰ طٰہٰ وَاَجْزِلْ خَیْرَہٗ
وَاخْذُلْ لِمَنْ قَدْ رَامَ سُوْءً اَوْ رَدَا

حل لغات: اُحْرُسْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از حَرَسَ حَرْسًا (ن، ض) حفاظت کرنا۔ اَلْحِمیٰ چراگاہ، جس کی حفاظت کی جائے، یہاں مراد عزت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے یا مدینۃ الرسول علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم کیونکہ ان دونوں کی حفاظت ضروری ہے۔ طٰہٰ چودھویں کا چاند، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے ہے، اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اَجْزِلْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از اَجْزَلَ اِجْزَالًا (افعال) زیادہ دینا۔ اُخْذُلْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از خَذَلَ خَذْلَانًا (ن)

مد چھوڑنا۔ رَامَ رَوْمًا (ن) ارادہ کرنا۔ السُّوْء برائی۔ الرَّدیٰ ہلاکت، رَدِیَ یَرْدیٰ رَدًی (س) ہلاک ہونا۔

ترجمہ: چراگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (ناموس رسالت یا مدینۃ الرسول) کی حفاظت فرما اور اس کے خیر میں اضافہ فرما (اس میں کثرت سے خیر کا نزول فرما) اور جو شخص برائی یا بربادی کا ارادہ کرے اسے ذلیل وخوار کردے۔

(۸)
وَكَذَا بِلَادَ الْمُسْلِمِيْنَ احْفَظْ لَهَا
جَمْعًا وَّ بِالْفَرَحِ الْقَرِيْبِ تَعَهَّدَا

حل لغات: الْبِلَاد ملک۔ اِحْفَظْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از حَفِظَ حِفْظًا (س) حفاظت کرنا۔ جَمْعًا تمام۔ فَرِحَ فَرَحًا (س) خوش ہونا۔ تَعَهَّدْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از تَعَهَّدَ تَعَهُّدًا (تفعل) ضامن ہونا، الف اشباع کے لیے ہے اور دال کا فتحہ ضرورت شعری کی بنا پر ہے۔

ترجمہ: اسی طرح تمام ممالک اسلامیہ کی حفاظت فرما اور (ان کے لیے) قریب کی خوشی کا ضامن ہوجا (انھیں ہمیشہ خوش وخرم رکھنے کی ضمانت اپنے ذمہ کرم پر لے لے)

(۹)
وَلِدِيْنِنَا ثَبِّتْ وَقَوِّ يَقِيْنَنَا
كَيْمَا يَقِيْنَا مَا نُحَاذِرُهٗ غَدَا

حل لغات: لام بمعنی علیٰ ہے جیسے اس آیت میں "يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ" قَوِّ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر (تفعیل) مضبوط کر۔ كَيْمَا، كَيْ ناصبہ تعلیلیہ ہے کبھی ما پر بھی اس کا دخول ہوتا ہے۔ وَقیٰ يَقِي وِقَايَةً (ض) بچانا۔ نُحَاذِرُ فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، از حَاذَرَ مُحَاذَرَةً (مفاعلت) ڈرنا۔ غَدًا آئندہ کل، مراد روز قیامت ہے۔

ترجمہ: ہم کو ہمارے دین پر ثابت قدم رکھ اور ہمارے یقین کو تقویت عطا فرما تاکہ وہ ہمیں اس سے بچائے جس سے کا قیامت کے دن ہمیں اندیشہ ہے (جو کل بروز قیامت ہمارے لیے خوف وخطر کا باعث ہوگا)

(۱۰) وَنفُوْزُ مِنْ خَيْرِ الوَرىٰ بِشَفَاعَةٍ
وَنَحُوْزُ فِی جَنّٰتِ عَدْنٍ مَقْعَدَا

حل لغات: نَفُوْزُ فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، از فَازَ فَوْزًا (ن) کامیاب ہونا۔ خَيْرُ الوَرىٰ مخلوق میں سب سے بہتر، مراد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نَحُوْزُ فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، از حَازَ حَوْزًا (ن) جمع کرنا۔ اَلْجَنَّةُ باغ، جمع جَنّٰت. اَلْعَدْن رہائش اختیار کرنا، جَنّٰتِ عَدْن بہشت کا نام (جہاں ہمیشہ قیام رہے گا)۔ اَلْمَقْعَد اسم ظرف، بیٹھنے کی جگہ، سیٹ، جمع مَقَاعِد۔

ترجمہ: ہم خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہمکنار ہوں اور عدن کے باغات میں جگہ حاصل کریں۔

(۱۱) وَاَجِبْ دُعَانَا اِذْ وَهَبْتَ وَهَبْ لَنَا
حُسْنَ الْخِتَامِ فَحَاشَ تُخْلِفُ مَوْعِدَا

حل لغات: اَجِبْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از اَجَابَ اِجَابَةً (افعال) جواب دینا، دعا قبول کرنا۔ وَهَبْتَ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، از وَهَبَ وَهْباً وَوَهَبًا وَهِبَةً (ف) دینا۔ هَبْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، دے۔ حُسْنُ الْخِتَام حسن خاتمہ۔ حَاشَ فعل ماضی اصل میں حَاشَا تھا، الف بر بنائے ضرورت ساقط ہوگیا، یہ چند معانی کے لیے آتا ہے یہاں تنزیہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ تُخْلِفُ مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، از اَخْلَفَ اِخْلَافًا (افعال) وعدہ خلافی کرنا۔ اَلْمَوْعِد مصدر میمی (ض) وعدہ، جمع مَوَاعِد۔

ترجمہ: ہماری دعا کو قبول فرما اور جب تو ہمیں عطا فرما تو حسن خاتمہ کی توفیق عطا فرما کیونکہ وعدہ کی خلاف ورزی سے تو پاک ہے۔

قَالَ يُوْسُفُ العَظْمُ الْاُرْدُنِی الْمُتَوَلِّدُ سَنَة ۱۹۳۱م

ترجمہ: یوسف عظم اردنی جن کی پیدائش ۱۹۳۱ء میں ہوئی، انھوں نے یہ اشعار کہے۔

(۱) لَا تَمْتَرُوْا فِی ذَاتِهٖ

فَالْکَوْنُ مِنْ آیَاتِہٖ

حل لغات: لَا تَمْتَرُوْا فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، از اِمْتَرَءَ اِمْتِرَاءً (افتعال) شک کرنا۔ الْکَوْنَ کائنات۔ آیۃ نشانی، جمع آیات۔

ترجمہ: خدا کی ذات میں شک نہ کرو اس لیے کہ کائنات اس کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

(۲)
لَا تَمْتَرُوْا فِی ذَاتِہٖ
فَالرُّوْحُ مِنْ آیَاتِہٖ

ترجمہ: اس کی ذات میں شک نہ کرو کیونکہ روح اس کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

(۳)
لَا تَمْتَرُوْا فِی ذَاتِہٖ
فَالرِّزْقُ مِنْ آیَاتِہٖ

ترجمہ: اس کی ذات میں شک نہ کرو کیونکہ رزق اس کی ایک نشانی ہے۔

(۴)
لَا تَمْتَرُوْا فِی ذَاتِہٖ
فَالْمَوْتُ بَعْضُ عِظَاتِہٖ

حل لغات: عِظَۃ نصیحت، جمع عِظَات، از وَعَظَ یَعِظُ وَعْظاً وَعِظَۃً (ض) نصیحت کرنا، توبہ کرانے والی اور اصلاح اخلاق پر برانگیختہ کرنے والی باتیں یاد دلانا۔

ترجمہ: اس کی ذات میں شک نہ کرو کیونکہ موت اس کی ایک نصیحت ہے (یعنی موت اس کی جانب سے عبرت پر مبنی ایک اٹل قانون ہے جو لوگوں کو انجام سے باخبر کرتی ہے)

(۵)
سُبْحَانَہٗ مِنْ خَالِقٍ
بَرٍّ بِمَخْلُوْقَاتِہٖ

حل لغات: اَلْخَالِق پیدا کرنے والا، مِنْ خَالِقٍ "ہٗ" ضمیر مبہم کا بیان ہے، گویا "مِنْ" بیانیہ ہے، جس کا ترجمہ عموماً "یعنی" سے کیا جاتا ہے۔ بَرّ (صفت مشبہ) احسان کرنے والا، از بَرَّ بِرًّا (ن، ض) احسان کرنا۔

ترجمہ: پاک ہے وہ یعنی پیدا کرنے والا جو اپنی مخلوقات پر احسان فرماتا ہے۔

غَمَرَ الْوُجُوْدَ بِفَضْلِہٖ
(۶)
وَاَفَاضَ مِنْ خَیْرَاتِہٖ

حل لغات: غَمَرَ غَمْرًا (ن) خوب خوب احسان کرنا، فضل سے ڈھانپ لینا۔ اَفَاضَ اِفَاضَۃً (افعال) فیضان فرمانا۔ اَلْخَیْرَات نعمتیں، منافع۔

ترجمہ: وجود کو اس نے اپنے فضل سے ڈھانپ لیا ہے (سر سے پاؤں تک اس کے فضل و کرم کا ظہور ہے) اور اپنی نعمتوں کا (لوگوں پر) فیضان فرمایا۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ الرَّ
(۷)
حْمٰنِ اَوْ مَرْضَاتِہٖ

حل لغات: لَا تَقْنَطُوْا فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، از قَنِطَ قَنطًا (س) قَنَطَ قُنُوْطًا (ن،ض) قَنُطَ قَنَاطَۃً (ک) مایوس ہونا۔

ترجمہ: رحمٰن کی رحمت اور اس کی خوشنودی سے مایوس مت ہو۔

فَالْحِلْمُ وَالْغُفْرَانُ وَالرِّ
(۸)
ضْوَانُ بَعْضُ صِفَاتِہٖ

حل لغات: اَلْحِلْم بردباری، جمع اَحْلَام۔ اَلْغُفْرَان بخشش۔ اَلرِّضْوَان خوشنودی۔

ترجمہ: کیونکہ حلم و بردباری، بخشش اور خوشنودی اس کی صفات میں سے ہیں۔

لَا تَمْتَرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ
(۹)
فَالْکُلُّ مِنْ آیَاتِہٖ

ترجمہ: اس کی ذات میں شک نہ کرو کیونکہ ساری چیزیں اس کی نشانی ہیں۔

قَالَ مُحِبُّ الرَّسُوْلِ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رَضَا الْقَادِرِی الْمُتَوَفّٰی سنہ ۱۳۴۰ھ۔

ترجمہ: عاشق رسول شیخ امام احمد رضا قادری متوفی ۱۳۴۰ھ نے یہ اشعار کہے۔

(۱) اَلْحَمْدُ لِلْمُتَوَحِّدِ

بِجَلالِهِ الْمُتَفَرِّدِ

حل لغات: مُتَوَحِّد اسم فاعل (تفعل) یکہ وتنہا، ترکیب میں ''رَبّ'' موصوف محذوف کی صفت ہے۔ الْجَلال بزرگی۔ الْمُتَفَرِّد اسم فاعل (تفعل) منفرد، تنہا۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اس کے لیے ہیں جو یکتا اور اپنے جلال کی وجہ سے منفرد ہے۔

(۲)
وَصَلاتُهُ دَوْمًا عَلٰى
خَيْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٖ

حل لغات: دَامَ دَوْمًا (ن) ہمیشہ رہنا۔ خَيْرُ الْاَنَام سب سے بہترین مخلوق۔

ترجمہ: اور ہمیشہ ہمیش اس کی رحمت کاملہ نازل ہو سب سے بہترین مخلوق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

(۳)
وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ هُمْ
مَا وَایَ عِنْدَ شَدَائِدِی

حل لغات: مَاوَىٰ اسم ظرف (ض) پناہ گاہ۔ الشَّدِيْدَة مصیبت، جمع شَدَائِد.

ترجمہ: اوران کی آل واصحاب پر جو مصیبتوں کے وقت ہماری پناہ گاہ ہیں۔

(۴)
فَاِلَى الْعَظِيْمِ تَوَسُّلِی
بِكِتَابِهٖ وَ بِاَحْمَدِ

حل لغات: الْعَظِيْم بزرگ، اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، از عَظُمَ عِظَمًا وَعَظَامَةً (ک) بڑا ہونا۔ التَّوَسُّل (تفعل) وسیلہ پکڑنا، وسیلہ بنانا۔

ترجمہ: تو میں اللہ بزرگ وبرتر کی طرف اس کی کتاب اور احمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بناتا ہوں۔

(۵)
وَبِمَنْ اَتٰى بِكَلَامِهٖ
وَبِمَنْ هَدٰى وَبِمَن هُدِی

حل لغات: اَتٰى اِتْيَانًا (ض) آنا اور جب اس کا صلہ با آتا ہے تو لانے کے معنی

میں ہوتا ہے۔ هَدیٰ هِدَایَةً (ض) راہ دکھانا۔ هُدِیَ فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، جسے راہ دکھائی گئی، ضرورتِ شعری کی وجہ سے یا ساکن پڑھی جائے گی۔

ترجمہ: اور انھیں (وسیلہ بناتا ہوں) جو اس کا کلام لے کر آئے اور جنھوں نے ہدایت دی اور جن لوگوں نے ہدایت قبول کی۔

(۶)
وَبِطَیْبَةٍ وَبِمَنْ حَوَتْ
وَبِمِنْبَرٍ وَبِمَسْجِدِ

حل لغات: الطَّیْبَةُ مدینہ منورہ۔ حَوَیٰ حَوَایَةً (ض) گھیرنا، بِمَنْ حَوَتْ سے مراد وہ لوگ ہیں جنھیں طیبہ نے گھیر رکھا ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم، شیخین اور اہل بقیع۔

ترجمہ: مدینہ طیبہ، آسودگان طیبہ اور منبر و مسجد کو (وسیلہ بناتا ہوں)

(۷)
وَبِکُلِّ مَنْ وَجَدَ الرِّضَا
مِنْ عِنْدِ رَبٍّ وَاحِدِ

ترجمہ: اور ہر ایسے شخص سے (متوسل ہوں) جس نے یکہ و تنہا رب کی خوشنودی حاصل کر لی۔

(۸)
لَا هُمَّ قَدْ هَجَمَ الْعِدیٰ
مِنْ کُلِّ شَاوٍ اَبْعَدِ

حل لغات: لَا هُمَّ، اَللّٰهُمَّ کا مخفف ہے، اے اللہ۔ هَجَمَ هُجُوْمًا (ن) غفلت کی حالت میں اچانک آنا، حملہ کرنا۔ اَلْعِدیٰ، عَدُوّ کی جمع ہے، دشمن۔ شَاوٍ اَبْعَد مسافت بعید۔

ترجمہ: اے اللہ ہر دور دراز مسافت سے دشمنوں نے حملہ کر دیا ہے۔

(۹)
فِیْ خَیْلِهِمْ وَرِجَالِهِمْ
مَعَ کُلِّ عَادٍ مُعْتَدِ

حل لغات: اَلْخَیْل گھوڑوں کا گروہ، مجازاً اس کا اطلاق گھوڑ سواروں پر بھی ہوتا ہے۔ اَلرَّجُل پیدل چلنے والا، جمع رِجَال۔ عَادٍ مُعْتَد حد سے بڑھنے والا۔

ترجمہ: اپنے گھوڑسواروں، پاپیادہ لوگوں اور ہر ظالم و باغی کے ساتھ (جن میں گھوڑسوار، پاپیادہ اور ظالم و باغی بھی ہیں)

هَاوِیْنَ زَلَّةَ مُثْبَتٍ
(۱۰)
بَاغِیْنَ ذِلَّةَ مُهْتَدٍ

حل لغات: هَاوِیْن اسم فاعل، صیغہ جمع مذکر، از هَوِیَ هَوًی (س) چاہنا۔ الزَّلَّة لغزش۔ الْمُثْبَت ثابت قدم۔ بَاغِیْن اسم فاعل، جمع مذکر، از بَغٰی بُغْیًا (ض) طلب کرنا، چاہنا۔ الذِّلَّة رسوائی۔ مُهْتَدِی ہدایت یافتہ، از اِهْتَدٰی اِهْتِدَاءً (افتعال) ہدایت پانا۔

ترجمہ: جو ثابت قدم شخص کی لغزش کے خواہاں اور ہدایت یافتہ کی ذلت کے خواستگار ہیں۔

لٰكِنَّ عَبْدَكَ آمِنٌ
(۱۱)
اِذْمَنْ دَعَاكَ یُؤَیَّدٗ

حل لغات: آمِن اسم فاعل، از اَمِنَ اَمْنًا (س) مامون ہونا، مطمئن ہونا۔ یُؤَیَّدُ فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب (تفعیل) مدد کی جاتی ہے۔

ترجمہ: لیکن (اے پروردگار) تیرا بندہ مطمئن ہے، اس لیے کہ جو بھی تجھے پکارے اس کی مدد کی جاتی ہے۔

لَا اَخْتَشِی مِنْ بَاسِهِمْ
(۱۲)
یَدُنَاصِرِی اَقْوٰی یَدٖ

حل لغات: اَخْتَشِی فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، از اِخْتَشٰی اِخْتِشَاءً (افتعال) ڈرنا۔ بَاس طاقت وقوت۔ نَاصِر مددگار۔ اَقْوٰی سب سے مضبوط۔

ترجمہ: میں ان کی طاقت وقوت سے نہیں ڈرتا کیونکہ میرے حامی و ناصر کا دست قدرت سب سے مضبوط ہے۔

(۱۳) لَا هُمَّ فَادْفَعْ شَرَّهُمْ

وَقِنِی مَکِیْدَۃَ کَائِدٖ

حل لغات: اِدْفَعْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از دَفَعَ دَفْعًا (ف) دور کرنا۔ قِ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از وَقیٰ وِقَایَۃً (ض) بچانا۔ مَکِیْدَۃ مکر وفریب، جمع مَکَائِد۔ کَائِد (اسم فاعل) مکار، از کَادَ کَیْدًا (ض) مکر کرنا۔

ترجمہ: اے اللہ ان کے شر کو دور فرما اور مکار کے مکر سے مجھے محفوظ رکھ۔

(۱۴) وَادِمْ صَلَوَاتِکَ وَالسَّلَا
مَ عَلَی الْحَبِیْبِ الْاَجْوَدِ

حل لغات: اَدِمْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از اَدَامَ اِدَامَۃً (افعال) ہمیشہ کرنا۔ اَلْاَجْوَد (اسم تفضیل) سخی، فیاض۔

ترجمہ: تو اپنے سخی محبوب پر ہمیشہ سلام اور رحمتیں نازل فرما۔

(۱۵) وَالْاٰلِ اَمْطَارِ النَّدیٰ
وَالصَّحْبِ سُحْبِ عَوَائِدِ

حل لغات: اَلْمَطَرُ بارش، جمع اَمْطَار۔ النَّدیٰ بخشش وسخاوت۔ الصَّحْبَ، صَاحِب کی جمع ہے، ساتھی۔ السَّحَاب بادل، جمع سُحُب، ضرورتِ شعری کی وجہ سے حا کو ساکن پڑھا گیا ہے۔ عَائِدَۃ فائدہ، جمع عَوَائِد.

ترجمہ: اور آپ کی آل پر (درود وسلام نازل فرما) جو جود وسخا کی بارش ہیں اور آپ کے صحابہ پر جو منافع وفوائد کے ابر (گرانمایہ) ہیں۔

(۱۶) مَا غَرَّدَتْ وَرُقَا عَلیٰ
بَانٍ کَخَیْرِ مُغَرِّدِ

حل لغات: مَا، مَا دَامَ کے معنی میں ہے، جب تک۔ غَرَّدَتْ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از غَرَّدَ تَغْرِیْدًا (تفعیل) چہچہانا۔ الْوَرْقَاء کبوتری، قمری، فاختہ۔ بَان ایک درخت کا نام ہے، مُغَرِّد چہچہانے والا۔

ترجمہ: جب تک قمری درخت بان پر بہترین چہچہانے والے کی طرح نوا سنجی

کرتی رہے۔

(۱۷) وَاجْعَلْ بِهَا اَحْمَدْ رَضَا
عَبْدًا بِحِرْزِ السَّيِّدْ

حل لغات: اَلْحِرْزُ حفاظت وصیانت، از حَرَزَ حَرْزًا (س) حفاظت کرنا۔

ترجمہ: تو ان کے طفیل احمد رضا کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت و صیانت میں رہنے والا غلام بنادے۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مُطْلِکُ الْجَبُوْرِی

ترجمہ: عبدالرحمٰن مطلک جبوری نے یہ اشعار کہے۔

(۱) كُلُّ مَا فِي الْكَوْنِ شَاهِدْ
اَنَّ رَبَّ الْكَوْنِ وَاحِدْ

حل لغات: شَاهِد (اسم فاعل) گواہی دینے والا، از شَهِدَ شَهَادَةً (س) گواہی دینا، دال کو ضرورت شعری کی بنا پر ساکن پڑھا گیا ہے۔ وَاحِد (اسم فاعل) یکہ وتنہا، یہاں بھی دال بر بنائے ضرورت ساکن ہے اور اسی طرح ہر شعر کے دوسرے مصرع کا آخری حرف (دال) بر بنائے ضرورت ساکن ہے۔

ترجمہ: کائنات کی ہر چیز شہادت دے رہی ہے کہ کائنات کا رب ایک ہے۔

(۲) مِنْ نَخِيْلٍ بَاسِقَاتٍ
مَائِلَاتٍ كَالْخَرَائِدْ

حل لغات: نَخِيْلٌ بَاسِقَات کھجور کے تناور درخت۔ مَائِلَات اسم فاعل، صیغہ جمع مونث، از مَالَ مَيْلًا (ض) جھکنا، اَلْخَرِيْدَ دوشیزہ، جمع خَرَائِد.

ترجمہ: خواہ دوشیزاؤں کی طرح لچکنے والے کھجور کے تناور درخت ہوں۔

(۳) وَجِبَالٍ شَامِخَاتٍ
وَبُيُوْتٍ وَّمَسَاجِدْ

ترجمہ: یا بلند و بالا پہاڑ، گھر اور مسجدیں ہوں۔

وَخَلَائِقَ لَا تَرَاهَا
(۴)
عَيْنُ زِنْدِيقٍ وَّجَاحِدُ

حل لغات: اَلْخَلِيْقَة مخلوق، جمع خَلَائِق. زِنْدِيق ملحد، بے دین۔ جَاحِد (اسم فاعل) انکار کرنے والا، از جَحَدَ جُحُوداً (ف) انکار کرنا۔

ترجمہ: یا وہ مخلوقات جنھیں ملحد و بے دین اور منکر کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔

جَلَّ عَنْ كُلِّ شَرِيْكٍ
(۵)
اَوْ مُعِيْنٍ اَوْ مُسَاعِدُ

حل لغات: جَلَّ جلالاً (ض) بزرگ ہونا۔ اَلْمُعِيْن اسم فاعل (افعال) مددگار۔ مُسَاعِد اسم فاعل (مفاعلت) مددگار۔

ترجمہ: وہ ہر شریک یا حامی و ناصر سے بلند و بالا ہے۔

اَحْكَمَ الصُّنْعَ و نَظَّمْ
(٦)
وَهُوَ فِي الْإِحْكَامِ قَاصِدُ

حل لغات: اَحْكَمَ اِحْكَامًا (افعال) پختہ کرنا۔ الصُّنْع کاریگری۔ نَظَّمَ تَنْظِيْمًا (تفعیل) موزوں کرنا، ضرورت شعری کی بنا پر میم کو ساکن کر دیا گیا۔ قَاصِد اسم فاعل (ن) ارادہ فرمانے والا۔

ترجمہ: اس نے مستحکم و منظّم کاریگری کی اور وہ استحکام کا قصد فرمانے والا ہے۔

كُلُّ مَا فِي الْكَوْنِ شَاهِدُ
(۷)
اَنَّ رَبَّ الْكَوْنِ وَاحِدُ

ترجمہ: کائنات کی ہر چیز رب کائنات کی وحدانیت پر شاہد ہے۔

﴿اَلْبَشَائِر﴾

اِنَّ تُبَّانَ اَسْعَدَ بْنَ كَلْكِيْكَرَبَ كَانَ مَعَهٗ اَرْبَعُ مِأةِ عَالِمٍ فَتَعَاهَدُوْا عَلٰى اَنْ لَّا يَخْرُجُوْا مِنْهَا (مِنَ الْمَدِيْنَةِ) فَسَأَلَهُمْ تُبَّعُ عَنْ سِرِّ ذٰلِكَ فَقَالُوْا اِنَّا نَجِدُ فِيْ كُتُبِنَا اَنَّ نَبِيًّا اِسْمُهٗ مُحَمَّدٌ هٰذِهٖ دَارُ مُهَاجَرِهٖ. فَنَحْنُ نُقِيْمُ لَعَلَّ اَنْ نَلْقَاهُ فَاَرَادَ تُبَّعُ الْاِقَامَةَ مَعَهُمْ ثُمَّ بَنٰى لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اُوْلٰئِكَ دَارًا وَاشْتَرٰى لَهٗ جَارِيَةً وَزَوَّجَهَا مِنْهُ وَاَعْطَاهُ مَالًا جَزِيْلًا وَكَتَبَ كِتَابًا فِيْهِ اِسْلَامُهٗ ۔ وَمِنْهُ۔

حل لغات: اَلْبَشَارَۃ خوشخبری، جمع بَشَائِر ۔ بَشَارَات. تُبَّان تا کے ضمہ اور با کی تشدید کے ساتھ، تَبَانَة سے مشتق ہے جس کا معنی ذہانت وفطانت ہے، یمن کے بادشاہ کا نام ہے۔ تُبَّع تا کے ضمہ اور با کی تشدید کے ساتھ، جمع تَبَابِعَة آتی ہے، یہ یمن کے بادشاہوں کا لقب ہے۔ تَعَاهَدُوْا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب (تفاعل) انھوں نے باہم عہد کیا۔ اَلسِّرّ راز، جمع اَسْرَار. نَجِدُ فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم (ض) ہم پاتے ہیں۔ نُقِيْمُ فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، از اَقَامَ اِقَامَةً (افعال) ٹھہرنا، اقامت اختیار کرنا۔ نَلْقٰى فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم (س) ہم ملاقات کریں۔ زَوَّجَ يُزَوِّجُ تَزْوِيْجًا (تفعیل) شادی کرانا۔ اَعْطٰى اِعْطَاءً (افعال) دینا۔ اَلْجَزِيْل کثیر۔ اَلْكِتَاب خط۔

ترجمہ: تبان اسعد بن کلکیکرب کے ساتھ چار سو علما تھے، جنھوں نے باہم عہد و پیمان کیا کہ وہ مدینہ سے باہر نہیں نکلیں گے، تبع نے ان سے اس راز کے متعلق پوچھا تو

انھوں نے کہا کہ ہم اپنی کتابوں میں پاتے ہیں کہ ایک نبی، جن کا نام نامی اسم گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، ان کا دار الہجرت یہی (شہر) ہے، اس لیے ہم یہیں فروکش ہوں گے، شاید ہم ان سے ملاقات کریں تو تبع نے بھی ان کے ساتھ قیام کرنا چاہا، پھر ان میں سے ہر ایک کے لیے گھر بنوایا اور باندیاں خرید کر ان سے شادی کرا دی اور انھیں کثیر مال دیے اور ایک خط لکھا، جس میں اس کے اسلام (قبول کرنے) کا تذکرہ تھا، اس مکتوب میں یہ اشعار بھی لکھے ہوئے تھے۔

(۱)
شَهِدْتُّ عَلٰی اَحْمَدَ اَنَّهٗ
رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ بَارِی النَّسَمْ

حل لغات: شَهِدْتُّ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، از شَهِدَ شَهَادَةً (س) گواہی دینا۔ اَلْبَارِی پیدا کرنے والا، اَلنَّسَم، نَسَمَة کی شبہ جمع ہے، ہر جاندار مخلوق، جان، روح، بر بنائے ضرورت میم کو ساکن پڑھا گیا، اسی طرح دوسرے شعر کا آخری حرف بھی ضرورت شعری کی بنا پر ساکن پڑھا گیا ہے۔

ترجمہ: میں احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ مخلوق کو پیدا کرنے والے اللہ کی جانب سے رسول ہیں۔

(۲)
فَلَوْ مُدَّ عُمْرِی اِلٰی عُمْرِهٖ
لَکُنْتُ وَزِیْرًا لَّهٗ وَابْنَ عَمْ

حل لغات: مُدَّ فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، از مَدَّ مَدًّا (ن) دراز کرنا، بڑھانا۔ اَلْوَزِیْر پشت پناہ، بادشاہ کا مشیر و مصاحب۔ اِبْنُ عَمّ چچازاد بھائی۔

ترجمہ: اگر میری عمر ان کی عمر تک دراز کر دی گئی (اگر میں ان کے زمانہ تک زندہ رہا) تو ان کا وزیر اور چچازاد بھائی کی طرح ہوں گا۔

وَخَتَمَهٗ بِالذَّهَبِ، وَدَفَعَهٗ اِلٰی کَبِیْرِهِمْ، وَسَأَلَهٗ اَنْ یَّدْفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَدْرَکَهٗ وَاِلَّا فَمَنْ اَدْرَکَهٗ مِنْ وَّلَدِهٖ اَوْ وَلَدِ وَلَدِهٖ

حل لغات: خَتَمَ خَتْمًا (ض) مہر لگانا۔ اَلذَّهَب سونا، مراد سونے کا پانی۔ دَفَعَ

دَفْعًا (ف) دینا۔ اَدْرَکَ اِدْرَاکًا (افعال) پانا۔

ترجمہ: اور اس (مکتوب) پر سونے کے پانی سے مہر ثبت کی اور اسے ان میں سب سے بڑے کے حوالہ کردیا اور گویا ہوا (درخواست کی) کہ اگر آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پائیں تو میرا یہ خط انھیں دے دیں ورنہ آپ کی اولاد میں سے جو بھی ان کے زمانہ کو پائے (میرا یہ خط دے دے)

قَالَ کَعْبُ بْنُ لُؤَیٍّ کعب بن لوی نے کہا۔

(۱)
یَا لَیْتَنِی شَاهِدٌ نَجْوَاءَ دَعْوَتِهٖ
اِذَا قُرَیْشٌ تُرِیْدُ الْحَقَّ خِذْلَانَا

حل لغات: الشَّاهد (س) گواہی دینے والا۔ النَّجْوَاء نون کے فتحہ کے ساتھ پوشیدہ طور پر کوئی کام کرنا۔ خَذَلَ خِذْلَانًا (ن) مدد چھوڑنا، رسوا کرنا۔

ترجمہ: اے کاش میں ان کی خفیہ دعوت کے وقت موجود ہوتا جب قریش حق کی مدد نہ کرنا چاہیں (رسوا کرنا چاہیں)

قَالَ خَطْرُ بْنُ مَالِکٍ وَهُوَ رَأیٰ اَنَّ نَجْمًا عَظِیْمًا انْقَضَّ مِنَ السَّمَاءِ فَصَرَخَ رَافِعًا صَوْتَهٗ وَقَالَ شَیْأً ثُمَّ اَمْسَکَ طَوِیْلًا وَهُوَ یَقُوْلُ:۔

حل لغات: النَّجم ستارہ، جمع نُجُوم۔ اِنْقَضَّ اِنْقِضَاضًا (انفعال) ٹوٹنا۔ صَرَخَ صُرَاخًا (ن) چیخنا۔ اَمْسَکَ اِمْسَاکًا (افعال) رکنا۔

ترجمہ: خطر بن مالک نے دیکھا کہ آسمان سے ایک بڑا تارہ ٹوٹ کر گرا ہے تو وہ زور سے چیخے اور کچھ کہا پھر دیر تک خاموش رہے اور یہ اشعار گنگنا رہے تھے۔

(۱)
یَا مَعْشَرَ بَنِیْ قَحْطَانْ
اُخْبِرُکُمْ بِالْحَقِّ وَالْبَیَانْ

حل لغات: مَعْشَرَ گروہ، جماعت، قبیلہ، جمع مَعَاشِر۔ اُخْبِرُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم (افعال) میں خبر دیتا ہوں۔ بَانَ بَیَانًا (ض) واضح ہونا، ظاہر ہونا۔

ترجمہ: اے بنی قحطان کے لوگو! میں تمہیں حق اور واضح چیز کی خبر دیتا ہوں۔

اَقْسَمْتُ بِالْکَعْبَةِ وَالْاَرْکَانِ
(۲)
وَالْبَلَدِ الْمُؤْمِنِ وَالسِّدَانِ

حل لغات: اَقْسَمْتُ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم (افعال) میں نے قسم کھائی۔ اَلْاَرْکَان، رُکْن کی جمع ہے، مراد رکن شامی، رکن عراقی، رکن حجر اسود اور رکن یمانی ہیں۔ اَلْبَلَدُ الْمُؤْمِنُ امن دینے والا شہر، مراد مکہ ہے۔ سَدَنَ سِدَانًا (ن) خانہ کعبہ کی خدمت کرنا اور سُدَّان ہوتو سَادِن کی جمع ہوگی، اور سِدَان ہوتو غلاف کعبہ کے معنی میں ہوگا، بہر تقدیر ترجمہ درست ہے۔

ترجمہ: خانہ کعبہ، چاروں رکن، امن دینے والے شہر اور غلاف کعبہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔

لَقَدْ مُنِعَ السَّمْعَ عُتَاةُ الْجِنَّانِ
(۳)
بِثَاقِبٍ بِکَفِّ ذِیْ سُلْطَانِ

حل لغات: مُنِعَ (ف) روک دیا گیا۔ عَاتِی اسم فاعل (ن) ظالم وجابر، جمع عُتَاة. اَلْجِنَّان، جَانّ کی جمع ہے۔ ثَاقِب روشن وچمکدار، نَجم موصوف محذوف کی صفت ہے۔ اَلْکَفّ ہتھیلی، ہاتھ۔ اَلسُّلْطَان غلبہ۔

ترجمہ: بلاشبہ سرکش شیطانوں کو (آسمان کی باتیں) سننے سے روک دیا گیا ایک ایسے روشن ستارہ کے ذریعہ جو غلبہ والے کے دست قدرت میں ہے۔

مِنْ اَجْلِ مَبْعُوْثٍ عَظِیْمِ الشَّانِ
(۴)
یُبْعَثُ بِالتَّنْزِیْلِ وَالْقُرْآنِ

حل لغات: مَبْعُوْث اسم مفعول (ف) جس کو بھیجا جائے۔ اَلتَّنْزِیْل مصدر بمعنی اسم مفعول، جس کو نازل کیا گیا ہو، مراد قرآن ہے، گویا تنزیل وقرآن دونوں مرادف ہوئے۔

ترجمہ: ایک عظیم الشان رسول مبعوث ہونے کی وجہ سے (کیونکہ ایک عظیم

الشان رسول معبوث ہونے والا ہے) جسے قرآن کے ساتھ بھیجا جائے گا۔

(۵) وَبِالْهُدیٰ وَفَاصِلِ الْقُرْآن
تَبْطُلُ بِهٖ عِبَادَةُ الْاَوْثَان

حل لغات: فَاصِلُ الْقُرْآن اس میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے، اصل میں اَلْقُرْآنُ الْفَاصِلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ ہے۔ وَثَن بت، جمع اَوْثَان.

ترجمہ: ہدایت اور حق و باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچنے والے قرآن کے ساتھ (بھیجا جائے گا) جس کی وجہ سے بتوں کی عبادت ختم ہو جائے گی۔

فَقَالَ النَّاسُ وَيْحَكَ يَاخَطَرُ اِنَّكَ لَتَذْكُرُ اَمْرًا عَظِيمًا فَمَا ذَا تَریٰ لِقَوْمِكَ فَقَالَ.

تو لوگوں نے کہا اے خطر! تمہارا ستیاناس ہو بلاشبہہ تم ایک عظیم امر کا ذکر کر رہے ہو تو پھر اپنی قوم کے لیے تمہارا کیا خیال ہے، تو اس نے کہا۔

(۱) اَریٰ لِقَوْمِیْ مَا اَریٰ لِنَفْسِی
(۲) اَنْ يَّتْبَعُوْا الْخَيْرَ بَنِی الْاِنْسِ

ترجمہ: میں اپنی قوم کے لیے اسی چیز کا قائل ہوں جو اپنے لیے تجویز کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ سب سے بہتر انسان کی وہ پیروی کریں۔

(۳) بُرْهَانُهٗ مِثْلُ شُعَاعِ الشَّمْسِ
(۴) يُبْعَثُ فِیْ مَكَّةَ دَارِ الْحُمْسِ
(۵) بِمُحْكَمِ التَّنْزِيْلِ غَيْرِ اللَّبْسِ

حل لغات: اَلْبُرْهَان دلیل، جمع بَرَاهِين. اَلشُّعَاع کرن، جمع اَشِعَّة. اَلْحُمْس، اَحْمَس کی جمع ہے، متصلب فی الدین کو کہتے ہیں، قریش کو اس سے موسوم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے زعم میں متشدد فی الدین تھے۔ اَلْمُحْكَم مضبوط، گرانقدر۔ اَلتَّنْزِيْل قرآن۔ اَللَّبْس التباس، شبہہ، از لَبَسَ لَبْسًا (ن،ض) شبہ میں ڈال دینا، مشتبہ کرنا۔

ترجمہ: جس کی دلیل سورج کی کرن کی طرح روشن ہوگی، جومتصلب فی الدین (قریش) کے دیار، مکہ میں مستحکم وگرانقدر قرآن کے ساتھ مبعوث ہوگا، جس میں شک وشبہہ کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔

عَنْ اُمِّ سَمَاعَةَ بِنْتِ اَبِیْ رَهْمٍ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ شَهِدْتُّ آمِنَةَ اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی عِلَّتِهَا الَّتِی مَا تَتْ فِیْهَا وَمُحَمَّدٌ غُلَامٌ یَفَعٌ لَهٗ خَمْسُ سِنِیْنَ عِنْدَ رَاسِهَا فَنَظَرَتْ اِلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَتْ :.

حل لغات: شَهِدْتُّ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، ازشَهِدَ شَهَادَةً (س) حاضر ہونا۔ اَلْعِلَّة مرض۔ غُلَامٌ یَفَعٌ نوجوان لڑکا، قریب البلوغ، لغت میں یہی معانی ہیں مگر سیاق کی رو سے یہاں مراد نوخیز اور خورد سال بچہ ہے جو ابھی نشو ونما کے مرحلہ سے گزر رہا ہو اور یَفَعٌ کہہ کر عقل کی حدت اور ذہن کی تیزی بیان کرنا مقصود ہے۔

ترجمہ: ام سماعہ بنت ابی رہم اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں انھوں نے کہا کہ، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے پاس مرض الموت میں حاضر تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی چھوٹے بچے تھے جن کی عمر پانچ سال تھی، حضرت آمنہ نے سرکار کے چہرہ کی طرف دیکھا اور کہا۔

(۱) بَارَکَ فِیْکَ اللّٰهُ مِنْ غُلَامٖ
(۲) یَا ابْنَ الَّذِی مِنْ حَوْمَةِ الْحِمَامٖ
(۳) نَجَا بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْمِنْعَامٖ

حل لغات: بَارَکَ فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب، ازبَارَکَ مُبَارَکَةً (مفاعلت) برکت نازل فرمانا۔ غُلَام ضمیر خطاب سے تمیز ہے۔ جیسے متنبّی کے قول "فَدَیْنَاکَ مِنْ رَبْعٍ وَاِنْ زِدْتَّنَا کَرْبًا" مِنْ حَوْمَةٍ مِنْ، نَجَا کا صلہ ہے جو بعد میں آرہا ہے، حَوْمَةُ الْمَوْت موت کا اچانک آنا۔ اَلْحِمَام موت۔ نَجَا یَنْجُوْ نَجَاةً (ن) نجات پانا۔ اَلْعَوْن مدد۔ اَلْمَلِکَ بادشاہ، اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اَلْمِنْعَام، صیغہ مبالغہ، بہت انعام فرمانے والا۔

ترجمہ: اے بچے اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دے، اے اس شخص کے فرزند جس نے بہت انعام واکرام فرمانے والے خدا کی مدد سے موت کے اچانک آنے سے نجات پائی۔

(۴) فُودِیَ غَدَاةَ الضَّرْبِ بِالسِّهَام

(۵) بِمِأَةٍ مِّنْ اِبِلٍ سَوَام

حل لغات: فُودِیَ فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، از فَادیٰ مُفَادَاةً (مفاعلت) فدیہ لے کر چھوڑ دینا۔ غَدَاة صبح۔ الضَّرْبُ بِالسِّهَام تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کرنا۔ سَاهَمَ، مُسَاهَمَةً و سِهَامًا (مفاعلت) قرعہ اندازی کرنا۔ سَوَام چرنے والا اونٹ، جمع سَوَائِم۔

ترجمہ: (بایں طور کہ) قرعہ اندازی کی صبح سو چرنے والے اونٹوں کا فدیہ دے کر آپ کی جان بچائی گئی۔

(٦) اِنْ صَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِی الْمَنَام

(۷) فَاَنْتَ مَبْعُوثٌ اِلَی الْاَنَام

(۸) مِنْ عِنْدِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

حل لغات: اَبْصَرْتُ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم (افعال) میں نے دیکھا۔ الْمَنَام خواب۔ الْاَنَام مخلوق۔ الْجَلَال بزرگی۔ الْاِکْرَام نوازنا، بخشش کرنا۔

ترجمہ: اگر وہ سچ ہے جو خواب میں میں نے دیکھا ہے تو (یقیناً) جلال واکرام والے خدا کی طرف سے تم مبعوث ہوگے۔

(۹) تُبْعَثُ فِی الْحِلِّ وَ فِی الْحَرَام

(۱۰) تُبْعَثُ بِالتَّحْقِیْقِ وَ الْاِسْلَام

حل لغات: الْحِلّ مکہ معظّمہ میں حرم شریف کے حدود سے باہر کا علاقہ۔ الحرام وہ جگہ جہاں قتال جائز نہیں، حدودِ حرم۔

ترجمہ: تم حل وحرم میں مبعوث ہوگے، تم حق واسلام کے ساتھ مبعوث ہوگے۔

(۱۱) دِیْنُ اَبِیْکَ الْبَرِّ اِبْرَاھَام

(۱۲) فَاللّٰہُ اَنْھَاکَ عَنِ الْاَصْنَام

(۱۳) اَنْ لَّا تُوَالِیَھَا مَعَ الْاَقْوَام

حل لغات: اَلْبَرّ نیکوکار، صفت کا صیغہ ہے۔ اِبْرَاھَام، اِبْرَاھِیْم میں ایک لغت ہے۔ اَب باپ، مراد جداعلیٰ ہے۔ اَنْھیٰ اِنْھَاءً (افعال) روکنا، یہاں بطور دعا اس کا استعمال ہوا ہے، مراد حفاظت کرنا ہے۔ صَنَم بت، جمع اَصْنَام۔ وَالیٰ مُوَالَاۃً (مفاعلت) دوستی کرنا۔

ترجمہ: جو تمہارے نیکوکار جداعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے، تو اللہ تعالیٰ تمہیں بتوں سے محفوظ رکھے کہ تم لوگوں کے ساتھ ان سے دوستی نہ کرو۔

کَانَتِ الشَّیْمَاءُ بِنْتُ حَلِیْمَۃَ السَّعْدِیَۃِ تَحْضُنُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اُمِّھَا حَلِیْمَۃَ السَّعْدِیَۃِ وَکَانَتْ تُرَقِّصُہٗ وَتَقُوْلُ:

حل لغات: تَحْضُنُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از حَضَنَ حِضَانَۃً (ن) گود میں لینا۔ تُرَقِّصُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از رَقَّصَ تَرْقِیْصًا (تفعیل) جھولانا۔

ترجمہ: شیما بنت حلیمہ سعدیہ اپنی ماں حلیمہ سعدیہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لیتیں، انھیں جھولاتیں اور کہتیں۔

(۱) یَا رَبَّنَا اَبْقِ لَنَا مُحَمَّدًا

(۲) حَتّٰی اَرَاہُ یَافِعًا وَاَمْرَدًا

حل لغات: اَبْقِ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر (افعال) باقی رکھ۔ یَافِع قریب البلوغ، از یَفَعَ یَفْعًا (ف) لڑکے کا بلوغ کے قریب پہونچنا، جوان۔ اَمْرَد نوخیز۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لیے باقی رکھ، یہاں تک کہ میں انھیں نوخیز مرد (قریب البلوغ) دیکھوں۔

(۳) ثُمَّ اَرَاہُ سَیِّدًا مُسَوَّدًا

(۴) وَاکْبِتْ اَعَادِیَه مَعًا وَالْحُسَّدَا

(۵) وَاَعْطِهٖ عِزًّا یَدُوْمُ اَبَدًا

حل لغات: مُسَوَّد معظم، سردار۔ اِکْبِتْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از کَبَتَ کَبْتًا (ض) پچھاڑنا، رسوا کرنا، ذلیل کرنا۔ عَدُوّ دشمن، جمع اَعَادِی. اَلْحَاسِد جلنے والا، جمع حُسَّد. اَعْطِ فعل امر (افعال) دے۔ اَلْعِزّ عزت۔

ترجمہ: پھر انھیں سردار اور قائد دیکھوں، ان کے دشمنوں اور حاسدوں کو ایک ساتھ ذلیل کردے اور انھیں دائمی وسرمدی عزت عطا فرما۔

اَبُوْ عُرْوَةَ الْاَزْدِی اِذَا اَنْشَدَ هٰذَا کَانَ یَقُوْلُ مَا اَحْسَنَ مَا اَجَابَ:۔

ترجمہ: ابو عروہ ازدی جب یہ اشعار پڑھتے تو کہتے، کیا ہی اچھی ہے یہ (دعا) جسے اللہ نے شرف قبولیت سے نوازا۔

قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفِلٍ ورقہ بن نوفل نے کہا۔

(۱) فَخَبَّرَنَا عَنْ کُلِّ خَیْرٍ بِعِلْمِهٖ
وَلِلْحَقِّ اَبْوَابٌ لَّهُنَّ مَفَاتِحُ

حل لغات: خَبَّرَ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب (تفعیل) اس نے خبر دی۔ اَلْبَاب دروازہ، جمع اَبْوَاب۔ اَلْمِفْتَاح کنجی، جمع مَفَاتِیْح، ضرورت شعری کی بنا پر یا کو حذف کردیا۔

ترجمہ: تو اس نے ہمیں اپنے علم سے ہر خیر کی خبر دی اور حق کے متعدد دروازے ہیں جنھیں کھولنے کے لیے کنجیاں ہیں۔

(۲) کَانَّ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ مُرْسَلٌ
اِلٰی کُلِّ مَنْ ضَمَّتْ عَلَیْهِ الْاَبَاطِحُ

حل لغات: ضَمَّ ضَمًّا (ن) مشتمل ہونا۔ اَبْطَح سنگلاخ زمین، جمع اَبَاطِح۔

ترجمہ: احمد بن عبداللہ ان لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے جن پر سنگلاخ زمینیں مشتمل ہیں (سنگلاخ زمین میں رہنے والوں کی طرف مبعوث ہوں گے)

(۳) وَظَنِّی بِهٖ اَنْ سَوْفَ یُبْعَثُ صَادِقًا
كَمَا اُرْسِلَ الْعَبْدَانِ هُوْدٌ وَّ صَالِحٌ

ترجمہ: میرا یقین ہے ان کے بارے میں کہ عنقریب صداقت کے ساتھ مبعوث ہوں گے جس طرح دو بندۂ خدا ہود اور صالح علیہما السلام مبعوث ہوئے۔

(۴) وَمُوْسٰی وَ اِبْرَاهِیْمُ حَتّٰی یُرٰی لَهٗ
بَهَاءٌ وَمَنْشُوْرٌ مِّنَ الذِّكْرِ وَاضِحٌ

حل لغات: بَهَاء خوبی، رونق و جمال۔ مَنْشُوْر فرمان، جمع مَنْشُوْرَات. وَاضِح منشور کی صفت ہے۔

ترجمہ: (اور جس طرح) موسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام (مبعوث ہوئے) یہاں تک کہ ان کا رونق و جمال اور ذکر پر مشتمل واضح فرمان عیاں ہو جائے گا۔

(۵) وَیَتْبَعُهٗ حَیَّا لُؤَیٍّ جَمَاعَةً
شَبَابُهُمْ وَالْاَشْیَبُوْنَ الْجَحَاجِحُ

حل لغات: تَبِعَ تَبْعًا (س) پیروی کرنا۔ حَیَّا لُؤَیٍّ قبیلہ لوی کی دو شاخیں۔ شَابٌّ نوجوان، جمع شَبَاب. اَشْیَبُ بوڑھا، جمع اَشْیَبُوْن. جَحْجَح ایسا سردار جو سخاوت و فیاضی کی طرف سبقت کرے، جمع جَحَاجِح۔

ترجمہ: قبیلہ لوی کی دونوں شاخیں، خواہ وہ نوجوان ہوں یا فیاض و سخی بوڑھے سردار سب من حیث المجموع ان کی پیروی کریں گے۔

(۶) فَاِنْ اَبْقَ حَتّٰی یُدْرِكَ النَّاسُ دَهْرَهٗ
فَاِنِّیْ بِهٖ مُسْتَبْشِرُ الْوُدِّ فَارِحُ

حل لغات: اَبْقَ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم (س) باقی رہوں۔ اِسْتَبْشَرَ بِهٖ کسی چیز سے خوش ہونا۔ الْوُدِّ دوستی، محبت۔ فَارِح اسم فاعل (س) خوش۔

ترجمہ: اگر میں اس وقت تک زندہ رہا جب لوگ ان کا زمانہ پائیں گے تو میں ان سے محبت کی وجہ سے خوش رہوں گا۔

وَ اِلَّا کَاَنِّیْ یَا خَدِیْجَةُ فَاعْلَمِیْ
(۷) عَنْ اَرْضِکَ فِی الْاَرْضِ الْعَرِیْضَةِ سَائِحُ

حل لغات: اِعْلَمِیْ فعل امر، صیغہ واحد مونث حاضر (س) تو جان لے۔ اَلْاَرْضُ الْعَرِیْضَة کشادہ زمین، مراد قبر ہے کیونکہ وہ مومن کے لیے کشادہ ہو جاتی ہے اور امام غزالی نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ دنیا روح کے لیے ایسی ہے جیسے ماں کا پیٹ جنین کے لیے۔ سَائِح اسم فاعل، از سَاحَ سِیَاحَةً (ض) پھرنا، جانا۔

ترجمہ: ورنہ اے خدیجہ تو جان لے کہ میں تمہاری اس زمین سے طویل و عریض زمین (قبر) کی طرف کوچ کرنے والا ہوں۔

وَقَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفِلٍ اور ورقہ بن نوفل نے یہ اشعار بھی کہے۔

اِنْ یَّکُ حَقًّا یَا خَدِیْجَةُ فَاعْلَمِیْ
(۱) حَدِیْثُکِ اِیَّانَا فَاَحْمَدُ مُرْسَلٌ

ترجمہ: اے خدیجہ اگر وہ باتیں حق ہیں جو تو نے ہم سے بیان کیں تو تم جان لو کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

وَجِبْرِیْلُ یَاتِیْهِ وَمِیْکَالُ مَعْهُمَا
(۲) مِنَ اللّٰهِ وَحْیٌ یَشْرَحُ الصَّدْرَ مُنْزَلٌ

حل لغات: اصل عبارت یوں ہے "یاتیه جبریل و میکال و معهما وحیی منزل من الله یشرح الصدر"

ترجمہ: جبریل اور میکائیل علیہما السلام ان کے پاس اللہ کی جانب سے نازل کردہ وحی لائیں گے (جبریل و میکائیل علیہما السلام ان کے پاس آئیں گے اس حال میں کہ ان کے ساتھ اللہ کی جانب سے نازل کردہ وحی ہوگی) جس سے شرح صدر حاصل ہوتا ہے۔

یَفُوْزُ بِهٖ مَنْ فَازَ فِیْهَا بِتَوْبَةٍ
(۳) وَیَشْقیٰ بِهِ الغَالِی الغَوِیُّ المُضَلِّلُ

حل لغات: شَقِیَ شَقَاوَۃً (س) بدبخت ہونا، خائب وخاسر ہونا۔ الْغَالِی متکبر۔ الْغَوِیّ صفت مشبہ (س،ض) گمراہ۔ الْمُضَلِّل اسم فاعل (تفعیل) گمراہ گر۔

ترجمہ: ان کے ذریعہ وہی شخص کامیابی سے ہمکنار ہوگا جو دنیا میں توبہ کرے گا اور متکبر وسرکش، گمراہ اور گمراہ گر، خائب وخاسر اور نامراد ہوگا۔

(۴) فَرِیْقَانِ مِنْهُمْ فِرْقَةٌ فِی جِنَانِهِ
وَاُخْرىٰ بِاَحْوَارِ الْجَحِیْمِ تَغَلَّلُ

حل لغات: جِنَان، جَنَّت کی جمع ہے۔ الْحَوْر گڑھا، جمع اَحْوَار۔ الْجَحِیْم جہنم۔ تَغَلَّلُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مونث غائب، اصل میں تَتَغَلَّلُ تھا۔ ایک تا کو حذف کردیا، از تَغَلَّلَ تَغَلُّلاً (تفعل) داخل ہونا۔

ترجمہ: لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہوجائیں گے ایک گروہ باغات میں داخل ہوگا اور دوسرا گروہ جہنم کے گڈھوں میں داخل ہوگا۔

(۵) اِذَا مَا دَعَوْا بِالْوَیْلِ فِیْهَا تَتَابَعَتْ
مَقَامِعُ فِی هَا مَاتِهِمْ ثَمَّ مِنْ عَلُ

حل لغات: الدَّعْوَۃُ بِالْوَیْل یاویلاہ کہنا۔ مَقْمَعَۃ گرز، ہتھوڑا، جمع مَقَامِع۔ هَامَة کھوپڑی، جمع هَامَات۔ ثَمَّ وہاں۔ عَلُ اوپر۔ التَّتَابُع (تفاعل) کسی کام کا مسلسل ہونا۔

ترجمہ: جب وہ دوزخ میں یاویلاہ کہیں گے تو وہاں اوپر سے مسلسل ان کی کھوپڑیوں میں لوہے کے گرزوں سے مارا جائے گا۔

قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفِلٍ فِیْمَا کَانَتْ خَدِیْجَةُ ذَکَرَتْ لَهُ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

جب خدیجہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ سے ورقہ بن نوفل کو آگاہ کیا تو ورقہ نے یہ اشعار کہے۔

(۱) جَاءَتْ لِتَسْأَلَنِی عَنْهُ لِاُخْبِرَهَا

اَمْرًا اَرَاهُ سَيَاتِي النَّاسَ مِنْ اٰخَرٖ

ترجمہ: وہ میرے پاس ان کے بارے میں پوچھنے کے لیے آئی تا کہ میں اسے ایسے امر سے آگاہ کروں جو عنقریب آخری زمانہ (بعد) میں لوگوں کے پاس آئے گا۔

(۲) وَخَبَّرَتْنِي بِاَمْرٍ قَدْ سَمِعْتُ بِهٖ
فِيْمَا مَضىٰ مِنْ قَدِيْمِ الدَّهْرِ وَالْعُصُرِ

حل لغات: مَضىٰ (ض) گزر چکا۔ قَدِيْم پرانا۔ عَصر زمانہ، جمع عُصُر۔

ترجمہ: اس نے مجھے وہ بات بتلائی جسے میں قدیم زمانہ سے سن رہا ہوں۔

(۳) بِاَنَّ اَحْمَدَ يَاْتِيْهِ وَيُخْبِرُهٗ
جِبْرِيْلُ اَنَّكَ مَبْعُوْثٌ اِلَى الْبَشَرِ

ترجمہ: وہ یہ کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل آکر بتائیں گے کہ آپ کو بنی نوع انسان کی طرف بھیجا گیا ہے۔

(۴) فَقُلْتُ عَلَّ الَّذِي تَرْجِيْنَ يُنْجِزُهٗ
لَكِ الْاِلٰهُ فَرَجِّي الْخَيْرَ وَانْتَظِرِي

حل لغات: عَلَّ، لَعَلَّ میں ایک لغت ہے۔ تَرْجِيْن فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مونث حاضر، از رَجَا يَرْجُو رَجَاءً (ن) امید کرنا۔ اَنْجَزَ يُنْجِزُ اِنْجَازًا (افعال) پورا کرنا۔ رَجِّي فعل امر، صیغہ واحد مونث حاضر (تفعیل) امید کر۔ اِنْتَظِرِي فعل امر، صیغہ واحد مونث حاضر (افتعال) انتظار کر۔

ترجمہ: تو میں نے کہا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تمہاری امید (آرزو) پوری فرمائے گا لہٰذا خیر کی امید رکھ اور اس کا انتظار کر۔

(۵) وَاَرْسَلَتْهُ اِلَيْنَا كَيْ نُسَائِلَهٗ
عَنْ اَمْرِهٖ مَا يَرىٰ فِي النَّوْمِ وَالسَّهَرِ

حل لغات: سَاءَلَ بمعنی سَئَلَ۔ نَامَ نَوْمًا (س) سونا۔ سَهِرَ سَهَرًا (س) بیدار رہنا۔

ترجمہ: اس نے انھیں ہمارے پاس بھیجا تا کہ ہم ان سے ان کے حالات کے بارے میں پوچھیں جو وہ خواب اور بیداری کے عالم میں دیکھتے ہیں۔

فَقَالَ حِيْنَ اَتَانَا مَنْطِقًا عَجَبًا
(۶)
يَقُفُّ مِنْهُ اَعَالِى الْجِلْدِ وَالشَّعَرِ

حل لغات: قَفَّ قُفُوْفًا (ن) رونگٹے کھڑے ہونا۔ اَعَالِى الْجِلْد جلد کے بالائی حصے۔ الشَّعَر بال، عین کے سکون اور فتحہ دونوں کے ساتھ ہے، مراد رونگٹے ہیں۔

ترجمہ: جب وہ ہمارے پاس تشریف لائے تو انھوں نے ایسی تعجب خیز بات بتلائی جس سے جلد کے بالائی حصے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اِنِّى رَأَيْتُ اَمِيْنَ اللّٰهِ وَاجَهَنِى
(۷)
فِى صُوْرَةٍ اُكْمِلَتْ مِنْ اَهْيَبِ الصُّوَرِ

حل لغات: اَمِيْنُ اللّٰه اللہ کا امین، مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔ وَاجَهَ مُوَاجَهَةً (مفاعلت) روبرو ملاقات کرنا۔ اَهْيَب اسم تفضیل، انتہائی بارعب۔ الصُّوَر، صُوْرَة کی جمع ہے۔

ترجمہ: (آپ نے فرمایا) میں نے روح الامین کو انتہائی بارعب صورتوں میں سے مکمل ترین صورت میں اپنے روبرو جلوہ گر دیکھا۔

ثُمَّ اسْتَمَرَّ فَكَانَ الْخَوْفُ يَذْعَرُنِى
(۸)
مِمَّا يُسَلِّمُ مَا حَوْلِى مِنَ الشَّجَرِ

حل لغات: اِسْتَمَرَّ اِسْتِمْرَارًا (استفعال) ایک حالت پر باقی رہنا۔ ذَعَرَ ذَعْرًا (ف) ڈرانا، خوفزدہ کرنا۔ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا (تفعیل) سلام کرنا۔ حَول اردگرد۔

ترجمہ: پھر وہ اسی حالت پر قائم رہے تو میں اپنے اردگرد کے درختوں کے سلام کرنے کی وجہ سے خوفزدہ ہو رہا تھا۔

(۹) فَقُلْتُ ظَنِّى وَمَا اَدْرِىْ اَيُصَدِّقُنِى

اَنْ سَوْفَ تُبْعَثُ تَتْلُوْ مُنْزَلَ السُّوَرِ

حل لغات: ''ظَنِّی'' یُصَدِّقُنِی کا فاعل ہے۔مُنْزَلِ السُّوَر اس میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے،اصل عبارت السُّوَرُ الْمُنْزَلَة ہے۔

ترجمہ: تو میں نے کہا حالانکہ میں نہیں جانتا کہ میرا خیال میری تصدیق بھی کرے گا کہ آپ عنقریب مبعوث ہوں گے اور نازل شدہ سورتوں کی تلاوت کریں گے۔

وَسَوْفَ آتِیْکَ اِنْ اَعْلَنْتَ دَعْوَتَهُمْ

(۱۰) مِنَ الْجِهَادِ بِلَا مَنٍّ وَّ لَا کَدَرِ

حل لغات: اَعْلَنَ اِعْلَانًا (افعال) اعلان کرنا۔مَنّ احسان۔کَدَر کدورت۔

ترجمہ: عنقریب میں آپ کے پاس آؤں گا جب آپ لوگوں میں دعوت جہاد کا اعلان کریں گے جس میں احسان وکدورت کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

﴿ذِکْرَی الْمَوْلِدِ﴾

لَمَّا وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَہٗ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَدَخَلَ بِہٖ الْکَعْبَۃَ فَقَامَ یَدْعُوْا اللّٰہَ وَیَشْکُرُ لَہٗ مَا اَعْطَاہُ وَ کَانَ یَبْتَھِجُ وَیَقُوْلُ:۔

حل لغات: اَخَذَ یَاخُذُ اَخْذًا (ن) لینا۔ اِبْتَھَجَ یَبْتَھِجُ اِبْتِھَاجًا (افتعال) خوش ہونا۔

ترجمہ: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو عبدالمطلب نے آپ کو گود میں لیا اور کعبہ میں لے کر داخل ہوئے وہ اللہ سے دعا کرتے اور اس کی اس عطا پر شکریہ ادا کرتے ہوئے انتہائی مسرت وشادمانی کے عالم میں یہ اشعار کہہ رہے تھے۔

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَعْطَانِی

(۲) ھٰذَا الْغُلَامَ الطَّیِّبَ الْاَرْدَانِ

حل لغات: رُدْن آستین، جمع اَرْدَان، مراد پاکدامن ہے۔ الطَّیِّب پاکیزہ۔

ترجمہ: ساری خوبیاں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ پاکدامن و پاکیزہ اصل فرزند عطا فرمایا۔

(۳) قَدْ سَادَ فِی الْمَھْدِ عَلَی الْغِلْمَانِ

(۴) اُعِیْذُہٗ بِاللّٰہِ ذِی الْاَرْکَانِ

حل لغات: سَادَ سِیَادَۃً (ن) سرداری کرنا۔ الْمَھْد گہوارہ۔ الْغُلَام بچہ، جمع غِلْمَان۔ اُعِیْذُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، از اَعَاذَ اِعَاذَۃً (افعال)

پناہ میں دینا۔ الرُّکن قوت، عزت، غلبہ، جمع اَرْکَان۔

ترجمہ: یہ گہوارہ میں بچوں کا سردار ہے، میں اسے قوت وغلبہ والے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

(۵) حَتّٰی یَکُوْنَ بَلْغَةَ الْفِتْیَانْ

(۶) حَتّٰی اَرَاهُ بَالِغَ الْبُنْیَانْ

حل لغات: اَلْبَـلْغَة انتہائی بیوقوفی، یہاں مراد محض انتہا کو پہونچنا ہے۔ اَلْـفَتیٰ نوجوان، جمع فِتْیَـان۔ بَـالِغ پہونچنے والا۔ اَلْبُـنْیَـان عمارت، مراد اعضا اور جوڑ بند کا مضبوط ہونا ہے۔

ترجمہ: یہاں تک کہ وہ جوانوں کی انتہا کو پہونچ جائے (بھرپور جوانی کو پہونچ جائے) یہاں تک کہ میں اسے مضبوط جوڑ بند والا دیکھوں۔

(۷) اُعِیْذُہٗ مِنْ کُلِّ ذِی شَنَاٰنْ

(۸) مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبِ الْعِنَانْ

(۹) ذِی هِمَّةٍ لَیْسَ لَهٗ عَیْنَانْ

حل لغات: ذِی شَنَاٰن دشمن۔ مُضْطَرِبُ الْعِنَان بے لگام، آزاد۔ ذِی هِمَّة ارادہ کرنے والا، یہاں مفعول "شر و فساد" محذوف ہے۔ لَیْسَ لَهٗ عَیْنَان یہ جملہ بددعا کے لیے ہے، اس کی آنکھیں نہ رہیں۔

ترجمہ: میں اسے بے لگام حاسد اور شر وفساد کا ارادہ کرنے والے دشمن سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، خدا کرے کہ اس (دشمن) کی آنکھیں نہ رہیں۔

(۱۰) حَتّٰی اَرَاهُ رَافِعَ اللِّسَانْ

(۱۱) اَحْمَدُ مَکْتُوْبًا عَلَی اللِّسَانْ

حل لغات: رَافِعُ اللِّسَان مشہور ومعروف، زبان آور خطیب۔

ترجمہ: یہاں تک کہ میں اسے خطیب اور زبان آور دیکھوں، اس کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے جو زبان زد خلائق ہے (زبان پر احمد ہے)

قَالَ العَبَّاسُ بنُ عَبدِ المُطَّلِبِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائذَنْ لِي امتَدِحُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قُلْ لا يَفضُضِ اللّٰهُ فَاكَ فَقَالَ:.

حل لغات: اِئذَنْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر (س) اجازت دیجیے۔ اِمتَدَحَ اِمتِدَاحًا (افتعال) مدح کرنا۔ لَا یَفضُضْ فعل نہی، ازفَضَّ فَضًّا (ن) توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا، لَا یَفضُضِ اللّٰهُ فَاکَ بطور دعا استعمال ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارا منہ سلامت رکھے، اس کے دانتوں کو نہ گرائے۔

ترجمہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کی مدح کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے، تو انھوں نے یہ اشعار کہے۔

مِنْ قَبلِهَا طِبتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي
(۱) مُستَودَعٍ حَيثُ يُخصَفُ الوَرَقُ

حل لغات: طَابَ طَيبَةً (ض) پاک ہونا۔ الظِّلّ سایہ، جمع ظِلَال مراد جنت کا سایہ ہے۔ مُستَودَع حفاظت گاہ، مراد جنت ہے۔ یُخصَفُ فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، از خَصَفَ خَصفًا (ض) سلنا، چپکانا۔ الوَرَق پتا۔

ترجمہ: آپ اس سے پہلے (جنت کے) سایوں اور ایسی حفاظت گاہ میں پاکیزہ رہے جہاں پتوں سے بدن ڈھانکا جارہا تھا۔

ثُمَّ هَبَطتَّ البِلَادَ لَا بَشَرٌ
(۲) اَنتَ وَلَا مُضغَةٌ وَلَا عَلَقٌ

حل لغات: هَبَطَ هُبُوطًا (ض، ن) اترنا۔ البِلَاد ملک، مراد روئے زمین ہے۔ مُضغَة گوشت کا لوتھڑا۔ عَلَق بستہ خون۔

ترجمہ: پھر آپ نے (پشت آدم میں) زمین پر نزول اجلال فرمایا مگر نہ تو آپ بشر تھے، نہ گوشت کا لوتھڑا اور نہ بستہ خون۔

(۳) بَلْ نُطفَةٌ تَركَبُ السَّفِينَ وَقَدْ

اَلْجَمَ نَسْرًا وَ اَهْلَهُ الْغَرَقُ

حل لغات: السَّفِیْن، سَفِیْنَة کا اسم جنس ہے، مراد کشتی نوح علیہ السلام ہے۔ اَلْجَمَ اِلْجَامًا (افعال) ڈبونا اور پانی کا منہ تک پہونچنا، چونکہ پانی جب انسان کے منہ تک پہونچتا ہے تو وہ اس کے لیے بمنزلہ لگام ہو جاتا ہے یعنی اسے کلام کرنے سے روک دیتا ہے، النَّسر گدھ، مراد وہ بت ہے جس کی پرستش حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کرتی تھی۔

ترجمہ: بلکہ آپ وہ آب صافی تھے جو کشتی (نوح) پر سوار تھا جبکہ نسر بت اور اس کے پجاریوں کو غرقابی نے ہلاک کر دیا۔

(۴) تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ اِلَی رَحِمٍ
اِذَا مَضیٰ عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ

حل لغات: صَالِب، صُلْب میں ایک لغت ہے۔ الرَّحِم وَ الرِّحْم بچہ دانی۔ عَالَم و طَبَق سے مراد صدی اور زمانہ ہے۔

ترجمہ: آپ صلب سے رحم کی طرف قرناً بعد قرنٍ، نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتے رہے (جب ایک زمانہ گزرتا دوسرے زمانہ کا ظہور ہوتا)

(۵) وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِیْلِ مُکْتَتِمًا
فِی صُلْبِهٖ اَنْتَ کَیْفَ یَحْتَرِقُ

حل لغات: وَرَدَ وُرُوْدًا (ض) اترنا۔ اِکْتَتَمَ اِکْتِتَامًا (افتعال) چھپنا۔ اِحْتَرَقَ یَحْتَرِقُ اِحْتِرَاقًا (افتعال) جلنا۔

ترجمہ: آپ آتش خلیل کے اندر صلب ابراہیم میں مخفی و مستور ہو کر اترے تو وہ کیسے جلتے۔

(۶) حَتّٰی اسْتَوٰی بَیْتُکَ الْمُهَیْمِنُ مِنْ
خِنْدِفَ عَلْیَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ

حل لغات: اِسْتَوٰی، ایک روایت میں اِحْتَوٰی ہے، اور یہی زیادہ واضح ہے،

احاطہ کرلیا، گھیرلیا، جمع کرلیا۔ اَلْبَیْت گھر، اس سے مراد شرف بھی ہو سکتا ہے۔ اَلْمُھَیْمِن اسم فاعل، محافظ، شاہد کے معنی میں بھی آتا ہے، اس وقت عَلٰی فَضْلِکَ محذوف ہوگا۔ خِنْدِف ایک عورت کا نام ہے، عزوشرف اور اخلاق و کردار کی پختگی میں جس کی مثال دی جاتی ہے۔ عَلْیَاء پہاڑ کی چوٹی، عزت وشرافت کی بلندی کو بیان کرنا مقصود ہے، یہ خندف کی صفت نہیں ہو سکتی ورنہ اس کو معرفہ لایا جاتا۔ اَلنُّطُق، نِطَاق کی جمع ہے، پہاڑ کے اطراف ونواحی۔

ترجمہ: یہاں تک کہ آپ کے محافظ گھر نے خندف جیسی بلند نسب خاتون کی عزت وشرافت کی بلندی کو جمع کرلیا جس کے نیچے اوساط ونواحی ہیں (یہاں تک کہ آپ کا شرف جو آپ کے فضل پر شاہد ہے خندف جیسی رفیع المرتبت خاتون کے شرف کی بلندی کو محیط ہو گیا جس کے نیچے اوساط ونواحی ہیں)

(۷) وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَّ اَشْرَقَتِ الْ
اَرْضُ وَضَاءَ تْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ

حل لغات: اَشْرَقَتْ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مونث غائب (افعال) روشن ہوئی۔ ضَاءَ تْ بھی اسی معنی میں ہے۔ آفاق آسمان کا کنارہ، جمع اُفُق۔

ترجمہ: اور جب آپ پیدا ہوئے تو روئے زمین جگمگا اٹھی اور آفاق سماوی آپ کے نور سے روشن ہو گئے۔

(۸) فَنَحْنُ فِی ذٰلِکَ الضِّیَاءِ وَفِی ال
نُّوْرِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

حل لغات: اَلضِّیَاء روشنی۔ اَلسَّبِیْل راستہ، جمع سُبُل۔ اَلرَّشَاد ہدایت۔ نَخْتَرِق فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، از اِخْتَرَقَ اِخْتِرَاقًا (افتعال) چلنا، گزرنا۔

ترجمہ: تو آج ہم اسی روشنی، نور اور ہدایت کے راستوں میں چل رہے ہیں۔

وَلَقَدْ اَحْسَنَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰہِ الشَّقْرَاطِی حَیْثُ قَالَ:

ابومحمد عبداللہ شقراطی نے بہت خوب کہا ہے، بایں طور کہ انھوں نے یہ اشعار کہے۔

(۱) ضَاءَ تْ لِمَوْلِدِهٖ الْآفَاقُ وَاتَّصَلَتْ
بُشْرَى الْهَوَاتِفِ فِي الْإِشْرَاقِ وَالطَّفَلِ

حل لغات: ضَاءَ ضَوْءً ضُوْءً وَضِيَاءً (ن) روشن ہونا۔ الْبُشْرٰی خوشخبری۔ اِتَّصَلَ اِتِّصَالًا (افتعال) ملنا، مراد مسلسل آنا ہے۔ الْهَاتِف جس کی آواز سنائی دے اور وہ دکھلائی نہ دے، جمع هَوَاتِف۔ الْإِشْرَاق روشنی۔ الطَّفَل اندھیرا۔

ترجمہ: آپ کی ولادت کے وقت آسمان کے کنارے روشن ہو گئے اور غیبی ندا دینے والوں کی بشارتیں اجالے اور اندھیرے (شب و روز) میں برابر آتی رہیں۔

(۲) وَصَرْحُ كِسْرٰى تَدَاعٰى مِنْ قَوَاعِدِهٖ
وَانْقَضَّ مُنْكَسِرَ الْأَرْجَاءِ ذَامَيَلِ

حل لغات: الصَّرْح محل۔ کِسْرٰی ایران کے بادشاہوں کا لقب ہے۔ تَدَاعٰی فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب (تفاعل) گر گیا۔ الْقَاعِدَة بنیاد، جمع قَوَاعِد۔ مُنْكَسِرَ الْأَرْجَاء جس کے اطراف شکستہ ہو چکے ہوں۔ الْمَيَل جھکنا۔

ترجمہ: کسریٰ کا محل اپنی بنیادوں سمیت پھٹ گیا، اس حال میں کہ اس کے اطراف شکستہ اور جھکے ہوئے تھے۔

(۳) وَنَارُ فَارِسٍ لَمْ تُوْقَدْ وَمَا خَمَدَتْ
مُذْ أَلْفِ عَامٍ وَنَهْرُ الْقَوْمِ لَمْ يَسِلِ

حل لغات: اَوْقَدَ اِيْقَادًا (افعال) روشن کرنا، بھڑکانا۔ خَمَدَ خَمْدًا (ن، س) بجھنا۔ نَهْرُ الْقَوْم نہر ساوہ۔ لَمْ يَسِلْ فعل مضارع نفی جحد بلم، از سَالَ سَيْلَانًا (ض) بہنا۔

ترجمہ: اور فارس کی آگ بجھ گئی حالانکہ وہ ایک ہزار سال سے بجھی نہیں تھی اور نہر ساوہ جاری نہیں ہوئی (خشک ہو گئی)

(۴) خَرَّتْ لِمَبْعَثِهٖ الْأَوْثَانُ وَانْبَعَثَتْ

ثَوَاقِبُ الشُّهُبِ تَرمِی الْجِنَّ بِالشُّعَلِ

حل لغات: خَرَّتْ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از خَرَّ خَرًّا وَخُرُوْرًا (ض، ن) گرنا۔ اِنْبَعَثَ اِنْبِعَاثًا (افعال) کسی چیز کا تیزی سے ظاہر ہونا۔ ثَاقِب روشن، جمع ثَوَاقِب۔ الشِّهَاب ٹوٹا ہوا تارہ، جمع شُهُب۔ الشُّعَل، شُعْلَة کی شبہ جمع ہے۔

ترجمہ: آپ کی آمد کے وقت بت اوندھے منہ گر پڑے اور انتہائی تیزی سے گزرتے ہوئے روشن ستارے جنوں کو شعلوں سے مار رہے تھے۔

وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ: اور اللہ ہی کے لیے کہنے والے کی خوبی ہے۔

(۱)
اَلَا بِاَبِی مَنْ کَانَ مَلْكًا وَّسَيِّدًا
وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ وَاقِفٌ

ترجمہ: سنو! میرے باپ اس شخص پر قربان ہوں جو اس وقت بھی بادشاہ اور سردار تھا جب آدم علیہ السلام آب وگل کے مراحل طے کر رہے تھے۔

(۲)
فَذَاکَ الرَّسُوْلُ الْاَبْطَحِیُّ مُحَمَّدٌ
لَهٗ فِی الْعُلَا مَجْدٌ تَلِيْدٌ وَطَارِفٌ

حل لغات: اَلْاَبْطَحِی موضع بطحا کی طرف منسوب ہے۔ اَلْمَجد بزرگی۔ تَلِيْد وَ طَارِف نیا پرانا۔

ترجمہ: وہ بطحا والے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے لیے بلندی میں نیا اور پرانا شرف ہے۔

(۳)
اَتیٰ بِالزَّمَانِ فِی آخِرِ الْمَدَا
وَکَانَ لَهٗ فِی کُلِّ عَصْرٍ مَوَاقِفٌ

حل لغات: اَلْمَدَا مدت، انتہا۔ مَوَاقِف، مَوْقِفٌ کی جمع ہے، کھڑے ہونے کی جگہ، ٹھہرنے کی جگہ، مستقر، از وَقَفَ وُقُوْفًا (ض) کھڑا ہونا۔

ترجمہ: آپ دنیا میں سب سے آخر زمانہ میں تشریف لائے اور ہر زمانہ میں

آپ کے لیے ایک مستقر رہا۔

اَتیٰ لِاِنْکِسَارِ الدَّھْرِ یَجْبُرُ صَدْعَہٗ
(۴)
فَاَثْنَتْ عَلَیْہِ اَلْسُنٌ وَّعَوَارِفُ

حل لغات: لام توقیت کے لیے ہے۔ اَلْاِنْکِسَار (انفعال) ٹوٹنا۔ جَبَرَ جَبْرًا (ن) جوڑنا، درست کرنا۔ لِسَان زبان، جمع اَلْسُن۔ عَوَارِف، عَارِفَۃ کی جمع، یہ موصوف محذوف کی صفت ہے، اصل عبارت قُلُوْبٌ عَوَارِف ہے، معرفت رکھنے والے دل۔ الصَّدْع شگاف۔

ترجمہ: زمانہ ٹوٹنے کے وقت اس کے شگاف کو پُر کرنے کے لیے آپ تشریف لائے تو زبانیں اور معرفت رکھنے والے دلوں نے آپ کی تعریف کی۔

اِذَا رَامَ اَمْرًا لَا یَکُوْنُ خِلَافُہٗ
(۵)
وَلَیْسَ لِذَاکَ الْاَمْرِ فِی الْکَوْنِ صَارِفُ

حل لغات: رَامَ رَوْمًا (ن) ارادہ کرنا۔ اَلْکَوْن کائنات۔ صَارِف اسم فاعل، از صَرَفَ یَصْرِفُ صَرْفًا (ض) پھیرنا۔

ترجمہ: جب آپ کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں ہوتا، اور کائنات میں کوئی اسے پھیرنے والا نہیں ہے۔

قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ جَعْفَرُ الْمَدَنِی الْبَرْزَنْجِی الْمُتَوفّٰی ۱۱۷۷ھ ۱۷۶۳ء مُفْتِی الشَّافِعِیَّہ وَخَطِیْبُ الْحَرَمِ النَّبَوِی

شیخ امام جعفر مدنی برزنجی نے کہا جو مفتی شافعیہ اور حرم نبوی کے خطیب ہیں، جن کا انتقال ۱۱۷۷ھ مطابق ۱۷۶۳ء میں ہوا۔

وَمُحَیًّا کَالشَّمْسِ مِنْکَ مُضِیْءٌ
(۱)
اَسْفَرَتْ عَنْہُ لَیْلَۃٌ غَرَّاءُ

حل لغات: مُحَیًّا چہرہ، اصل عبارت یوں ہے "مُحَیًّا مُضِیْءٌ مِّنْکَ کَالشَّمْسِ"، (آپ کا روشن چہرہ سورج کی طرح ہے) اس تقدیر پر مُضِیْءٌ صفت

ہوگی اور کَالشَّمْس خبر ہے اور اضافت منیہ ہے۔ اَسْفَرَتْ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از اَسْفَرَ اِسْفَارًا (افعال) روشن ہونا۔ غَرَّاء، اَغَرّ کا مونث ہے، مبارک، چمکدار۔

ترجمہ: آپ کا رخ زیبا سورج کی طرح روشن ومنور ہے، جس سے منور و مبارک رات روشن ہے۔

لَیْلَةُ الْمَوْلِدِ الَّذِی کَانَ لِلدِّیْ
(۲) نِ سُرُوْرٌ بِیَوْمِهٖ وَازْدِهَاءُ

حل لغات: السُّرُوْر خوشی۔ اِزْدِهَاء رونق وسرور۔

ترجمہ: آپ کی ولادت کی رات جو اس دن دین کے لیے باعث رونق وسرور تھی۔

مَوْلِدٌ کَانَ مِنْهُ فِی طَالِعِ الْکُفْرِ
(۳) وَبَالٌ عَلَیْهِمْ وَوَبَاءُ

حل لغات: طَالِع پہلی رات کا چاند، صبح کاذب، جمع طَوَالِع۔ وَبَال فساد، برا انجام۔ وَبَاء طاعون وغیرہ، جمع اَوْبِئَة، اَوْبَاء۔

ترجمہ: آپ کی ولادت باسعادت کفر کی صبح کاذب (تاریکی) میں ہوئی تھی جو کافروں کے لیے وبال اور وبا ہے۔

یَوْمَ نَالَتْ بِوَضْعِهٖ اِبْنَةُ وَهْبٍ
(۴) مِنْ فَخَارٍ مَالَمْ تَنَلْهُ النِّسَاءُ

حل لغات: فَخَار شرف واعزاز۔ لَمْ تَنَلْ نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از نَالَ نَیْلًا (س) پانا۔

ترجمہ: جس دن آمنہ بنت وہب نے آپ کو جن کر وہ شرف واعزاز حاصل کیا جسے دوسری عورتیں نہ پاسکیں۔

وَاَتَتْ قَوْمَهَا بِاَفْضَلَ مِمَّا
(۵) حَمَلَتْ قَبْلُ مَرْیَمُ الْعَذْرَاءُ

حل لغات: اَلْعَذْرَاء باکرہ، کنواری، حضرت مریم کالقب ہے، جمع عَذَارىٰ ۔

ترجمہ: وہ اپنی قوم کے پاس اس سے بہتر کولائیں جو اس سے پہلے کنواری مریم لا چکی تھیں۔

وَتَوَالَتْ بُشْرَی الْهَوَاتِفِ اَنْ قَدْ
(٦) وُلِدَ الْمُصْطَفیٰ وَحَقَّ الْهَنَاءُ

حل لغات: اَلتَّوَالِی (تفاعل) پے در پے ہونا۔ اَلْهَنَاء مبارکباد۔

ترجمہ: اور مسلسل ہاتف غیبی کی بشارتیں آتی رہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو چکے اور مبارکبادی واجب ہوگئی۔

يَقُوْلُ اَحْمَدُ شَوْقِي فِي ذِكْرَى الْمَوْلِدِ

احمد شوقی متوفی ۱۹۳۲ء نے مولد کی یاد میں یہ اشعار کہے۔

نَبِيُّ الْبَرِّ بَيَّنَهُ سَبِيْلًا
(١) وَسَنَّ خِلَالَهُ وَهَدَى الشِّعَابَا

حل لغات: اَلْبَرّ، بَرِيَّة کا مخفف ہے، مخلوق یا نیک کے معنی میں ہے اور اگر با کے کسرہ کے ساتھ ہو تو نیکی کا معنی ہوگا اور سارے معانی یہاں درست ہیں۔ سَنَّ سُنَّةً (ن) سیدھا راستہ بیان کرنا۔ خِلَال، خَلَّة کی جمع ہے عادت۔ شِعَاب، الشُّعْبَة کی جمع ہے بمعنی گروہ، قبیلہ۔

ترجمہ: مخلوق کے نبی جنھوں نے مخلوق کو راستہ بتایا اور اسے بہترین عادتوں کی طرف راہ دکھائی اور قبیلوں کی رہنمائی کی۔

تَفَرَّقَ بَعْدَ عِيْسَى النَّاسُ فِيْهِ
(٢) فَلَمَّا جَاءَ كَانَ لَهُمْ مَتَابَا

حل لغات: مَتَاب مصدر میمی ندامت، توبہ، اسم ظرف بھی ہو سکتا ہے جائے رجوع کے معنی میں، مرجع۔ فِيْهِ کی ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہو سکتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔

ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے (رفع آسمانی) بعد لوگ آپ کے بارے میں فرقوں میں بٹ گئے پھر جب آپ تشریف لائے تو لوگوں کے لیے آپ مرجع ہوئے۔

(۳)
وَشَافِی النَّاسَ مِنْ نَزعَاتِ شَرٍّ
کَشَافٍ مِنْ طَبَائِعِهَا الذِّئَابَا

حل لغات: شَافِیْ (مفاعلت) شفادی۔ نَزعَة رجحان، توجہ، جمع نَزعَات۔ شَافٍ اسم فاعل شفادینے والا۔ الذِّئْب بھیڑیا، جمع ذِئَاب۔ طَبَائِع، طَبِیْعَة کی جمع۔

ترجمہ: برائی کے رجحان سے آپ نے لوگوں کو شفادی جیسے کہ بھیڑیوں کو کوئی ان کی طبیعتوں سے نکال دے۔

(۴)
وَکَانَ بَیَانُهُ لِلْهُدٰی سُبُلًا
وَکَانَتْ خَیْلُهُ لِلْحَقِّ غَابَا

حل لغات: الْخَیْل گھوڑے، مجازاً گھوڑسواروں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ غَاب، غَابَة کی شبہ جمع ہے، جماعت۔

ترجمہ: آپ کا بیان ہدایت کے راستوں کو واضح کرنے والا تھا اور آپ کا لشکر شیرانِ حق کی جماعت تھی۔

(۵)
وَعَلَّمَنَا بِنَاءَ الْمَجْدِ حَتّٰی
اَخَذْنَا اِمْرَةَ الْاَرْضِ اغْتِصَابَا

حل لغات: الْمَجْد شرافت۔ اِمْرَة حکومت۔ الْاِغْتِصَاب افتعال) غصب کرنا۔

ترجمہ: انھوں نے ہمیں مجد و شرافت کی عمارت (معیار) سے آگاہ کیا یہاں تک کہ ہم نے جبراً زمین کی حکومت حاصل کر لی (جیسے کہ روم وایران کی حکومت حاصل ہوئی)

(۶)
وَمَا نَیْلُ الْمَطَالِبِ بِالتَّمَنِّی
وَلٰکِنْ تُوْخَذُ الدُّنْیَا غِلَابَا

حل لغات: النَّیل (س) پانا۔ غَالَبَ غِلَابًا (مفاعلت) ایک دوسرے پر غلبہ

کی کوشش کرنا۔

ترجمہ: مقاصد کا حصول صرف تمنا سے نہیں ہو سکتا ہاں دنیا کو طاقت وقوت کے زور پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(۷)
وَمَا اسْتَعْصیٰ عَلیٰ قَوْمٍ مَنَالٌ
اِذَا الْاِقْدَامُ کَانَ لَهُمْ رِکَابَا

حل لغات: اِسْتَعْصیٰ اِسْتِعْصَاءً (استفعال) سخت ہونا، مشکل ہونا۔ الْمَنَال مطلوب، مقصود۔ رِکَاب اس کا واحد رَاحِلَۃٌ آتا ہے، جمع رُکُب، رَکَائِب سواری کے اونٹ، مراد یہ ہے کہ مقصد کا حصول پختہ ارادہ کے تابع ہوتا ہے۔

ترجمہ: اس وقت کسی قوم کے لیے مقصد کا حصول آسان ہو جاتا ہے جب اقدام ان کے لیے سواریاں ہوں۔

(۸)
وَمَا لِلْمُسْلِمِیْنَ سِوَاکَ حِصْنٌ
اِذَا مَا الضُّرُّ مَسَّهُمْ وَنَابَا

حل لغات: اَلْحِصْن قلعہ، جمع حُصُوْن، اَحْصَان۔ نَاب فعل ماضی معروف الف اشباع کے لیے ہے، از نَاب نَوْبَۃً (ن) مصیبت درپیش ہونا۔

ترجمہ: آپ کے علاوہ مسلمانوں کے لیے کوئی جائے پناہ نہیں جب انھیں مصیبت پہونچے۔

(۹)
کَأَنَّ النَّحْسَ حِیْنَ جَریٰ عَلَیْهِمْ
اَطَارَ بِکُلِّ مَمْلُکَۃٍ غُرَابَا

حل لغات: النَّحْس نحوست۔ اَطَارَ الغُرَاب ہلاک کر دیا۔

ترجمہ: گویا جب ان کے اوپر نحوست طاری ہوئی (جب ان کی قسمت کا ستارہ گردش ایام کی زد میں ہوا) تو اس نے ہر مملکت کو ہلاک کر دیا۔

(۱۰)
بَنَیْتَ لَهُمْ مِنَ الْاَخْلَاقِ رُکْنًا
فَخَافُوْا الرُّکْنَ فَانْهَدَامَ اضْطِرَابَا

ترجمہ: آپ نے ان کے لیے اخلاق کا ایک ستون تیار کیا تو جب لوگ اس رکن سے گھبرائے (گھبرا کر پس پشت ڈال دیا) تو انتشار کی وجہ سے یہ منہدم ہو گیا۔

(۱۱) وَلَوْ حَفِظُوْا سَبِيْلَکَ کَانَ نُوْرًا
وَ کَانَ مِنَ النُّحُوْسِ لَهُمْ سَحَابَا

حل لغات: النُّحُوْس، نَحْس کی جمع ہے۔ السَّحَاب بادل، مراد ستر وحجاب ہے۔

ترجمہ: اگر انھوں نے آپ کے (بتائے ہوئے) راستہ کی حفاظت کی ہوتی تو وہ ان کے لیے نور (رہنمائی کا سبب) ہوتا اور نحوستوں سے ان کے لیے حجاب بن جاتا۔

قَالَ الْاُسْتَاذُ مُحَمَّد عَلِيٌّ الْعَشَارِی

استاذ محمد علی عشاری نے یہ اشعار کہے۔

(۱) نُوْرُ الْجَلَالَةِ اَمْ سَنَاءُ الْفَرْقَدِ
اَمْ شَعَّ فِی الْاَکْوَان نُوْرُ مُحَمَّدِ

حل لغات: نُوْرُ الْجَلَالَة نور الٰہی۔ السَّنَاء روشنی، کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ اگر سَنَا بالقصر ہے تو روشنی کے معنی میں ہے اور اگر بالمد ہے تو بلندی اور شرف کے معنی میں ہے، چنانچہ متنبّی نے کہا ہے "نَزَلْتُ اِذْ نَزَلْتَهَا الدَّارُ فِی أَحٍ.... سَنَ مِنْهَا مِنَ السَّنَا وَ السَّنَاءِ" الْفَرْقَد قطب شمالی کی جانب آسمان میں چمکنے والا ایک ستارہ جس سے راستہ نظر آتا ہے۔ شَعَّ شَعًّا (ض) منتشر ہونا، پھیلنا۔ الْاَکْوَان، کَوْن کی جمع ہے، کائنات۔

ترجمہ: کائنات میں نور الٰہی کی تجلیاں ہیں یا فرقد ستارے کی روشنی ہے یا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی تابانیاں ہیں (کا نور پھیلا ہوا ہے)

(۲) وَسَنَا النُّبُوَّةِ اَمْ سَنَا شَمْسِ الضُّحیٰ
قَدْ لَاحَ فِی ذَاکَ الظَّلَامِ الْاَسْوَدِ

حل لغات: شَمْسُ الضُّحیٰ چاشت کے وقت کا سورج۔ لَاحَ لَوْحًا (ن) چمکنا، ظاہر ہونا۔ الظَّلَام تاریکی۔

ترجمہ: نورنبوت کی تابانی ہے یا چاشت کے وقت کے سورج کی روشنی جس نے اس سخت تاریکی میں اجالے کا صور پھونک دیا (جو اس سخت تاریکی میں ظاہر ہوا)

عَصْرُ الْجَهَالَةِ فِي الْبِلَادِ مُخَيِّمٌ
(۳)
وَالْعُرْبُ قَدْ تَاهَتْ بِهٖ فِي فَرْقَدٖ

حل لغات: اَلْعَصْر زمانہ، رات۔ مُخَيِّم اسم فاعل (تفعیل) خیمہ زن۔ اَلْعُرْب اہل عرب۔ تَاهَ تَيْهًا (ض) حیران ہونا، بھٹکنا۔ اَلْفَرْقَد سخت ہموار زمین۔

ترجمہ: جہالت کی رات پوری دنیا میں خیمہ زن تھی اور عرب اس کی وجہ سے دشوار زمین میں بھٹک رہے تھے۔

الرُّوْمُ فِي اَرْضِ الشَّآمِ تُزِلُّهَا
(۴)
وَتَسُوْمُهَا بِتَجَبُّرٍ وَّتَشَرُّدٖ

حل لغات: اَزَلَّ اِزْلَالًا (افعال) پھسلانا، اگر یہ ذال سے ہو تو معنی زیادہ مناسب ہوگا، ذلیل کرنا۔ سَامَ يَسُوْمُ سَوْمًا (ن) ذلیل کرنا، عذاب دینا۔ اَلتَّشَرُّد (تفعل) تفرق، آوارگی۔ اَلتَّجَبُّر (تفعل) جبر و ظلم۔

ترجمہ: اہل روم سرزمین شام میں انھیں پھسلا رہے تھے (ذلیل کر رہے تھے) اور انھیں ظلم و آوارگی کا مزہ چکھا رہے تھے۔

وَالْفُرْسُ فِي اَرْضِ الْعِرَاقِ تُهِيْنُهَا
(۵)
بِتَحَكُّمٍ وَّ تَعَسُّفٍ وَتَشَدُّدٖ

حل لغات: اَلْفُرْس اہل فارس۔ اَهَانَ اِهَانَةً (افعال) ذلیل کرنا، رسوا کرنا۔ اَلتَّحَكُّم (تفعل) ڈکٹیٹری۔ اَلتَّعَسُّف وَالتَّشَدُّد (تفعل) ظلم و تشدد۔

ترجمہ: اہل فارس سرزمین عراق میں انھیں ڈکٹیٹری اور جبر و تشدد کے ذریعہ رسوا کر رہے تھے۔

(۶) وَأَدُوْا الْبَنَاتِ الطَّاهِرَاتِ لِجَهْلِهِمْ

خَوْفَ الْفَضِیْحَةِ اَوْ لِضَیْقِ الْمَوْرِدِ

حل لغات: وَأَدُوْا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، از وَأَدَ وَأْدًا (ض) زندہ درگور کرنا۔ اَلْفَضِیْحَة رسوائی۔ الضَّیْق تنگی۔ اَلْمَوْرِد ذریعۂ آمدنی۔

ترجمہ: انھوں نے اپنی جہالت کے باعث، ذلت ورسوائی یا ذریعہ آمدنی کی تنگی کے خوف سے اپنی پاکیزہ اور بے گناہ بچیوں کو زندہ درگور کردیا۔

اَلْكُلُّ يُرْسَفُ بِالْقُيُوْدِ جَهَالَةً
(۷)
يَقْسُوْا الْقَوِيُّ عَلَى الضَّعِيْفِ وَيَعْتَدِى

حل لغات: رَسَفَ یَرْسِفُ رَسْفًا (ض،ن) پاؤں بندھے ہوئے کی طرح چلنا۔ جَهَالَةً تمیز ہے، القُیُوْد ممیّز ہے۔ قَسَا یَقْسُوْ قَسَاوَةً (م) ظلم کرنا۔ اِعْتَدیٰ یَعْتَدِی اِعْتِدَاءً (افتعال) ظلم کرنا۔

ترجمہ: سب کے سب جہالت کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان کا طاقتور کمزور کے اوپر ظلم وتعدی کررہا تھا۔

اَلظُّلْمُ يَعْلُوْ وَالْحُقُوْقُ مُضَاعَةٌ
(۸)
وَالشَّعْبُ لَاهٍ لَا يُفِيْقُ وَلَا يَهْتَدِى

حل لغات: عَلَا یَعْلُوْ عُلُوًّا (ن) بلند ہونا۔ مُضَاعَة کھوئی ہوئی چیز۔ اَلشَّعْب جمہور، قوم، پبلک۔ لَاہٍ اسم فاعل، غافل، لَهَا یَلْهُوْ لَهْوًا (ن) غافل ہونا۔ اَفَاقَ یُفِیْقُ اِفَاقَةً (افعال) ہوش میں آنا۔ اِهْتَدیٰ یَهْتَدِی اِهْتِدَاءً (افتعال) راستہ پانا۔

ترجمہ: ظلم کی بالادستی ہورہی تھی اور حقوق پامال ہوچکے تھے پوری قوم خواب غفلت میں تھی جس سے نہ وہ بیدار ہوتے تھے نہ راہ یاب ہوتے تھے۔

وَالْحَالُ اَصْبَحَ اَمْرُهُ مُتَرَدِّيًا
(۹)
لَا يُرْتَجىٰ اِلَّا بِاَعْظَمِ مُرْشِدِ

حل لغات: اَلْمُتَرَدِّی خراب، فاسد۔ لَا یُرْتَجیٰ فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، از اِرْتَجیٰ اِرْتِجَاءً (افتعال) امید کرنا۔ اَلْمُرْشِد اسم

فاعل، رہنما، از اَرْشَدَ اِرْشَادًا (افعال) رہنمائی کرنا۔

ترجمہ: الغرض ان کے معاملات اس قدر خراب ہو چکے تھے کہ ایک بہت بڑے رہنما کے علاوہ کسی سے اصلاح کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔

(۱۰)
وَتُضِيئُ آفَاقُ السَّمَاءِ بِلَحْظَةٍ
لِيُفِيقَ كُلُّ مُغَفَّلٍ اَوْ مُفْسِدٍ

ترجمہ: یکا یک آفاق سماوی روشن ہونے لگے تا کہ ہر غافل اور مفسد و بدحال ہوش میں آجائے۔

(۱۱)
بُعِثَ الرَّسُوْلُ اِلَى النُّفُوْسِ يُنِيْرُهَا
وَيَقُوْدُهَا مِنْ غَيِّهَا الْمُتَجَسِّدِ

حل لغات: اَنَارَ يُنِيْرُ اِنَارَةً (افعال) روشن کرنا۔ قَادَ يَقُوْدُ قِيَادَةً (ن) آگے سے کھینچنا، مراد نکالنا ہے۔ اَلْغَيُّ گمراہی۔ اَلْمُتَجَسِّد سخت۔

ترجمہ: نفوس انسانی کی طرف رسول گرامی وقار صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تا کہ ان کے (تاریک) دلوں کو جگمگائیں (انھیں جگمگائیں) اور سخت ترین گمراہی سے انھیں نکالیں۔

(۱۲)
بُعِثَ الرَّسُوْلُ الْمُصْطَفىٰ مِنْ رَّبِّهٖ
وَبَدَا اِلَى الدُّنْيَا كَنُوْرٍ سَرْمَدِى

حل لغات: بَدَا يَبْدُوْ بُدُوًّا (ن) ظاہر ہونا۔ اَلنُّوْر السَّرْمَدِى دائمی نور۔

ترجمہ: برگزیدہ رسول اپنے رب کی جانب سے مبعوث ہوئے اور دنیا میں ابدی اور دائمی نور کی طرح ظہور فرمایا (جلوہ گر ہوئے)

يَقُوْلُ مُحَمَّد رَضَا عَبْدُ الْجَبَّارِ الْعَانِى

محمد رضا عبدالجبار عانی کہتے ہیں

(۱)
هَلِ الرَّبِيْعُ رَبِيْعُكَ الْوَضَّاحُ
يَامَنْ تَطِيْبُ بِذِكْرِهِ الْاَرْوَاحُ

حل لغات: الرَّبِیْع موسم بہار۔ الْوَضَّاح بہت مسکرانے والا۔ تَطِیْبُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از طَابَ طِیْبَۃً (ض) خوش ہونا۔

ترجمہ: اے وہ ذات پاک جس کے ذکر سے روحیں خوش اور پاکیزہ ہوتی ہیں کیا یہ موسم بہار آپ کا بہت مسکرانے والا موسم بہار ہے۔

(۲)
یَا مُنْقِذَ الْاِنْسَانِ تَاہَ مَسِیْرُہٗ
تِیْہَ السَّفِیْنَۃِ مَا لَھَا مَلَّاحُ

حل لغات: الْمُنْقِذ اسم فاعل بچانے والا، از اَنْقَذَ اِنْقَاذًا (افعال) بچانا۔ تَاہَ تَیْھًا (ض) متحیر ہونا، بھٹکنا۔ الْمَلَّاح ناخدا، جمع مَلَّاحُوْن۔

ترجمہ:۔ اے انسان کو نجات دینے والے جس کا سفر متحیر تھا اس کشتی کے بھٹکنے کی طرح جس کا کوئی ناخدا نہ ہو (اے وہ مبارک و مسعود ہستی جن کے ذریعہ کشتی گمراہی پر سواران بھٹکے ہوئے انسانوں نے ہدایت کی راہ پائی جن کی کشتی کا کوئی ناخدا نہیں تھا)۔

(۳)
یَا خَیْرَ مَنْ وَطِیَٔ الثَّرٰی وَاَدِیْمَہٗ
فِی الْخَافِقَیْنِ لِوَاءُ کُمْ لَوَّاحُ

حل لغات: وَطِیَٔ وَطْأً (س) روندنا۔ الثَّرٰی مٹی۔ الْاَدِیْم روئے زمین۔ الْخَافِقَیْن مشرق و مغرب۔ لِوَاء جھنڈا۔ لَوَّاح چمکدار۔

ترجمہ: اے ان میں سب سے بہتر جنھوں نے خاک ارض اور روئے زمین کو اپنے قدم پاک سے سرفراز کیا آپ کا جھنڈا مشرق و مغرب میں چمک (لہرا) رہا ہے۔

(۴)
تَشْتَاقُکُمْ نَفْسُ الْحَلِیْمِ وَاَنْتُمْ
شَوْقُ النُّفُوْسِ وَعِطْرُھَا الْفَوَّاحُ

حل لغات: تَشْتَاقُ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از اِشْتَاقَ اِشْتِیَاقًا (افتعال) مشتاق ہونا۔ الْعِطْرُ الْفَوَّاح بھڑکتی ہوئی خوشبو۔

ترجمہ: حلیم و بردبار کا (بے قرار) دل آپ کا مشتاق ہے اور آپ دلوں کی آرزو اور ان کی بھڑکتی ہوئی خوشبو ہیں۔

غَمَرَتْ بِمَوْلِدِکَ الْمُبَجَّلِ سَیِّدِی
(۵)
کُلَّ الْقُلُوْبِ بِیَوْمِکُمْ اَفْرَاحُ

حل لغات: غَمَرَ غَمْرًا (ن) ڈھانپ لینا۔ الْمَوْلِد مصدر میمی، ولادت۔ الْمُبَجَّل مبارک۔ الْفَرَح خوشی، جمع اَفْرَاح۔

ترجمہ: اے میرے آقا آپ کی ولادت باسعادت سے آپ کے یوم ولادت پر خوشیوں نے سارے دلوں کو ڈھانپ لیا (سارے لوگ مسرور ہو گئے)۔

وَلَدَتْکَ اُمُّکَ فِی رَبِیْعٍ خَیِّرٍ
(۶)
بُشْریٰ وَمَکَّةُ زَانَهَا الْمِصْبَاحُ

حل لغات: خَیِّر افضل۔ زَان زَیْنًا (ض) زینت دینا۔ الْمِصْبَاح چراغ۔

ترجمہ: (اے میرے آقا) آپ کی ماں نے آپ کو بہترین موسم بہار میں سراپا بشارت جنا جبکہ مکہ کو چراغوں نے مزین کر دیا تھا۔

وَلَدَتْکَ اِذْ وَلَدَتْکَ لٰکِنْ مَادَرَتْ
(۷)
وُلِدَ الْهُدیٰ وَالْخَیْرُ وَالْاِصْلَاحُ

حل لغات: دَرَتْ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از دَریٰ دِرَایَةً (ض) جاننا۔

ترجمہ: آپ کی ماں نے آپ کو جن تو دیا لیکن انھیں معلوم نہ تھا کہ آج ہدایت و خیر اور اصلاح کی پیدائش ہوئی ہے (کہ آج وہ ذات پیدا ہوئی ہے جو سراپا ہدایت و خیر اور امن وصلاح کی پیکر ہے)

وُلِدَ الْهُدیٰ غَمَرَتْکِ یَا اُمَّ الْقُریٰ
(۸)
نَفَحَاتُ رَبِّی وَنُوْرُهُ الْوَضَّاحُ

حل لغات: اُمُّ الْقُریٰ مکہ کا نام ہے۔ النَّفْحَة بھڑک، مراد تجلی ہے، جمع نفحات۔

ترجمہ: اے ام القریٰ (مکہ) جب صاحب ہدایت پیدا ہوا تو تجلیات ربانی اور اس کے چمکتے ہوئے نور نے تجھے ڈھانپ لیا تھا۔

وَمَلَائِکُ عِنْدَ السَّمٰوَاتِ العُلَا
(۹)
هَتَفَتْ تُبَشِّرُ صَوْتُهَا صَدَّاحٗ

حل لغات: هَتَفَ هَتْفًا (ض) زور سے بلانا۔ صَدَّاح بلند۔

ترجمہ: فرشتے بلند آسمانوں سے زوردار آواز میں غیبی بشارت دینے لگے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَدْ اَطَلَّ عَلَی الدُّنَا
(۱۰)
فَیْضُ الْاِلٰہِ وَخَیْرُہٗ یَا صَاحُ

حل لغات: اَطَلَّ اِطْلَالًا (افعال) علیٰ صلہ کے ساتھ جھانکنا، غالب آنا، مراد جاری ہونا۔ الدُّنَا، دُنْیَا کی جمع ہے۔ یَا صَاحُ اصل میں یَا صَاحِبُ تھا، ترخیم کی بنا پر آخری حرف کو حذف کر دیا گیا اور حا پر ضمہ دیا گیا جیسے یَا حَارِثُ سے یَا حَارِ وَیَا حَارُ۔

ترجمہ: اللہ اکبر اے میرے دوست اسی وقت سے دنیا پر فیضان الٰہی اور عطیہ ربانی تسلسل کے ساتھ جاری ہو گیا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَدْ اَطَلَّ مُحَمَّدٌ
(۱۱)
هُوَ نِعْمَةٌ وَمَسَرَّةٌ وَفَلَاحُ

حل لغات: اَطَلَّ اِطْلَالًا (افعال) جھانکنا، مراد تشریف لانا ہے۔

ترجمہ: اللہ اکبر بلاشبہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جو سراپا نعمت و مسرت اور باعث فوز وفلاح ہیں۔

قَالَ اَحْمَدُ حَسَنُ الْقُضَاۃ   احمد حسن قضاۃ نے کہا۔

فِیْ یَوْمِ مَوْلِدِکَ الْعَظِیْمِ تَلَأْلَأَتْ
(۱)
آفَاقُ هٰذَا الْکَوْنِ بِالْاَنْوَارِ

حل لغات: تَلَأْلَأَتْ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از تَلَأْلَأَ تَلَأْلُؤًا (تفاعل) روشن ہونا۔

ترجمہ: آپ کے عظیم یوم ولادت پر اس کائنات کا گوشہ گوشہ انوار وتجلیات سے روشن ہو گیا (جگمگا اٹھا)

وَتَقَشَّعَتْ سُحُبُ الظَّلَامِ عَنِ الدُّنَا
(۲)
وَازْدَانَتِ الْاَشْجَارُ بِالْاَثْمَارِ

حل لغات: تَقَشَّعَتْ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از تَقَشَّعَ تَقَشُّعًا (تفعل) زائل ہونا، منکشف ہونا۔ اَلْاِزْدِیَان (افتعال) مزین ہونا، لد جانا قانون صرفی کے تحت تا کو دال سے بدل دیا۔

ترجمہ: دنیا سے تاریکی کے بادل چھٹ گئے اور درخت پھلوں سے لد گئے۔

لَوْ لَا وُجُوْدُکَ مَا سَادَ الْاُلٰی اَبَدًا
(۳)
وَلَا السَّمَاءُ تَجُوْدُ بِالْاَمْطَارِ

حل لغات: سَادَ سِیَادَةً (ن) سردار ہونا۔ جَادَ جُوْدًا (ن) سخاوت کرنا۔

ترجمہ: اگر آپ نہ ہوتے تو وہ لوگ کبھی بھی سردار نہیں ہو سکتے اور نہ آسمان بارشوں کا فیضان کرتا۔

وَلَا الْخَلَائِقُ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ
(۴)
ذَاقُوْا الْعَدَالَةَ وَالْاِکْرَامَ لِلْجَارِ

حل لغات: ذَاقُوْا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، از ذَاق ذَوْقًا (ن) چکھنا۔ اَلْاِکْرَام تعظیم کرنا، مراد حسن سلوک کرنا ہے۔ اَلْجَار پڑوسی، جمع جِیْرَان۔

ترجمہ: اور نہ عرب و عجم کی مخلوقات پڑوسی کے ساتھ انصاف اور حسن سلوک کا مزہ چکھتی۔

یَا بَاعِثَ الْخَلْقِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ عَدَمٍ
(۵)
نَحْوَ الْهِدَایَةِ وَالتَّوْحِیْدِ لِلْبَارِی

حل لغات: بَاعِث اسم فاعل ابھارنے والا، از بَعَثَ بَعْثًا (ف) ابھارنا۔ عَدَم کا مضاف الیہ محذوف ہے۔ ای عَدَمُ الْهِدَایَة گمراہی۔

ترجمہ: اے اسلام کے ذریعہ مخلوق کو گمراہی سے ہدایت اور توحید باری کی طرف ابھارنے والے۔

کَمْ قَائِدٍ نحیَّ الْقِیَادَةَ جَانِبًا
(۶)
لَمَّا رَأکَ مُکَلَّلاً بِالْغَارِ

حل لغات: نَحّی تَنْحِیَةً (تفعیل) زائل کرنا، دور کرنا، کنارے کرنا۔ الْمُکَلَّل اسم مفعول (تفعیل) تاج پہنایا ہوا۔

ترجمہ: نہ جانے کتنے قائدوں نے قیادت سے کنارکشی کی جب آپ کو غار حرا میں تاج پوش دیکھا۔

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰهُ فِی مَلَکُوْتِهٖ
(۷)
وَالصَّالِحُوْنَ وَصَفْوَةُ الْاَخْیَارِ

حل لغات: مَلَکُوْت بادشاہت۔ الصَّفْوَة خالص۔ الْاَخْیَار نیک لوگ۔

ترجمہ: اللہ اپنی بادشاہت میں اور نیک وصالح و برگزیدہ لوگ آپ پر درود بھیجیں (اللہ نے اپنی بادشاہت میں اور صالح و برگزیدہ لوگوں نے آپ کے اوپر درود بھیجا)

یَا مُؤْمِنُوْنَ عَلَیْهِ صَلُّوْا تَسْلَمُوْا
(۸)
فَهُوَ الشَّفِیْعُ بِحَالِکَ الْاَخْطَارِ

حل لغات: تَسْلَمُوْا فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، جواب امر ہونے کی وجہ سے نون ساقط ہے۔ سَلِمَ سَلَامَةً (س) محفوظ رہنا، سلامت رہنا۔ الْخَطَر پرخطر، جمع اَخْطَار۔

ترجمہ: اے مومنو! تم بھی ان پر درود بھیجو، سلامت رہو گے، اس لیے کہ وہی پرخطر حالات میں تمہارے شفیع ہیں۔

فِی یَوْمِ مَوْلِدِکَ الْمُعَطَّرِ نَرْتَجِی
(۹)
شَحْنَ النُّفُوْسِ بِعَاطِرِ التَّذْکَارِ

حل لغات: شَحَنَ شَحْنًا (ف) بھرنا۔ تَذْکَار یادگار، جمع تَذَاکِیْر۔

ترجمہ: آپ کی عطر بیز ولادت کے دن ہم تذکرۂ پاک کی خوشبو سے دلوں کو بھرنے (معمور کرنے) کی امید رکھتے ہیں۔

اَنْتَ الْمَنَارُ لِکُلِّ سَالِکِ دَرْبِہٖ
(۱۰)
بِالْحَقِّ وَالْاِیْمَانِ وَالْاِصْرَارِ

حل لغات: سَالِک چلنے والا۔ دَرْب کشادہ راستہ۔ اَلْاِصْرَار ثبات قدمی۔

ترجمہ: حق وایمان اور ثبات قدمی کے ساتھ راہ چلنے والے کے لیے آپ منارۂ نور ہیں۔

اَنْتَ الضِّیَاءُ وَلَا ضِیَاءَ بِغَیْرِہٖ
(۱۱)
اَبَدًا لِّقَوْمِی یَا سَلِیْلُ فَخَارٖ

حل لغات: سَلِیْل لڑکا، جمع سُلَّان۔ اَلْفَخَار فخر۔

ترجمہ: اے قابل فخر فرزند آپ میری قوم کے لیے دائمی اور سرمدی نور ہیں آپ کے علاوہ کوئی روشنی نہیں ہے (جس کی بدولت ہم ہدایت کی راہ پر گامزن ہوں)

اَنْتَ الْمُجَاهِدُ فَوْقَ کُلِّ مُجَاهِدٍ
(۱۲)
وَلَکَمْ صَنَعْتَ بِسَیْفِکَ الْبَتَّارِ

حل لغات: لَکَمْ لام برائے تاکید اور کم خبریہ ہے۔ صَنَعْتَ بمعنی ضَرَبْتَ۔ اَلْبَتَّار کاٹنے والا۔

ترجمہ: آپ سب سے بڑے مجاہد ہیں، آپ نے اپنی شمشیر براں سے بہتوں کے کام تمام کردیے۔

یَا سَیِّدِی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَعْذِرَةً
(۱۳)
عَجَزَ الْقَرِیْضُ بِمَدْحِی لِلْمُخْتَارِ

حل لغات: مَعْذِرَةً مفعول مطلق ہے یا مفعول بہ۔ اَلْقَرِیْض شعر۔

ترجمہ: اے میرے آقا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں کہ (نبی) مختار کی تعریف لکھنے سے میرے اشعار کوتاہ ہیں۔

یَقُوْلُ السَّیِّدُ خَلِیْلُ الْاَبُوْ تِیْجِی سید خلیل ابو تیجی کہتے ہیں۔

صُبْحٌ بَدَا فَانْجَابَتِ الظَّلْمَاءُ
(۱)
وَبِنُوْرِہٖ قَدْ عَمَّتِ الْاَضْوَاءُ

حل لغات: اِنْجَابَتْ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از اِنْجَابَ اِنْجِیَابًا (انفعال) پھٹنا، چھٹ جانا۔ الضَّوْء وَالضُّوْء روشنی، جمع اَضْوَاء۔

ترجمہ: صبح ظاہر ہوئی تو تاریکی کافور ہوگئی اور آپ کے نور سے روشنیاں عام ہوگئیں (اکناف عالم میں اجالا ہوگیا)

وَتَبَسَّمَ الْكَوْنُ الْفَسِيحُ مُرَحِّبًا
(۲) وَبِمَدْحِهٖ قَدْ غَرَّدَ الشُّعَرَاءُ

حل لغات: التَّبَسُّم (تفعل) مسکرانا۔ الْفَسِيح کشادہ۔ رَحَّبَ تَرْحِيْبًا (تفعیل) مرحبا کہنا۔ غَرَّدَ تَغْرِيْدًا (تفعیل) چہچہانا، نواسنجی کرنا۔

ترجمہ: وسیع وعریض کائنات خوش آمدید کہتے ہوئے مسکرا پڑی اور شعرا نے آپ کی تعریف میں نغمہ سرائی کی۔

هٰذَا نِدَاءُ الْحَقِّ جَاءَ مُحَمَّدٌ
(۳) وَبِرَكْبِهٖ قَدْ غَنَّتِ الْوَرْقَاءُ

حل لغات: الرَّكْب جماعت۔ غَنّٰى تَغْنِيَةً (تفعیل) گانا۔ الْوَرْقَاء فاختہ۔

ترجمہ: یہ حق کی آواز ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی جماعت (اصحاب) کی شان میں فاختہ نے نواسنجی کی۔

وَتَسَاءَلَ الْكُفَّارُ مَا هٰذَا السَّنَا
(۴) وَقُلُوْبُهُمْ عَنْ رُشْدِهٖ عَمْيَاءُ

حل لغات: تَسَاءَلَ تَسَائُلًا (تفاعل) باہم ایک دوسرے سے پوچھنا۔ السَّنَا روشنی۔ رَشَدَ رُشْدًا (ن) ہدایت پانا۔ عَمْيَاء، اَعْمٰی کا مونث ہے بمعنی اندھا، از عَمِيَ عَمًى (س) اندھا ہونا۔

ترجمہ: کافر ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ یہ روشنی کیسی ہے حالانکہ ان کے دل اس کی ہدایت سے اندھے تھے۔

(۵) وَتَجَمَّعُوْا كَيْ يُطْفِئُوْا نُوْرَ الْهُدٰى

کَیمَا تَعُمَّ الْفِتْنَۃُ الْحَمْقَاءُ

حل لغات: تَجَمَّعُوْا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب (تفعل) وہ اکٹھا ہوئے۔ اَطْفَأَ اِطْفَاءً (افعال) بجھانا۔ الْحَمْقَاء سخت۔

ترجمہ: وہ لوگ نور ہدایت کو بجھانے کے لیے اکٹھا ہوئے تا کہ سخت فتنہ (شرک) عام رہے۔

(۶)
عَرَضُوْا عَلَیْہِ مَمَالِکًا کَیْ یَنْثَنِی
لٰکِنَّھُمْ قَدْ مَسَّھُمْ اِعْیَاءُ

حل لغات: مَمَالِک جمع منتہی الجموع کی وجہ سے غیر منصرف ہے مگر ضرورت شعری کی بنا پر یہاں تنوین آرہی ہے۔ الِانْثِنَاء (انفعال) پھرنا۔ الْاِعْیَاء (افعال) تھکنا۔

ترجمہ: ان لوگوں نے آپ پر حکومتوں کی پیش کش کی تا کہ آپ باز آجائیں لیکن انھیں تھکن ہی پہونچی۔

(۷)
لَمَّا اَجَابَھُمْ بِعَزْمٍ قَائِلًا
لِلْحَقِّ رُوْحِی فِی الْجِھَادِ فِدَاءُ

ترجمہ: جب آپ نے پختہ ارادہ کے ساتھ یہ کہتے ہوئے انھیں جواب دیا کہ میری جان جہاد حق کی خاطر قربان ہے۔

(۸)
وَاللّٰہِ لَوْ قَمَرٌ بِکَفِّی اَوْدَعُوْا
وَبِقُبْضَتِی الْاُخْریٰ تَکُوْنُ ذُکَاءُ

حل لغات: الْکَفّ ہتھیلی۔ اَوْدَعُوْا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، از اَوْدَعَ اِیْدَاعًا (افعال) دینا۔ الْقُبْضَۃ مٹھی۔ الذُّکَاء سورج۔

ترجمہ: خدا کی قسم اگر وہ میرے ایک ہاتھ میں چاند اور دوسرے ہاتھ میں سورج رکھ دیں۔

(۹)
لَا اَتْرُکُ الدِّیْنَ الْقَوِیْمَ وَاِنَّنِی
لَمُجَاھِدٌ حَتّٰی یَعِزَّ لِوَاءُ

حل لغات: اَلدِّیْنُ الْقَوِیْمُ سیدھا دین۔ عَزَّ یَعِزُّ عِزًّا (ض) قوی ہونا، بلند ہونا۔

ترجمہ: (تب بھی) میں سیدھے دین کو نہیں چھوڑ سکتا اور میں جہاد کرتا رہوں گا یہاں تک کہ (حق کا) جھنڈا بلند ہو جائے۔

(۱۰)
اَوْ اَهْلِكَنْ دُوْنَ الْحَنِيْفَةِ رَاضِيًا
بِالْبَذْلِ مَا اِنْ ضَنَّتِ الْكُرَمَاءُ

حل لغات: اَهْلِكَنْ فعل مضارع بانون خفیفہ، صیغہ واحد متکلم میں ہلاک ہو جاؤں۔ اَوْ، اِلىٰ اَنْ کے معنی میں ہے۔ بَذَلَ بَذْلًا (ن،ض) دینا، سخاوت کرنا، کہا جاتا ہے "بَذَلَ نَفْسَهُ عَنْ فُلَانٍ" اس نے فلاں کی حمایت میں جان لڑا دی، یہاں پر مراد یہ ہے کہ میں حق کی حمایت میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دوں گا جس میں فیاضی وسخی اور شریف الاصل لوگ بخل کرتے ہیں۔ مَا اِنْ، "مَا" نافیہ اور "اِنْ" زائدہ ہے۔ ضَنَّ ضَنًّا (س،ض) بخل کرنا۔ اَلْكَرِيْمُ سخی، جمع كُرَمَاء۔

ترجمہ: یہاں تک کہ میں دین حنیف کے لیے بخوشی قربان ہو جاؤں، ایسی چیز خرچ کر کے (جس کو خرچ کرنے میں) سخی بھی بخل کرتے ہیں۔

(۱۱)
وَتَاَمَّرُوْا كَيْ يَقْتُلُوْهُ وَاَغْفَلُوْا
اَنَّ الْعِنَايَةَ لِلنَّبِيِّ وِقَاءُ

حل لغات: تَاَمَّرُوْا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب (تفعل) انھوں نے مشورہ کیا، سازش کی۔ اَلْوِقَاءُ ڈھال، سپر۔

ترجمہ: ان لوگوں نے آپ کو قتل کرنے کی سازش کی اور اس بات سے غافل رہے کہ عنایت ربانی نبی کے لیے ڈھال ہوا کرتی ہے۔

(۱۲)
هَيْهَاتَ تَخْمُدُ لِلْهِدَايَةِ جَذْوَةٌ
قَدْ اَشْعَلَتْهَا عِزَّةٌ شَمَّاءُ

حل لغات: هَيْهَاتَ، بَعُدَ کے معنی میں ہے۔ اَلْجَذْوَة چنگاری۔ اَشْعَلَتْ فعل ماضی معروف، صیغہ واحد موٴنث غائب، از اَشْعَلَ اِشْعَالًا (افعال) روشن کرنا۔ اَلْعِزَّة

قوت، غلبہ، اس سے پہلے ذات مضاف محذوف ہے۔ اَیْ ذَاتُ عِزَّةٍ غلبہ والا، قوت والا۔ شَمَّاء، اَشَمّ کا مونث ہے، کریم۔

ترجمہ: بعید ہے کہ شعلۂ ہدایت سرد پڑ جائے جسے غالب وکریم ذات نے روشن کیا ہے۔

(۱۳) وَغَدَا اِلیٰ سُبُلِ الْفَضِیلَةِ دَاعِیًا
فَاِذَا الْوُجُوْدُ بِأَسْرِهٖ اِصْغَاءُ

حل لغات: غَـدَا غُدُوًّا (ن) صبح کے وقت جانا، یہاں محض جانا مراد ہے۔ الْاَسْر تمام۔ الْاِصْغَاء (افعال) جھکنا۔

ترجمہ: جب وہ بحیثیت داعی ومبلغ فضیلت کے راستوں پر چلے تو موجودات دل وجان سے آپ کے قدموں میں جھک گئی۔

(۱۴) وَاَقَامَ مِنْ وَحْیِ الْاِلٰهِ شَرِیْعَةً
قُدْسِیَّةً لَا یَعْتَرِیْهَا فَنَاءُ

حل لغات: لَا یَعْتَرِی فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، از اِعْتَرٰی اِعْتِرَاءً (افتعال) طاری ہونا۔

ترجمہ: اورآپ نے وحی الٰہی سے ایسی پاکیزہ شریعت قائم فرمائی جس پر فنا طاری نہیں ہوسکتا۔

(۱۵) نَهْجٌ عَرَفْنَا الْحَقَّ مِنْ آیَاتِهٖ
لَوْ لَاهُ ظَلَّتْ مِحْنَةٌ وَّشَقَاءُ

حل لغات: النَّهج راستہ۔ الْمِحْنَة آزمائش۔ الشَّقَاء بدبختی۔

ترجمہ: ایسا راستہ ہے جس کی نشانیوں سے ہمیں حق کی معرفت ہوئی اگر وہ نہ ہوتا (آپ نہ ہوتے) تو (ہمیشہ) آزمائش وبدبختی (ہمارے سروں پر مسلط) ہوتی۔

(۱۶) نَهْجٌ مَحَا الظُّلُمٰتِ فِی غَسَقِ الدُّجیٰ
وَبِهٖ عَلَا فَوْقَ الرُّبُوْعِ بَهَاءُ

حل لغات: مَحَا مَحْوًا (ن) مٹانا۔ الْغَسَق ابتدائی رات کی تاریکی۔ الدُّجْيَة تاریکی، جمع دُجیٰ۔ الرَّبْع گھر، جمع رُبُوع۔ بَهَاء رونق۔

ترجمہ: ایسا راستہ ہے جس نے سخت تاریک راتوں کی تاریکیوں کو کافور کر دیا اور اس کے طفیل گھروں کے اوپر رونق منڈلانے لگی (رونق کی بالا دستی ہوئی)

(۱۷)
مَهْمَا اَجَادُوْا فِی الْمَدِيْحِ دَعَتْهُمْ
نَحْوَ الْمَزِيْدِ دَوَافِعٌ وَثَنَاءٌ

حل لغات: اَجَادَ اِجَادَةً (افعال) عمدہ بنانا۔ الْمَدِيْح تعریف، جمع مَدَائِح۔ دَوَافِع اسباب ومحرکات، اس کا واحد دَافِع ہے۔

ترجمہ: جب شاعروں نے ان کی تعریف میں عمدہ اشعار کہے تو اسباب ومحرکات اور مدح وثنا نے انھیں مزید کہنے پر ابھارا۔

(۱۸)
بَدَّلْتَ لَيْلَ الشِّرْكِ نُوْرًا سَاطِعًا
لَوْلَاهُ دَامَ اللَّيْلُ وَالظَّلْمَاءُ

ترجمہ: آپ نے شرک کی شب (دیجور) کو چمکتے ہوئے نور سے بدل دیا، اگر آپ نہ ہوتے تو رات اور تاریکی ہمیشہ رہتی (ہمارا دائمی مقدر ہو جاتی)

(۱۹)
وَمَحَوْتَ اَرْكَانَ الضَّلَالَةِ كُلَّهَا
فَكَسَا الْبَرِيَّةَ رَحْمَةٌ وَّاِخَاءٌ

حل لغات: كَسَا يَكْسُوْ كَسْوًا (ن) پہنانا، مراد ڈھانپنا ہے۔ الْبَرِيَّة مخلوق۔ الْاِخَاء بھائی چارگی۔

ترجمہ: اور آپ نے گمراہی کے سارے ستونوں کو مٹا دیا تو رحمت و بھائی چارگی نے مخلوق کو ڈھانپ لیا (اپنی جلو میں لے لیا)

(۲۰)
وَبُعِثْتَ رُوْحَ الْخَيْرِ نَبْعًا صَافِيًا
يُرْوِى النُّفُوْسَ الظَّامِئَاتِ صَفَاءٌ

حل لغات: النَّبْع چشمہ۔ اَرْوىٰ اِرْوَاءً (افعال) سیراب کرنا۔ الظَّامِئَات اسم

فاعل، صیغہ جمع مونث، از ظَمِأَ ظَمأً (س) پیاسا ہونا۔

ترجمہ: آپ مبعوث ہوئے اس حال میں کہ آپ پاکیزہ روح اور چشمۂ صافی ہیں، جس کا صاف وشفاف پانی پیاسی جانوں کو سیراب کرتا ہے۔

(۲۱) لِلْعَالَمِینَ اَتَیْتَ نُوْرًا هَادِیًا
وَقَدِ اسْتَجَابَ لِهَدْیِکَ السُّعَدَاءُ

حل لغات: اِسْتَجَابَ اِسْتِجَابَةً (استفعال) قبول کرنا۔ اَلْهُدٰی ہدایت۔ السَّعِیْدُ نیک بخت، جمع سُعَدَاء۔

ترجمہ: آپ سارے عالم کے لیے ہدایت دینے والا نور بن کر تشریف لائے اور نیک بخت لوگوں نے آپ کی دعوت (ہدایت) پر لبیک کہا۔

(۲۲) سَنُعِیْدُ بِالْقُرْآنِ مَجْدًا سَالِفًا
حَتّٰی یَشِعَّ عَلَی الْوُجُوْدِ سَنَاءُ

حل لغات: اَعَادَ اِعَادَةً (افعال) لوٹانا۔ السَّالِف گزرا ہوا۔ شَعَّ شَعًّا (ض) پھیلنا۔

ترجمہ: عنقریب ہم کھوئی ہوئی بزرگی (عزت رفتہ) قرآن کے ذریعہ حاصل کرلیں گے یہاں تک کہ سارے موجودات عالم پر روشنی پھیل جائے گی۔

(۲۳) وَلَسَوْفَ نَمْضِی لِلْاَمَامِ بِعَزْمِنَا
قُرْآنُنَا فِیْنَا هُدًی وَّ ضِیَاءُ

ترجمہ: عنقریب ہم اپنے عزم وارادہ کے ساتھ اس طرح آگے بڑھیں گے کہ ہمارا قرآن ہمارے لیے ہدایت اور نور ہوگا۔

یَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ عِزَّت ابراہیم عزت کہتے ہیں۔

(۱) یَوْمَ الْحَبِیْبِ الَّذِی تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
مِنْ نُوْرِ سُنَّتِهٖ تَزْهُوْا مَرَاعِیْنَا

حل لغات: یَوْمَ الْحَبِیْب، اُذْکُرُوْا فعل مقدر کا مفعول فیہ ہے۔ تَزْهُوْا فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مونث غائب، از زَهَا زَهْوًا (ن) روشن ہونا۔ الْمَرْعیٰ

چراگاہ، جمع مَرَاعِی۔

ترجمہ: یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے اور جس کی شریعت کے نور سے ہماری چراگاہیں روشن ہیں۔

(۲) یَوْمَ الْحَبِیْبِ الَّذِیْ یَعْفُوْا الْاِلٰهُ بِهٖ
وَیَمْنَحُ الصَّفْحَ عَنْ کُلِّ الْمُعَانِیْنَا

حل لغات: مَنَحَ مَنْحًا (ف) دینا، عطا کرنا۔ الصَّفْح معافی۔ اَلْمُعَانِیْن اسم فاعل، صیغہ جمع مذکر (مفاعلت) مشقت برداشت کرنے والے۔

ترجمہ: یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس کی شفاعت سے اللہ تعالیٰ معافی کا پروانہ دے گا اور مشقت جھیلنے والوں کو درگزر فرمائے گا۔

(۳) یَوْمَ الْحَبِیْبِ الَّذِیْ یُطْوٰی الرَّجَاءُ بِهٖ
حَتّٰی یُجَابَ دُعَاءٌ قَبْلَ آمِیْنَا

حل لغات: یُطْوٰی فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، از طَوٰی طَیًّا (ض) لپیٹنا، مراد وابستہ ہونا ہے۔

ترجمہ: یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس سے امید وابستہ ہے یہاں تک کہ آمین کہنے سے پہلے دعا قبول کر لی جاتی ہے۔

(۴) یَوْمَ الْحَبِیْبِ الَّذِیْ مَنْ جَاءَهٗ وَجِلًا
مُسْتَغْفِرًا رَبَّهٗ یَرْضٰی وَیُرْضِیْنَا

حل لغات: الْوَجِل صفت مشبہ، ڈرنے والا، از وَجِلَ وَجَلًا (س) ڈرنا۔

ترجمہ: یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس کے پاس کوئی خائف و ترساں اپنے رب سے مغفرت طلب کرتا ہوا آتا ہے تو وہ راضی ہو جاتا ہے اور ہمیں خوش کر دیتا ہے۔

(۵) صَلُّوْا عَلَیْهِ حَبِیْبِ اللّٰهِ مَا ظَهَرَتْ
مَلَامِحُ النُّوْرِ فِیْ دَاجِیْ لَیَالِیْنَا

حل لغات: مَا بمعنی مَا دَامَ۔ مَلْمَح شعاع، جمع مَلَامِح۔

ترجمہ: درود بھیجو اللہ کے حبیب پر جب تک نور کی کرنیں ہماری تاریک راتوں کو جگمگاتی رہیں۔

صَلُّوْا عَلٰی مَنْ دَعَا لِلّٰہِ مُحْتَسِبًا (۶)
وَمَنْ لِسَاحَتِہٖ یَھْفُوْا الْمُحِبُّوْنَا

حل لغات: اَلْمُحْتَسِب اسم فاعل، از اِحْتَسَبَ اِحْتِسَابًا (افتعال) اخلاص کے ساتھ کوئی کام کرنا۔ ھَفَا یَھْفُو ھَفْوًا (ن) تیز دوڑنا۔

ترجمہ: درود بھیجو اس پر جس نے اخلاص کے ساتھ خدا کو پکارا اور جس کی بارگاہ میں حاضری کے لیے محبین سبقت کرتے ہیں۔

وَمَنْ جَرَی الْمَاءُ نَھْرًا مِّنْ اَصَابِعِہٖ (۷)
فَھُوَ الْغَمَامُ الَّذِی نَعْمَاہُ تَسْقِیْنَا

حل لغات: اَلْغَمَام بادل، جمع غَمَائِم۔ اَلنَّعْمَاء بابرکت ہاتھ۔

ترجمہ: اور اس پر جس کی انگشتہائے مبارک سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا تو وہ ایسے ابر کرم ہیں جن کے دست مبارک سے ہم سیراب ہو رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَصِلُوْا حَبْلَ الْقُلُوْبِ بِہٖ (۸)
وَعَطِّرُوْا الْکَوْنَ مِنْ ذِکْرَاہُ تُشْجِیْنَا

حل لغات: صِلُوْا فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، از وَصَلَ وَصْلًا (ض) ملانا۔ اَلْحَبْل رسی، مراد رابطہ اور تعلق ہے۔ اَشْجیٰ اِشْجَاءً (افعال) خوش کرنا۔

ترجمہ: ان پر درود بھیجو اور ان سے دلوں کی رسیوں کو جوڑ لو اور کائنات کو ان کے ذکر سے معطر کر دو جو ہمیں خوش کر دے۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ فَرَبُّ الْعَرْشِ یَسْبِقُنَا (۹)
اِلَی الصَّلٰوۃِ وَطُوبیٰ لِلْمُصَلِّیْنَا

ترجمہ: ان پر درود بھیجو کیونکہ مالک عرش ہم سے پہلے درود بھیجتا ہے اور بشارت ہو ان لوگوں کے لیے جو ان پر درود بھیجتے ہیں۔

یَا رَبَّ اَحْمَدَ جُدْ بِالْمَدْحِ مُتَّصِلًا
(۱۰) بِسَیِّدِ الْخَلْقِ کَیْ تَسْمُوْ قَوَافِیْنَا

حل لغات: جُدْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از جَادَ جُوْدًا (ن) سخاوت و فیاضی کرنا۔ سَمَا یَسْمُوْ سُمُوًّا (ن) بلند ہونا۔ اَلْقَوَافِی اشعار۔ قَافِیَۃ کی جمع ہے۔

ترجمہ: اے احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے رب تو مخلوق کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلسل تعریف کے ذریعہ فیاضی فرما تاکہ ہمارے اشعار بلند ہو جائیں۔

یَا اَکْرَمَ الرُّسُلِ وَجْدٌ فِی الْقُلُوْبِ سَریٰ
(۱۱) فَاسْتَرْسَلَ الشَّوْقُ یَعْصِرُ نَا وَیَطْوِیْنَا

حل لغات: اَلْوَجْد محبت، شوق۔ سَریٰ سَرَایَۃً (ض) سرایت کرنا۔ اِسْتِرْسَالُ الشَّوْق شوق ملاقات کا غمگین کرنا۔ عَصَرَ عَصْرًا (ض) نچوڑنا۔

ترجمہ: اے رسولوں میں سب سے کریم آپ کی محبت ہمارے دلوں میں سرایت کر گئی اس لیے شوق لقا ہمیں غم سے نڈھال کیے جا رہا ہے۔

یَا سَیِّدَ الْخَلْقِ فَامْسَحْ غُلَّۃً ظَمِئَتْ
(۱۲) وَالْحُبُّ مِنْ کَاسِکُمْ یُرْوِیْ وَیُرْضِیْنَا

حل لغات: اِمْسَحْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، از مَسَحَ مَسْحًا (ف) دور کرنا۔ غُلَّۃ سخت پیاس۔

ترجمہ: اے مخلوق کے سردار ہماری شدت پیاس کو بجھایئے اور آپ کا جام محبت ہمیں سیراب کرے گا اور ہمیں خوش کر دے گا۔

یَا سَیِّدَ الْخَلْقِ اِنَّ الْعِجْزَ یَحْرِمُنِی
(۱۳) مِنْ عَذْبَۃِ الْقَوْلِ فِی الذِّکْریٰ لِرَاعِیْنَا

حل لغات: حَرَمَ حِرْمَانًا (ض) محروم کرنا۔ رَاعِی سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے۔

ترجمہ: اے مخلوق کے سردار بیشک عجز مجھے میرے آقا کے ذکر میں کلام کی

حلاوت سے محروم کر رہا ہے۔

يَا مِنَّةَ اللّٰهِ لِلدُّنيَا وَرَحمَتَهٗ
لِلعَالَمِينَ اَتَينَاكُم فَزُورُونَا (۱۴)

حل لغات: زُورُوا فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، از زَارَ زِيَارَةً (ن) دیکھنا، مراد نظر کرم کرنا ہے۔

ترجمہ: اے اہل عالم کے لیے اللہ کی رحمت اور اس کا احسان بن کر تشریف لانے والے ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہیں، ہم پر نظر کرم فرمائیے۔